۷۸۶

بفضل خداوند رب انس و جان

فصاحت دہ خلق در روز بیان

کتاب فصاحت اکتساب سرمایۂ نظم و نسق ریاست خزینۂ فہم و کیاست موسوم بہ

صحیفۂ شیام سندر یعنی

گلونۂ فراست

مصنفہ

منشی شیام سندر لال متوطن مراد آباد حال وارد آگرہ محلہ کچہری گھاٹ

مطبع ریاض ہند آگرہ میں طبع ہوا

سنہ ۱۸۹۹ء

فہرست مضامین کتاب گلگونۂ فراست

۷۸۶

بفضل خداوند ہر انس و جان
فضیلت دہ خلق و روزی رسان

کتاب فصاحت اکتساب سرمایہ نظم و نسق ریاست خزینہ فہم و کیاست مسمیٰ بہ

صحیفہ شیام سندر یعنی

گلگونہ فراست

مصنفہ

منشی شیام سندر لعل متوطن مراد آباد حال وارد آگرہ محلہ کچہری گھاٹ

مطبع ریاض ہند آگرہ مین طبع ہوا

۱۸۹۹ء

بار اول ۱۰۰۰ جلد

قیمت فی جلد

بعد ہزاران ہزار حمد و صفت اُس پرم ایشر کے جس نے سب کو پیدا کیا اور سب
سے دور اور نزدیک تر ہے - تلاش کرتے ہین مگر ملتا نہین - دیکھتے ہین مگر دکھیتا
نہین سب صفتین اوسکی ہین مگر اوس مین کوئی صفت نہین - ہر شخص اور ہر
مذہب والا اوس کو جداگانہ نامون سے پکارتا ہے کوئی رازق - رحیم - کریم -
جل شانہ - اللہ اکبر - کہکر یاد کرتا ہے - کوئی گاڈ کہتا ہی کوئی پورن برہم سچدانند
نام رکھتا ہے مگر اُس کا کوئی نام نہین اور سب نام اوسی کے ہین ہمیشہ سے ہے اور
ہمیشہ رہیگا اور کوئی شریک اوس کا نہین - بیشمار ثنا و مدحت سری کرشن چند
بھگت ہتکاری اپنے اشٹ دیو کی کمترین خلایق شیام سندر لعل

یہ منشی کیول کشن صاحب متوطن قدیم مرادآباد حال مقیم آگرہ گذارش پرداز ہے کہ یہہ ہیچمدان اکثر سوچتا تہا کہ باوجودیکہ اخلاقی کتابین بہت سی موجود ہین اور سرکاری مدرسون مین عموماً پڑہائی جاتی ہین مگر امراء و روساء و عام لوگون پر اوس کا اثر بالکل نہین معلوم ہوتا۔

پس غور کرنے سے یہہ معلوم ہوا کہ جسقدر اخلاقی کتابین ہین وہ زمانہای ماضیہ کے رسم و رواج پر مبنی ہین اور مصنفون نے صرف خوبی مضمون پر توجہہ کی ہے اور جبتک ایسی کتابون مین موجودہ اور سچے واقعات نہین ہوتی تب تک ذہن نشین نہین ہوتے۔ پس ارادہ ہوتا تہا کہ اگر کوئی ایسی کتاب تصنیف کی جاوے جسمین موجودہ اخلاق و آداب و طرز انتظام و معاشرت و فلاح و بہبود مشرح دکہلائے جاوین اور عبارت بہی عام فہم اور سلیس ہو تو ضرور یہہ نقص رفع ہوسکتا ہے مگر اوس کے ساتہہ ہی یہہ خیال ہوتا تہا کہ نقارخانہ مین طوطی کی آواز کون سنتا ہے تیری درد سری بیکار ہوگی چنانچہ اس تہیہ کو جناب منشی گنگا پرشاد صاحب وکیل و رئیس و میونسپل کمشنر آگرہ برادر ماموں زاد خلف اکبر منشی گوکل چند صاحب

وکیل ہائیکورٹ سے ظاہر کیا اونہون نے فرمایا کہ شاید تمہکو نہین معلوم کہ آج کل فضل الفضلا، اکمل الکملا، علامہ عصر مسٹر ٹی سی لوئیس صاحب بہادر ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ممالک مغربی وشمالی وا و دہ دام اقبالہ احاطہ پنجاب سے تبدیل ہوکر تشریف لائے ہین اونکی قدر دانی سے چھپے چھپائے علوم نے منہ نکالا ہے علم وہنر کی ترقی دوبالا ہے اگر ایسے مضامین حوالہ قلم کرے تو ضرور وجہ ایجاب پاوے پہر تو بڑی تقویت ہوئی فرط نشاط سے پہولا بدن مین نہ سمایا اور یہ منظوم خیر تحریر مین لایا—

عالم مین خوشی جہان جہان ہی
مصروف بہ رقص آسمان ہے

کیون اوج فلک نہو فزون تر
منگل گاے نہ کیون سنیچر

جب مہر سے ماہتاب ملجائے
کیون رشک سے آسمان نہ چکرائے

زہرہ نے خوشی کا راگ گایا
ناہید نے دائرہ بجایا

ہے جوش طرب بہار آمد
وقت حد انتظار آمد

چھپ چھپکے ستارے جہانکتے ہین
شمس اور قمر بہی تاکتے ہین

مسٹر ٹی-سی-لوئیس آئے　　پوشیدہ فنون نے منہ دکھائی

علم اور ادب نے اوج پایا　　ہے بے ہنری نے منہ چھپایا

رام اُن کو رکھے یہ عیش و آرام　　گنگا کی طرح رواں رہے نام

تشریف جو وہ حضور لائے　　پژمردہ گلوں نے سر اُٹھائے

نقشہ یہہ بدل گیا چمن کا　　زرد ہو گیا رنگ یاسمن کا

ہر مرغ چمن چہک رہا ہے　　بو سے گلِ تر مہک رہا ہے

بلبل ثنا خوان یہ خوش نوا ہے　　ہر غنچہ بہی کہل کہلا رہا ہے

شبو شہنا بجا رہی ہے　　قمری کو کو سنا رہی ہے

گل پہولا ہوا نہین سماتا　　بلبل ہے نئی صدا سناتا

اب ختم دعا پہ ہے یہ مضمون　　یارب اقبال روز افزون

ہر چند کہ مجھ مین قابلیت نہ تھی مگر فرط شوق نے ایسی رہبری کی کہ پندرہ روز مین یہ کتاب اختتام کو پہونچی اور عزیز منشی گنپت سروپ مختار کلکٹری متہرا نے جو نہایت صالح المزاج وہر دلعزیز ہین نام اسکا (صحیفۂ شیام سندر) تجویز کیا۔

اس کتاب مین معاد و معاش کے طریقے و استقام و منفعت بیان کئے
ہین۔ عبارت آرائی و انشا پردازی پر لحاظ نہین کیا گیا ہے صرف مطالب
کو سراسری مین اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ناظرین سے امید ہے
کہ جہان کہین سہو و خطا پائین اصلاح فرمائین۔

فصل اوّل

بادشاہ اور رعایا کے فرائض و عظمت سلطانت انگلشیہ کا بیان

بادشاہ ملک کو سایہ خدا کہا جاتا ہے۔ بادشاہ کا فرض ہے کہ اپنی رعایا
کے ساتھ فرزندانہ و بلا تعصب برتاؤ رکھے عدل و رحم کی نظر سے دیکھے
قصورون پر زجر و توبیخ جزا و سزا کو کام مین لاوے ملک کی حفاظت دشمنون
و عیارون و مکارون و دغابازون و زناکارون و میخوارون دزد و قماربازون
و ظالمون و خاین و مرتشی ملازمون سے کرے۔ آفات ارضی و سماوی کیوقت
اوسکی مدد و تشفی کرے۔ ہر وقت اپنا اسی کام مین صرف کرے اسی خدمت کو

اپنا فرض عیش و آرام و رضای معبود سمجھے۔ اور رعایا کا یہ فرض ہے کہ اپنے بادشاہ کو مثل ماں باپ و سایۂ معبود کے سمجھے اور اُس کے حکم کو بلا کم و کاست ماننے اور جان و دل سے حاضر و غائب خیرخواہ اور فرمانبردار رہے۔

جس ملک مین بادشاہ اور رعایا ان صفات سے موصوف ہونگے وہ ملک ہمیشہ خوشحال اور امن و امان مین رہیگا۔ راجہ راج پرجا سکھی کا مسئلہ اُسی پر صادق آئےگا۔ پچھلے بادشاہ جب تک ان صفات سے موصوف رہے روز افزون ترقی ہوتی رہی اور جب جادۂ اعتدال سے منحرف ہوئے بادۂ نخوت دماغ مین بھری عیش و آرام نے فرصت ندی تعصبانہ برتاؤ شروع کیا۔ عیارون و مکارون نے زور باندھا۔ ارکان ریاست خاین و اہلکار مرتشی ہو گئے ملک مین امن و امان نہ رہا۔ رعایا تباہ و برباد ہو کر دل سے دعاے بد دینے لگی سلطنت سے ہاتھ دھو بیٹھے بقول

شعر

مئی نخوت سے کوئی جام جو بھر لیتا ہی	آسمان اُسکا وہین کاسہ سر لیتا ہی

جب ہماری دعائین مستجاب ہوئین تو خداوند کریم نے رحم کھا کر جنابہ ملکہ

معظمہ قیصر ہند دام اقبالہ وملکہ کو بادشاہ و فرمانروا ہمارے ملک کا کیا
اس عہد معدلت مہد کی تعریف کرنا چھوٹا منہ بڑی بات ہے اور یہ ڈر لگتا ہے
کہ لوگ منہ دیکھے کی خوشامد نہ کہیں اور یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ جس کا شہرہ
اظہر من الشمس وابین من الامس ہے تو میرے کہنے کی کیا ضرورت ہے۔
مگر بے کہے رہا بھی نہیں جاتا اور ایک بڑی غلطی میں کر رہا ہون جو کہتا ہون
کہ تعریف کرتا ہون درحقیقت اس زمانہ کے شاعرون کی غلط بیانی ذو مبالغہ
کا نام تعریف کر رہا ہے اسی سبب سے تعریف ایک شرم دلانے والا لفظ ہوگیا
ہے مین تو واقعی بیان کرنا چاہتا ہون۔ پس اب مجھکو گزیر نہین رہا اور مختصر ضرور
کہون گا۔ پہلے ہی میرے چار لفظون کو ملاحظہ کیجئے۔ لشکر۔ دفتر۔ تنخواہ۔ شاہراہ
جو بڑے رکن انتظام اور باعث استحکام سلطنت وامن رعایا کہے جاسکتے ہین
وہ اس عہد مین منتخب و برگزیدہ ہین زیادہ شرح سے طوالت کا خیال ہوتا ہی
مگر اتنا ظاہر کرنا ضروری ہے کہ یہ سامان حرب وضرب کس بادشاہ کے عہد
مین ہوا۔ لشکر جرار فوج قہار جس وقت اپنا علم بہادری وسنان دلاوری میدان

جنگ مین چمکائے ہفت اقلیم مین تہلکہ پڑ جائے زمین تہرا جائے توپون
کی نوبت آئے تو دہوئین کا بادل ہنچ جائے آسمان چکر کھائے۔
دفتر کو اگر دیکھئے تو کارنامہ تقدیر کا مقابلہ ہے۔ سیکڑون ہزارون برس
کے نوشتے دیکھ لیجئے۔ تنخواہ پر غور کیجئے تو آنکھین کھل جائین مہینہ گذرا
نہین اور بل بنا نہین پہلی تاریخون سے دیکھئے کہ کسی بادشاہ یا راجہ کے
عہد مین ایسی ماہواری تنخواہ ملتی تہی۔ کہین دو ماہہ۔ کہین سہ ماہہ کہین
ششماہہ چہہ چہہ بٹنے کا دستور تہا اور وہ بہی وقت پر نہین ملتا تہا آدہی
تنخواہ سود مین جاتی تہی اور یہ پیشین قرار تنخواہین ہی کب تہین اور اب بہی
جو سلطنتین اور ریاستین ہین اونکے حالات سے مقابلہ کر سکتے ہین۔
چوتھا شاہراہ۔ یہ لطف تو کبھی آیا ہی نہین۔ جا بجا سٹرکین موجود دورویہ
ہر قسم کے درخت لگے ہوئے ہین مسافرون کو مسافت نہین بلکہ سیر باغ کا
لطف آتا ہے اس کے سوا یہ بات تو کبھی حاصل ہی نہ تہی کہ جس کا جی
چاہے کھلے خزانہ تہیلی لئے چلا جائے۔ کوئی یہ بہی نہ پوچھے کہ تیرے منہ

مین کئے دانت ہین۔ ریل گاڑی اگر دوسرے راجہ یا بادشاہ کیوقت
مین جاری ہوتی تو اسکا جاری کرنے والا ضرور اوتار یا پیغمبر خیال کرلیا جاتا
اور غریب غربا کو سواری بھی میسر نہ آتی۔ اب اس ریل گاڑی کی بدولت
تجارتون مین کیسی روز افزون ترقی ہو رہی ہے۔ لاکھون من مال ریل مین
بھر دیجئے اور جہان جی چاہے بھیج دیجئے نہ کٹنے کا کھٹکا نہ بلی کا غم۔ پہلے
تو سرای کے کتون کی حفاظت بھی مشکل ہوتی تھی اگلے زمانہ مین جب کہین
قحط پڑا تو غلہ نہ ملا غریب غربا بھوکے مرگئے یا غریب الوطن ہو کر تباہ ہوگئے
اب جب کہین قحط پڑا فوراً دوسرے ملکون سے آن کی آن مین غلہ آکر
موجود ہوا۔ مہینون کی مسافت ایکروز مین طے کرلیجئے اور وہ بھی اس آسایش
کے ساتھہ کہ گویا گھر مین پلنگ پر سو رہے ہین۔ تار تو جادو کی پوڑیہ یا رمال
کی پوتھی یا اہل فرنگ کا معجزہ ہے۔ نیز ایسی تعلیم وعلوم وفنون کی ترقی کب
تھی۔ کوئی گانون ایسا نہین جہان مدرسہ نہین۔ غریب امیر رذیل شریف
جسکا جی چاہے اپنے لڑکے کو پڑھائے۔ ترقی کرے تو اعلیٰ درجہ کا رتبہ

پائے۔ ولایت جائے تو بیرسٹر ہو آئے۔ اس کے سوا ایسی مذہبی
ترقی کسی اور وقت مین کبھی نہین تھی۔ اب وہ وقت ہے کہ طرح طرح کے
علم و فن و ایجادین نکلتی ہین۔ چھپے چھپائے مذہبون نے بھی منہ نکالا ہے
کھلے خزانہ ایک دوسرے سے بحث مباحثہ کرتا ہے سر بازار اعلان دیتا
ہے۔ کبھی کوئی فرایض مذہبی کے ادا کرنے مین روکا نہین جاتا کوئی زبردست
زیردست پر ظلم نہین کرسکتا۔ شیر بکری کا ایک گھاٹ پانی پینا اسی عہد
کی ضرب المثل ہے اور یون بہت سی باتین ہین اگر مشتے از خروارہ بھی لکھا
جائے تو ایک دفتر ہو جائے۔ مگر سب سے زیادہ اور عمدہ ایک خاص بات
اس عہد معدلت مہد مین یہ ہے کہ ہر قوم و ہر فرقہ و ہر شخص کو آزادی حاصل ہے
خداوند کریم اس عہد سلطنت انگلشیہ دام ملکہ کو ہمیشہ دایم و قایم رکھے۔
آمین ثم آمین۔

فصل دوم دربیان فضل الثانی

ہر شخص پر فرض ہے کہ ایسی کوشش کرے جس سے اپنی زندگی کو آزادی
کے ساتھہ بسر کرے۔ اولاد کی پرورش کرے ماں۔ باپ۔ بہن۔ بھائی۔
عزیز و اقارب دوست و احباب و ہمسایہ و گورو و استاد و فقرا و محتاج و
بزرگوں کی خدمت واجب ادا کرے اور زوجہ کی رضاجوئی رکھے۔
زوجہ کی رضاجوئی سے یہ غرض نہ سمجھہ لیجاوے کہ اوسی کے کہنے کا ہر
کام میں پابند ہو جاوے بلکہ اوسکے ساتھہ مین ایسے سلوک و طریقہ کا برتاؤ
رکھے کہ جس سے وہ مانوس و تابع حکم شوہر رہے کیونکہ زوجہ کے غیر مانوس
ہونے میں انتظامات خانہ داری میں خلل عظیم واقع ہوتا ہے اور بڑے
مسائل بھی زیادہ ناموافقت اور غیر مانوس ہونے کی وجہہ سے اولاد ہوتی
ہی نہیں اور اگر ہوتی بھی ہے تو کریہ منظر بد خلق بدنما بدچلن ہوتی ہے جس کی وجہہ
ماں باپ کو عمر بھر کوفت میں رہنا پڑتا ہے اور انجام خاندان اور ماں باپ کے
نام کو بٹہہ لگتا ہے اور حاکم وقت اور حکیم اور طبیب کا تابع رہے اور عالم باعمل

کی مصاحبت کرے۔

فصل سوم خدمات و اطاعت والدین کا بیان

والدین کی خدمت واطاعت کا فرض اولاد کے ذمہ سب فرائض پر بالاتر ہے جہانتک ممکن ہو اونکی خدمت واطاعت مین دقیقہ از دقایق باقی نہ رکھے اور اونکی خدمت کسی ملازم یا دوسرے شخص کے بھروسہ پر نہ چھوڑے بلکہ خود اپنے ہاتھ سے کرے اور اونکی رضاجوئی جملہ مقدمات پر مقدم سمجھے ماں باپ بدصورت بدلیاقت کریہ منظر بدخلق کیسے ہی کیون نہون تاہم اونکی خدمت ومتابعت کو ذریعہ سعادت دارین سمجھے۔

فی زمانہ اکثر اولاد ایسی نالائق دیکھنے مین آتی ہے کہ خدمت واطاعت برکنار بلکہ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین ایک صاحب کا قصہ میرے بزرگون کا چشم دید ہے کہ وہ کسی جگہ کے رہنے والے تھے اور صیغہ انجینیری مین ٹھیکہ داری کرتے تھے ٹھیکون مین بہت کچھ منفعت تھی ہزارون روپیہ کا سرمایہ پاس تھا دن رات عیش وعشرت مین بسر ہوتا تھا دن عید رات

شب برات تھی ہر روز شام سے ہی جلسہ رقص و سرود سے سروکار تھا۔
احبابون کے ساتھہ شراب کباب خوب اڑاتے تھے گھر کی کچھہ خبر ہی نہ تھی
کہ والدین اور عزیز و اقارب کہان ہین وہ بیچارے کس مصیبت سے دن
کاٹتے ہین آخر اُن کے باپ پاپیادہ وطن سے چلدیئے اور عین جلسۂ نشاط
مین ۸ بجے رات کے وقت پہونچا جوتہ میلی دھوتی پرانے فیشن کی مرزائی
سر پر پگڑی رکھے ہوئے کمر سے گٹھری بندہی ہوئی جاڑہ مین سسکتے
ہوئے چہرہ گرد و غبار آلودہ۔ ساٹھہ ستر برس کا سن بزرگ صورت لاٹھی
ٹیکتے ہوئے دو روز کے فاقہ سے آموجود ہوئے۔ دیکھا کہ مجلس آراستہ
ہے فرش مکلف بچھا ہوا ہے۔ کمرہ مین جھاڑ بلوین لٹکتے ہین موم بتی
کی روشنی ہورہی ہے۔ روشنی کی جگمگاہٹ سے چاندنی بے آب ہے
صاحبزادے بلند ارادے دس پندرہ روپیہ کی ٹوپی لگائے زرق برق
کی پوشاک پہنے دوشالہ اوڑہے نخوت رز کو ہاتھہ مین لئے بستی کو
بغل مین دبائے بیٹھے ہین سامنے پیچوان رکھا ہوا ہے۔ یاران ہم جھولی

کے ساتھہ نقل وکباب کا شغل ہے کہین سے آواز آتی ہے سوڈا واٹر
لائیو۔ کوئی کہتا ہے لیمونیڈ لائیو۔ کوئی کہتا ہے شاہجہانپوری رم لانا۔
کوئی کہتا ہے برانڈی کی بوتل کہولڈالنا۔ خدمتگاران بہی چمپئی۔ نارنجی۔
سردئی۔ فاختئی۔ شربتی۔ پیازی۔ زعفرانی۔ ارغوانی ڈوپٹے باندہے
کمر کسے ہوئے بیچ بیچ سے کہڑے ہین کوئی حقہ لاتا ہے کوئی پان بناتا
ہے کوئی عطردان لیئے حاضر ہے اگر کی بتی شمعدانون کے گوشون مین
دہوان دہار کر رہے ہین طرح طرح کے باجے بج رہے ہین طبلہ سے آواز
لعنت لعنت کی نکل رہی ہے۔ سارنگی ساتہہ دے رہی ہے منجیرون سے
آواز کن بہ کن بہ کی آتی ہے۔ رام سہیلی اور اللہ بیلی فرزند سعادتمند کی طرف
دونون ہاتہون سے اشارہ کر کے بتاتی ہین اور ناچ گا رہی ہین۔
یہ عالم دیکہکر پدر بزرگوار ہکے بکے رہگئے اور صاحبزادہ کی جو نظر پڑی تو
یکایک کہنے لگے کہ پہرہ پر کون ہے جو اس بڈہے کو نہین روکا۔
بدتہذیبی سے یہان تک چلا آیا اوسکے بعد جو پہچانا کہ والد بزرگوار ہین

تب حکم دیا کہ انکو کہارون کی کوٹھری مین لیجا کر ٹھیرا دو یا اصطبل مین جگہہ بتا دو کہانے کا بہی انتظام کر دینا - یہان تو حکم کی دیر تہی خدمتگار صاحب ساتہہ ہوئے اور کہا کہ چل بڈہے تجہے ٹھیرا آوین اور کہانا دلادین - پہر ہمین اپنا کام کرنا ہے اس پر بڈہے کا اور بہی دم خشک ہوا اور رکتا ہوا قدم اوٹھایا اتنے مین جلیسون نے ٹھیکہدار صاحب سے پوچہا کہ یہ صاحب بزرگ منش کون ہین اور کہان سے آئے ہین اوسکے جواب مین فرمانے لگے کہ میرے دوست ہین - یہ سنکر بڈہے کو ضبط نہوا اور آبدیدہ ہوکر کہہ اوٹھا کہ ان کا نہین بلکہ انکی والدہ شریفہ کا دوست ہون - بس کیا تہا قلعی کہل گئی اور سب کو معلوم ہوگیا کہ یہ تو آپ روپ ٹھیکہ دار صاحب کے والد ماجد تشریف لائے ہین -

نفرین ہے ایسی اولاد پر جو آپ عیش و آرام مین بسر کرین اور ماں باپ کی پروا نکرین ایسی نالایق اولاد ہونیسے نہونا بہتر ہی چنانچہ سعدی صاحب نے فرمایا ہی

اگر وقت ولادت مار زایند	زنان باردار اے مرد ہشیار

ازان بہتر بہ نزدیک خردمند	کہ فرزندان ناہموار زایند

انسان کتنی ہی خدمت کرے مگر والدین کی خدمت سے کبھی سبکدوش نہین ہوسکتا ہے - والدین کی رضاجوئی کے لئے تین امر ضروری ہین - اول اولاد کا نیک چلن اور خوش خلق ہونا اگر اولاد کی بدکرداری والدین کے کان تک پہونچتی ہے تو سخت ہی ملال کا باعث ہوتا ہے اور زندگی بار معلوم ہوتی ہے - دوسرے ماں باپ کے حکم کو ماننا اور کبھی نافرمانبرداری کر کے اونکی دل آزاری نہ کرنا - تیسرے والدین کی خدمت خود کرنا اور کسی دوسرے کے اعتبار حتی کہ زوجہ اور لڑکے تک کے بھروسہ پر نہ چھوڑنا -

فصل چہارم در طریقہ تعلیم اطفال

ماں باپ پر اولاد کا فرض مقدم تعلیم ہے مگر آجکل بجائے تعلیم کے شادی کرنا فرض مقدم سمجھ رکھا ہے - یک نشد دو شد صاحبزادے تو جہالت و لاعلمی کے جال مین پھنسے مگر ایک دوسرے کی معصوم لڑکی کو بھی عمر بھر کے لئے ورطہ مذلت مین غرقاب کیا - لڑکون نے بھی پڑھنے لکھنے کا نتیجہ

شادی ہی سمجھ لیا ہے جبتک شادی نہین ہوتی تب تک لڑکون پر
دباؤ دیا جاتا ہے اگر بڑے ہوگے نہین تو شادی نہین ہوگی اور لڑکے بھی
کچھہ خائف رہتے ہین اور شادی کی تمنا مین پڑھتے لکھتے بھی ہین۔ اور جب
شادی ہوگئی تو گویا انٹرنس پاس ہوگیا۔ اب کیا تہا شادی ہوئی تو گونہ
ضرور ہوگا۔ جہان گونہ ہوگیا گویا ایل ایل ڈی کا پاس حاصل کرلیا تھوڑے
دن مین بی بی کے ذوق وشوق مین تن کی توانائی۔ آنکھون کی بصارت
دماغ کی قوت زایل ہوئی۔ اب پڑھنا لکھنا کیسا کچھہ دنون مین اولاد ہوگئی
کمسنی کی کمزور اولاد پیدا ہوئی یا تو کچھہ دنون مین مرگئی اگر زندہ رہی تو عمر
طبعی کو نہ پہونچی۔ افسوس ہے والدین کی ایسی محبت پر کہ اولاد کو تو دین و
دنیا سے کھو دیا اور آیندہ کی ترقی کو مٹا دیا اور اگر تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے
تو لڑکے کو کسی مکتب مین بٹھا دیا دو چار آنہ ماہواری مقرر کر دیا یا مدرسہ مین
بھرتی کرا دیا اگر کسی کتاب کی ضرورت ہوئی تو جان نکل گئی اگر قلم روشنائی
مانگے تو توہ کی سیاہی گوڑ مین لپیٹ دی مونڈہ توڑ کر سرکنڈہ نکالدیا لڑکا

گھر سے مدرسہ کا نام کر کے چلا جائے - پھر چاہے کہین کھیلے کوئی پوچھتا
ہی نہین - ماں باپ کبھی یہ بھی نہ پوچھین کہ کہان گیا تھا اور کیا پڑھا تھا تربیت
کی یہ کیفیت کہ اسکے معنی ہی نہین سمجھتے - حالانکہ یہ خاص کام والدین کی ہی
لیاقت اور توجہ پر موقوف ہے لڑکا مدرسہ ہو آیا تو گویا کابل فتح کر آیا - اب کیا
تھا ونگہ معاف اگر باپ نے تاکید کی تو ماں نے حمایت لی — دن رات
لڑکے لڑکیون کے ساتھ کھیل کود مین گذرا جب کچھ عمر زیادہ ہوئی تو محلے کے
لڑکون مین کھیلنے لگا - کسی کو مارا کسی کو پیٹا کہین جوتے کھا کے سر سہلواے
ماں باپ بیجا ہی اسکے کہ لڑکے کو تنبیہہ کرین حمایتی ہونے لگے آخر بڑے
بڑون مین گالی گلوچ مار پیٹ کی نوبت ہونے لگی جب سن بلوغ کو پہنچے
تو پہلے ماں باپ پر ہاتھ صاف کرنا شروع کیا اب کیا ہے ماں باپ اڑوسی
پڑوسی سے شکایت کرتے ہین کبھی سر سوچا آنکھ پھوٹی زندگی وبال جان ہو گئی
واہ رے اولاد جس کے لئے عمر بھر تکلیفین اوٹھائین منتین مانگین اور یہ سکھ
پایا مگر اس مین اولاد کا قصور نہین ہے بلکہ والدین کی ہی بیخبری کا صلہ ہے

اور بھی اس سے زیادہ ناگفتہ بہ حالات دیکھنے مین آتے ہین یہ تو متوسط الحال اور عام لوگون کی اولاد کی تعلیم ہے اب امراء و روساء کی اولاد کی تعلیم و تربیت دیکھئے - جہان تین چار برس کے ہوئے خوشامدیون نے فحش الفاظ سکھا کر باپ کو سنوانے شروع کئے کسی کی ٹوپی اُتروائی کسی کے تھپڑ جڑا - توتلاتی ہوئی زبان سے گالی نکلنا خوشنما معلوم ہونے لگا - باپ پھولے ہوئے بدن مین نہین سماتے یہ نہین سمجھتے کہ یہ بندوق بھی جاتی ہے آخر ہم ہی نشانہ ہونگے - جب پانچ سات برس کے ہوئے تو دقیانوسی اوستاد ڈھونڈھ کر بلائے جنکا خاک رعب نہین اگر لڑکا شرارت کرے تو اوستاد صم بکم ہین اگر تنبیہہ کرین تو اندیشہ ہے کہ کہین اسکی شکایت پر ولی النعمت ناخوش ہو جاوین جو ٹکڑہ بھی ہاتھ سے جائے یا لڑکے کی مان دادی بگڑ جائے تو کھانے مین بھی کمی آئے - اب کیا تھا مولوی صاحب بھی ایک کھاؤ نہ بنگئے جو لڑکا کہے وہ کرین لڑکے کو بھی آزادی ملی - وہ چار لڑکون کے ساتھ تاش گنجفہ کھیل کود مین مشغول رہے گھڑی دو گھڑی کو ٹرھ

بھی لیا۔ رئیس صاحب مین اتنا مادہ کہان جو ان حالات پر نظر ڈالین اگر
کبھی جی چاہا تو مولوی صاحب سے پوچھا کہ اب صاحبزادے کیا پڑھتے
ہین اونھون نے جواب دیا کہ حضور اب تو پڑھنے پر دل نہاد ہین نام
بھی لکھہ پڑھہ لیتے ہین املا بھی لکھا تا ہون خدا چاہے تو چند روز مین اور ہی
صورت نظر آنے لگے گی۔ بس امتحان ختم ہوا کچھہ روزون کو چھٹی ہو گئی۔
جب کچھہ عمر سے تجاوز کیا تو دو چار لڑکے ہم عمر بعضے کھیلے کھائے زمانہ
کا رنگ دیکھے بھالے ملازم اور خدمتگار اور کچھہ ہم سبق جلیس و انیس
ہو گئے۔ گھنٹہ دو گھنٹہ کو برائے نام اوستاد کے پاس جا بیٹھے باقی ہر وقت
تیتر بازی۔ مرغ بازی۔ کبوتر بازی۔ پتنگ بازی۔ شطرنج بازی۔ قمار بازی
وغیرہ کا شغل رہا۔ کوئی کہتا ہے حضور کے تیتر نے کیا مارا مین نے اس پر
بڑی محنت کری تھی۔ دو دو کوس لیجا کر دیمک کھلاتا تھا۔ کوئی کہتا ہی ایسا
مرغ رامپور مین بھی نہین نکلے گا شاید حیدرآباد مین ہو گا۔ ایک کہتا ہی
اس گلہ مے کبوتر کی شان کا کبوتر ہی دیکھنے مین نہین آیا دہلی سے چھڑا

آگرہ آیا اس شان کا کبوتر شاہجہان پور مین بہی نہین ملتا ہے ایک کہتے ہین حضور یہہ میرے ہی مانجہے کا باعث ہے کہ آج سرکار کا ایک بہی پتنگ نہین کٹا کل اس سے بہی عمدہ مانجہہ طیار کراؤنگا پہر جبتک جی چاہے اڑا ئے شام ہوئی تو زرق برق کی پوشاک پہنی گہوڑے پر سوار ہو بیٹہے دو چار لُقے گہنڈے بے خواہ اردلی مین چلے بازار مین ہو کر نکلے کہ لوگ کو جہانکا بالاخانہ کوتا کا دولت خانہ پر واپس آئے رات کو اپنے کمرہ مین گئے جلیسون سے فحش تذکرے ہونے لگے طوا الیقین وغیرہ جو دیکہی تہین اونکی خوبی بیان ہوتی رہی ہزلیات وظرافت نے دخل جمایا جلیسون کے ساتہہ کہانا کہایا پلنگ پر لیٹے آرام کیا زیادہ ناگفتہ بہ۔ طرح طرح کی بداعمالیون مین مبتلا ہوگئے طرح طرح کے عوارض مین مبتلا ہوئے کبہی سر دکہتا ہے کبہی دل دہڑکتا ہی کبہی عشہ کی شکایت ہے تشنج کی رہا ہے کبہی اختلاج القلب کی شکایت ہے اب والدین کی جان کو فت مین ہے اور جو کہین زیادہ نوبت آئی تو انگریزی تعلیم پر توجہہ ہوئی لڑکے کو اسکول مین

بھرتی کرا دیا۔ اب کیا تھا لڑکے کو منھ مانگی مراد حاصل ہوئی جو چاہا پڑھا جو
چاہا تیا یا والد کچھ انگریزی تو پڑھے ہی نہین جو کبھی کچھ سنین گے۔ ایک
طرف جیب مین ایک کتاب رکھہ لی دوسری طرف تاش ڈال لیا۔ کسی
ہم سبق کے پاس پڑھنے کا حیلہ کر کے چلے گئے اور تاش اڑاتے رہے
یا اپنے گھر پر لڑکون کو جمع کر کے کھیلتے رہے اگر کوئی بزرگ آگیا تو کتاب
نکال بیٹھے یا کہین سیر و شکار کو چلدئے گھر سے چلتے وقت کتاب
کھولکر ہاتھہ مین لے لی۔ بزرگون نے سمجھہ لیا کہ لڑکا خوب پڑھتا ہی ہر وقت
کتاب ہاتھہ مین رکھتا ہے دو چار برس اس مشغلہ مین گذرے جاکٹ
پتلون پہننا آگیا بٹ چڑھا کر کھٹ کھٹ کرنے لگے صبح شام پتلون کی
جیبون مین ہاتھہ ڈالکر ننگے سر ٹہلنے کے عادی ہوگئے جوتہ پہنکر میز پر
کھانا کھانے لگے۔ ہوٹل مین گئے شام مین اولٹام اوڑائی ڈبل روٹی۔
بسکٹ کے بغیر کھانا ہی پسند نہین آتا۔ ملازمون سے ڈیم فول اسٹیوڈ
ول یو کے سوا دوسری بات ہی نہین۔ ہندوستانی مکانون سے

بھی نفرت ہونے لگی - اونکی قطع وضع بھی پسند نہین رہی ہندوستانی جوتے بھی اچھے نہین لگتے - پڑہنے لکھنے کے نام کچھہ بھی نہ آیا اگر کسی نے کچھہ کہا تو کہدیا ہمکو کچھہ نوکری تھوڑی ہی کرنی ہے صرف انگریزی حکامون سے انگریزی مین گفتگو کرسکین اسقدر ضرورت تھی سو آگئی اگر کسی انگریز یا ان نے پوچھا کہ (واٹ ازیورنیم) تو کہدیا (آلوسٹر سیم) جب کسی حاکم سے ملنے گئے تو اوس نے وضع قطع سے یہ سمجھا کہ ضرور انگریزی خوان ہونگے انگریزی مین گفتگو شروع کی کچھہ دیر تک یس نو کہکر ٹالا جب زیادہ گفتگو کی نوبت آئی تو کہنا پڑا کہ مجھکو انگریزی بولنے کی مشق نہین ہے پس قلعی کھل گئی (دونون دین سے گئے پانڈے حلوا ہوئے نہ مانڈے) انگریزی پوشاک ولباس وطرز معاشرت اون لوگونکو نازیبا نہین ہے جو علم و دولت مین بھی اہالیان انگلینڈ کے ہم پایہ ہین اور اونھین پر شملہ باندازہ علم کا مسئلہ صادق ہے ورنہ نقال ہونے مین کیا شبہ ہے اور ایسی تعلیم انگریزی کا کیا نتیجہ ہوا اگر مادری زبان ہی پڑہائی جاتی تو کچھہ نہ کچھہ

دال دلیہ ضرور ہوجاتا - لڑکون کی تعلیم وتربیت کا عمدہ ہونا یہ بزرگون
پر بڑا فرض ہے اگر اولاد جاہل وناتربیت یافتہ ہو تو مورث چاہے کتنی
ہی دولت وریاست چھوڑے ہر طرح کے انتظامات کرے مگر اولاد
کی نالیاقتی سے مورث کے بعد تھوڑے ہی عرصہ مین چراغ سحری ہوجاتی
ہے اور زندگی بھر والدین کو کوفت اور رنج مین بسر کرنا پڑتا ہے اگر رئیس
کی اولاد حد بلوغ تک لایق اور باتربیت اور خواندہ نہ ہو تو اوسکو اپنے
قربت سے ضرور علیحدہ رکھے اور کچھہ آمدنی یا حصہ ریاست اوسکے صرف
مناسب کے لئے محدود کردے - بلکہ جو جزو ریاست اوسکے صرف کو
مخصوص کیا جاوے اوسکا انتظام بھی اوسکے سپرد کرے کہ یہ بھی ایک
طریقہ تعلیم بلوغ ہے اگر نالایق اولاد کو بلوغ کے بعد مورث اپنے پاس
رکھے گا اور ہر کام مین مشترکہ مداخلت اوسکی ہوگی یا مخفی بے اختیار رہیگا
تو زندگی بھر انواع اقسام کی مشکلات کا سامنا رہیگا اور انجام اوسکا کسی
نہ کسی روز ہلاکت کو پہونچائیگا - بہترین طریقہ تعلیم یہ ہے کہ لڑکے کو دو تین

برس کی عمر سے روک ٹوک شروع کر دے - اگر کوئی لفظ نازیبا اوسکی
زبان سے نکلے تو اشارہ سے یا زبان سے روکے اور آداب
مناسب بتاتا رہے اور کہلانیوالی عورت یا مرد بدخلق - بدنما - کریہ منظر
ناپاک میلے کچیلے اور مریض نہون اور کہانا سریع الہضم مقوی اور اوقات
معین پر دیا جاوے - جب پانچ برس کا سن ہو جاوے تب آغاز تعلیم
کرے اور ایسا اتالیق تجویز کرے جسمین مادہ تالیف قلوب کا بہی ہو وے
اور خوف ورجا لڑکے کے ذہن نشین ہو جاوین ؏

درشتی و نرمی بہم در بہ است		چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است

اور یہ ضرور نہین ہے کہ لڑکا دن بہر کتاب ہی کو لئے بیٹہا رہے یا کوئی
کہیل نہ کہیلے بلکہ موافق برداشت اور قوت طبیعت کے ابتدا پڑہایا جاوے
اور باقی وقت ایسے پند و نصائح مین جو اوسکی عمر کے موافق اور کہیل و
کود کے پیرایہ مین ہون صرف کیا جاوے اور ایسے کہیل کہلائی جاوین
جو ممد توانائی اور مقتضاء عمر کے ہون اور اوسکے لئے وقت خاص معین

کر دیا جاوے۔ اگر لڑکے کہیلنے سے قطعی روکے جائین گے تو چونکہ کہیلنا اونکی عادت طبعی ہے۔ وہ اس سے باز نہین رہ سکتے بلکہ روکنے کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ ہر وقت طبیعت اونکی کہیل کیجانب مائل رہیگی اور جب موقع پائین گے چھپکر رذیلون کے لڑکون کے ساتھہ ناشایستہ کہیل کہیلین گے۔ جب آٹھہ سات برس کی عمر ہو تب پڑہنے لکہنے مین زیادہ تاکید کرین اور لہو ولعب مین کمی کرا دین اور ضرورتاً زجر و توبیخ کو روا رکہین اگر لڑکا تہوڑا قصور کرے تو سخت سزا دین تاکہ لڑکے کے دل پر ماں باپ اور اوستاد اور بزرگون کا خوف سرایت کرے اور لڑکیون کے ساتھہ اور عورتون کی مصاحبت اور نشست و برخاست قطعاً بند کردین۔ مستورات کے پاس خواہ ماں بہن ہی کیون نہون بلا ضرورت نہ بیٹھنے دین کیونکہ اس فرقۂ ناقصہ کی گفتگو بول چال طرز و انداز کا اثر اگر لڑکی پر پڑا تو پہر سنبھلنا دشوار ہے بلکہ ضرور ہے کہ حرکات و سکنات بول چال طرز خرام و گفتگو بخل و امساک تنگدلی۔ خیرہ چشمی۔ ترشروئی۔ چھوٹی چھوٹی باتو پر بگڑنا

ہر ایک سے مغایرت کرنا کسی صدمہ کا نہ سہارنا وغیرہ عادات ناقصہ پیدا ہو جاوینگی اور لڑکی کو کسی کے پاس نہ سونے دین ہمیشہ علیحدہ سونے کا عادی کرین اور چارپائی اپنے پاس رکھین اور صبح ہی طلوع آفتاب سے پہلے اٹھا دین اور جب بارہ برس کا سن ہو جاوے تب مار پیٹ او سختی مین کمی کرین۔ چار گھڑی رات باقی رہے سونے سے اوٹھا وین اور حوائج ضروری سے فارغ ہو کر موسم گرما مین ہوا خوری کا عادی کرین اور دن نکلنے کے بعد کچھہ ناشتا کھلا کر تعلیم مین مشغول کرین اور کھانے کا وقت بلحاظ اوقات تعلیم مقرر کرین۔ بہترین وقت ۱۰ بجے کا ہے اور تیسرے پہر کچھہ غذا مقوی قلیل المقدار سریع الہضم دین اور شام کو کوئی کھیل جو مقتضائے عمر ہو اور ورزش کا کام دے کھلا وین یا ورزش کرا دین اور شام سے جسوقت تک کہ کھانا کھانے کا وقت ہو دن کا پڑھا ہوا یاد کرا دین اور اپنے ساتھہ کھانا کھلا وین اور کھانے کیوقت نہایت خوشدلی کے ساتھہ گفتگو کرین تا کہ دن مین اوستاد یا والدین کی تنبیہہ کا جسقدر ملال ہوا ہو وہ جاتا رہے اوسکے

بعد تھوڑی دیر تک ایسی گفتگو جس پر لڑکا مائل ہو اور ہنسی کرین اور جب
دیکھین کہ خمار نیند کا آنکھون مین آگیا ہے تب سونے کی اجازت دین
مگر لڑکون کے ساتھ نہ سونے دین۔ اگر آسودہ اور صاحب ریاست
ہون اور خدمتگار اور ملازمین خاص کا لڑکے کے لئے رکھنا ضروری اور
فرض ہو تو چالیس پچاس برس کی عمر سے کم کے ملازم مقرر نہ کرین اور وہ
ملازم بھی ایسے ہون کہ زیادہ گو اور بیہودہ گو نہون اور نئے ملازم مقرر نہ کرین
بلکہ پورا نے ملازم ہون اور کسی حالت پر ہم عمر اور نوخیز لڑکے ملازم مقرر
نہ کرین اور رات کو جہانتک ممکن ہو لڑکے کو اپنے پاس یا کسی بزرگ
کی پاس سولا دین اور لڑکے کی ضروری آسایش کا انتظام ایسا معقول کردین
کہ جس سے کسی طرح کی اوسکو تکلیف نہو اور کچھہ نقد بھی مقرر کرین اخراجات
خاص مخصوص کرکے اجازت خرچ کی دین اور جو خرچ کرے اوس کا حساب
دریافت کرین اور جو خرچ بیجا ہوا ہو اوسکے لئے آیندہ کو تنبیہہ کرین اور
کبھی لڑکون کو بازار جانے یا خرید فروخت کا عادی نکرین جب عمر لڑکے کی

پندرہ برس کی ہوجاوے تب سختی کو مطلق روا نہ رکھین صرف پند و
نصائح سے تعلیم کے فوائد دکھلاتے رہین اور اپنا مصاحب بنائین تعلیم
کے اوقات کے علاوہ ہر وقت اپنے ساتھہ اور اپنے پاس رکھین خانہ داری
یا ریاست کے امور مین مشورہ بھی شروع کرین۔ لڑکے کی راے پر کلی اعتماد
نہ کرین لیکن شریک مشورہ ضرور کر لیا کرین اور کوئی کوئی کام اوسکی راے پر
بھی ضرور کرین تاکہ آیندہ اوسکو اپنی راے پر زور دینے کی جرأت ہو اور
جبکہ اٹھارہ برس کا سن شروع ہو ترقی تعلیم علمی اوسکی راے اور ارادہ پر
چھوڑین۔ اگر ابتدا سے تعلیم باقاعدہ ہوتی رہی ہے اور اس عمر پر اُسکو
مذاق آگیا ہے تو وہ خود نہین چھوڑیگا۔ اگر مذاق کے درجہ کو نہین پہنچا
ہے تو دل نہادہ نہ ہوگا اگر لڑکے کو مدرسہ سرکاری مین پڑہائین تو بھی
مراعات مذکور کو ملحوظ رکھین مدرسہ سرکاری کی تعلیم بھی جبتک کہ بزرگون
کی نگرانی اور مکان پر پڑہنے کا خاص انتظام نہو تکمیل کو نہین پہونچ سکتی بلکہ
اگر ممکن ہو تو دوسرے شہر مین جہان لڑکپن کی احباب سے علیحدگی رہے

انتظام و نگرانی خاص کے ساتھہ رکھکر تعلیم دلانا جلد کامیابی دکھلا سکتا ہی اور انہین اصولون کی پابندی کا نتیجہ ہے جو انگلستان مین ایک سے ایک زیادہ لایق و عالم و فاضل ہوتے ہین اور روز بروز ہر علم و فن مین ترقی دکھلا رہے ہین۔ جب تعلیم بند ہوجاوے تو مان باپ کو لازم ہے کہ کسی پیشہ حسب لیاقت یا پیشہ آبائی یا کاروبار ریاست پر متوجہ کرین اور چندے اپنی نگرانی خاص رکھین اور اخراجات مناسب محدود مقین کردین اور فکر کرکے شادی کردین اور اٹھارہ برس کے عمر کے لڑکے کی شادی بارہ برس سے کم عمر کی لڑکی سے نہ کرین گرم ملکون مین دس برس کی عمر کے بعد لڑکی بالغ اور ۱۶ برس کی عمر کے بعد لڑکے بالغ ہوجاتے ہین اور لڑکیون کو حیض شروع ہوجاتا ہے مگر سرد ملکون مین ۲۱ برس کی عمر تک لڑکی اور ۲۵ برس کی عمر تک لڑکے بلوغ کو نہین پہونچتے اور یہی سبب ہے کہ انگلستان مین لڑکیون کی شادی زیادہ عمر مین کرتے ہین اور جہان اس سے کم و زیادہ عمر مین آثار بلوغ نمایان ہوتے ہین وہ آب و ہوا ملکی

اور مزاج خلقی کا باعث ہے۔ مرفہ الحال آدمی تو اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت
ہر طرح پر اگر چاہے تو کر سکتا ہے لیکن غریب غربا کے لئے بظاہر مشکل سی
نظر آتی ہے مگر کچھہ مشکل نہیں اگر مشکل ہوتی تو غربا کی اولاد تعلیم ہی نہ پاتی۔
غربا بھی انہیں اصولوں کو اخذ کر کے کار بند ہوتے ہیں اور کامیاب
ہوتے ہیں۔ چھوٹی سی مثال دیکھہ لیجئے۔ اکثر اقوام تجارت پیشوں میں یہ
رواج ہے کہ لڑکے کو آٹھہ سات برس کی عمر تک ہندی صرافی وغیرہ
رواجی علم میں لکھنا پڑھنا سکھا لیتے ہیں اور جب آٹھہ نو برس کی عمر ہوئی تو
صبح سے شام تک اپنے پاس دوکان پر بٹھانا شروع کیا صرف روٹی
کھانے کو بھیجدیا۔ اب لڑکا دوکان پر بیٹھا ہے نہ کسی سے بولتا ہے
نہ چالتا ہے۔ کچھہ ردی کے ٹکڑوں کی ایک بہی یا ایک تختی اوس کو
دیدی اوسپر جھوٹا سچا کچھہ حساب لکھتا رہا۔ باپ کی طرز گفتگو اور دوکانداری
کو دیکھتا رہا۔ بارہ تیرہ برس کی عمر میں تو براق ہو گیا پھر کیا تھا بڑے بڑے لکھوں
کے کان کاٹنے لگا سیر کا تین پاؤ ہی تولا کچھہ بہاؤ میں لیا کچھہ ڈنڈی ماری

کچھہ مال کہوٹا ملا دیا۔ اب توگو کا پوت توسادر بن گیا سولہ سترہ برس کی عمر
تک پوری لیاقت کاروبار کی ہوگئی باپ نے علیحدہ دوکان کرادی خود
نگران رہا تحسین وآفرین ہے ان قواعد کے اختراع کرنے والون پر
کیا مختصر مین لڑکون کی تعلیم ذتربیت تکمیل کو پہنچادی اب اگر کوئی کہے کہ تعلیم
اسکا نام نہین بلکہ انگریزی پڑہنا یا مڈل یا انٹرنس یا بی اے پاس کرنے کا
نام تعلیم ہے نہین یہ ہرگز نہین بلکہ مقدم وہی ہے علم جس سے ذریعہ
معاش مستحکم ہو کسی نے سچ کہا ہے ؎ پڑہئے پوت وہ ہی۔
جاسے ہنڈیا کہد بہ ہوئی۔ اگر کسی کو توفیق رفیق ہوا وراعلی درجہ کی تعلیم
حاصل کرادے تو نور علی نور کہنا ہی کیا ورنہ بزرگون کا مقولہ ہے کہ جو باپ
کی برابر قابلیت اور رتبہ حاصل کرے وہ پوت کہلاتا ہے اور جو باپ سے
زیادہ حاصل کرے وہ سپوت ہوتا ہے اور جو باپ کی برابر بھی قابلیت
حاصل نہین کرتا وہ ہی کپوت اور نالایق کہلاتا ہی اور وہ ہی افسوس کے قابل ہے
ہرحال تحصیل علم وفن اور پیشہ آبائی کی قابلیت حاصل کرنا بہت ضروری اور فرض ہے

فصل پنجم در طریقہ تعلیم نسوان

فرقہ نسوان بہی ایک عجیب فرقہ ہے۔ اس فرقہ کی چال ڈہال ہی نرالی ہے بخل۔ امساک۔ تنگدلی۔ خیرہ چشمی۔ ترشروئی۔ چھوٹی چھوٹی باتون پر بن بگڑنا ہر خویش و تبار سے مغائرت کرنا کسی صدمہ کا نہ سہارنا قول و فعل کا اعتبار نہ ہونا چشم زدن مین شرم و حیا کا بالاے طاق رکہدینا۔ اسی فرقہ ناقصہ پر مخصوص ہے ہندوستان مین تو شرم آبرو کی کنجی ہی عورتون کے ہاتہہ مین ہے عقلا نے عورتون کی عمر کے چار حصے کئے ہین۔ پہلا حصہ بارہ برس کی عمر تک دوسرا حصہ پچیس برس کی عمر تک۔ تیسرا حصہ پچاس برس کی عمر تک۔ چوتہا حصہ انتہاے عمر تک اسی کو چارپن کہتے ہین۔ پہلا حصہ مان باپ کی تعلیم و تربیت کا ہے والدین کا فرض ہی کہ اگر خواندہ ہون تو خود پڑہنا لکھنا سکھائین ورنہ کسی عورت شریف و لایق و ہم مذہب یا کسی اوستاد ضعیف العمر کو مقرر کرین اور جب کچھ لکھنے پڑہنے کی مہارت ہو جائے تو کوئی کتاب مذہبی پڑہائین کیونکہ مذہبی کتابون مین

اخلاق وطب دونون علم شامل ہین۔ دوسرے علم مذہب خوف ورجا سے بھرا ہوا ہے تیسرے یہ کہ اگر یہ علم ناتمام بھی رہجاوے تو بھی کچھہ نہ کچھہ فائدہ دیسکتا ہے اسکے بعد علم اخلاق کہ یہ بھی عورتون کے لئے بہت ضرور ہے اور علم طب عورتون کو اسقدر تو بہت ضرور ہے کہ جس سے وہ اپنی اولاد کی پرورش بخوبی کرسکین اور ناخواندہ اور جاہل دائیون کے علاج اور ملّا سیانون کی حاضرات سے اپنے بچون کو محفوظ رکھہ سکین اور کسی طرح لڑکیون کو عام مدرسہ اور غیر قومون کی تعلیم کے حوالہ نکرین اور کوئی کتاب تعشق آمیز اور فحش راگ راگنیون کی اونکے قریب تک نہ جانے دین اکثر کتابین مذہب کے پیرایہ مین تعشق آمیز ایسی ہین کہ اون کا پڑہنا کسی وقت بہت ہی بداثر پیدا کرنے والا ہے اور ایسی تعلیم وتربیت نہ کرین جو آزادی پسند ہوجائین ابہی ہندوستان کی حالت ایسی نہین ہے جو یورپ کی تقلید سے ستفید ہوسکین بلکہ ضرور ہے کہ اسی عمر سے شرم وحیا وپردہ وحجاب کا عادی کرین چھہ سات برس کی عمر کے بعد مکان سے باہر نہ جانے دین

عمر تک ہے اس عمر مین عورت کو خاوند کی اطاعت مین رہنا چاہیئے خاوند
پر فرض ہے کہ جملہ خرچ عیالداری اوسکے ہاتھہ سے کرائے اور جو خرچ محدود
کردے اوس سے زیادہ باختیار خود صرف کرنے کا عادی نہ کرے۔
بلا ضرورت کسی دوسری جگہ نہ جانے دے اور نہ کسی عورت نامحرم اور بارہ
برس سے زیادہ عمر کے لڑکے کو گھر مین آنے دے اور اسقدر آواز سے
گفتگو کا عادی نہ کرے جو زنانہ مکان سے باہر آواز پہونچے اور کوئی بات
خلاف مزاج کے دیکھے تو چشم نمائی مناسب کرے اگر کسی خویش وتبار کی
شکایت کرے تو بظاہر التفات نہ کرے اور درپردہ صداقت کرکے تدارک
اوسکا کرے اور اگر دیکھے کہ دیگر مستورات خاندانی سے اتفاق واتحاد
نہین ہے اور کسی کوشش سے یہ رفع نہین ہوسکتا تو ہر وقت کے رنج ونفاق
کو روا نہ رکھے بلکہ خورو پوش علیحدہ کردے اور اپنی نیک چلنی اور خوشخوئی سے
اپنی بیوی کو خوش رکھے اور کسی اہل خاندان کے ساتھہ سلوک کرنے مین
بی بی سے مشورہ نہ لے بلکہ کبھی ایسا تذکرہ اوسکے کان تک نہ پہونچنے دے

کیونکہ اول تو کسی اہل خاندان شوہری کے ساتھہ مسلوک ہونا اونکی طبائع
خلقی مین ہی نہین ہے دوسرے جب اونکو معلوم ہوجاتا ہے تو جلسہ عام
مین طعنہ زنی کرکے احسان کو برباد کردیتے ہین اور اوسکے ضروریات
زیور و پارچہ وغیرہ کو رفع کرے اور نقد سرمایہ مہیا کردے اور ایسا برتاؤ رکھے
کہ باہم ایک دوسرے کا متحمل ہوسکے۔ اگر یہ باتین نہ ہونگی تو نہایت رنج
اور صدمہ کا باعث ہوگا اور کبھی بیوی کی شکایت دوسرون سے نکرے
حتی الوسع تخلیہ مین سمجھا کر تدارک اوسکا کرے اور کبھی دوسری عورت سے
اُنس خاص نہ ہونے دے اور کبھی سالہ یا اوسکے لڑکے بلکہ باپ کے سالہ
ماموں وغیرہ کو اپنے مکان پر نہ رکھے اور کبھی سفر مین دوسرے کے ساتھہ
نہ بھیجے بلکہ خود لیجاوے اور کسی طرح پر چھچھورپن کا عادی نہ ہونے دے۔
کہ یہ عیب خانہ دار عورت مین ہونا سخت عیب ہے اور ایسی عورت اپنے خاوند
اور اولاد تک کے کھانے پینے مین کوتاہی کرتی ہے اور تخلیہ کیوقت ایسی
گفتگو کرے جس سے اخلاقی نتائج پیدا ہون۔ چوتھا زمانہ پچاس برس کی

عمر سے انتہا عمر کا ہے۔ اس عمر مین عورت کو بیٹے کی رضا جوئی مقدم ہے بدون اوسکی رضامندی کے کہین جانا نہ چاہیئے اور ہر کام مین اوسکی صلاح اور مشورہ اور اجازت پر کاربند ہونا چاہیئے اور کوئی بات اُس سے نہ چھپاوے اور لڑکے کا فرض ہے کہ مان کی خدمت حسب مقدرت بخوبی کرے اور اوسکی ضروریات کو ہر وقت ملحوظ رکھے اور امور خانہ داری مین صلاح لیکر کاربند ہو اور پن دان اور خیرات اور تیرتھ جاترا اوسکی مرضی اور اپنی حیثیت کے موافق کرادے اور تیرتھ جاترا و زیارت معبدگاہ اور سفر مین خود ساتھ جاوے یا قرابت دار اور ملازمان خیرخواہ اور معتمدین اوسکے ساتھ بھیجے اور کسی کام خانہ داری کا بار اوس پر نہ دے بلکہ بیوی پر تاکید رکھے کہ اوسکی خدمت و اطاعت مین کوتاہی نہ کرے۔ پس اسکے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ کوئی زمانہ عورت کو ایسا نہین دیا گیا ہے کہ وہ خود مختارانہ بسر کرے اگر اوسکو کوئی زمانہ ہی آزادی کا ملیگا تو اوسکے نتائج نیک نہ نکلین گے اگر اسباب مذکورہ کسی زمانہ مین نہون تو دیگر بزرگون و سرپرستون پر فرض

کہ ان مراعات کو کام مین لاوین اور عورت کو آزادی پسند نہ ہونے دین
بعض عورات مین صحبت ناقصہ کے باعث بلا لحاظ عمر و وقت کے
خاص خاص عادتین ایسی پیدا ہوجاتی ہین کہ جسکی وجہہ سے تمام گہر
کو برباد کردیتی ہین اور وہ عادتین اخیر پر خود اونکو بھی نتیجہ بد دکہاتے
ہین بعض عورتون مین عادت ہوجاتی ہے کہ گہر کا اسباب و غلّہ خاوند اور
لڑکون سے چہپاکر دوسرون کے گہر رکہہ دیتی ہین جو اخر کار اونکو بھی
واپس نہین ملتا اور امانتدار کے ہی ما باپ کا ہوجاتا ہے یا کم قیمت
پر فروخت کر کے نقد سرمایہ جمع کرین یا تمام عیال و اطفال کو تکلیف گوارا
کرین نقد و غلّہ وغیرہ علیحدہ جمع کرتے جاوین ایسی عورات سے پرہیز
بناہ مین رکہے اگر احیاناً ایسی عادت کسی عورت مین دیکہے تو فوراً تدارک
اوسکا کرے اور انتظام خانہ داری مین مداخلت اوسکی نرکہے بلکہ علیحدہ
دوسرے مکان مین رہنے کا انتظام اوسکا کردے اور لواحقون کو اوسکے
اطمینان اور اعتبار پر نہ چہوڑے۔ اگر عورت عقیل اور باعلم اور دیانت دار

پارسا رحمدل خلیق مودب مہذب تابع حکم شوہر ہو انتظام خانہ داری اچھا جانتی ہو یا ہنر ہو یعنی کھانا پکانا اور سوزن کاری وغیرہ کے کام سے ماہر ہو بخیل و تنگدل نہو تو جس مرد کو ایسی عورت نصیب ہوا وسکے واسطہ کسی اور سامان عیش و نشاط کی ضرورت نہیں ہے

زنِ خوب فرمانبر و پارسا	کند مرد درویش را پادشا

اگر مفلس بھی ہو تو بہشت کی پرواہ نکرے اگر عورت شوخ تندخو ہو کینہ جو عیار مکار دغاباز زبان دراز بدخلق بدصورت میسّر آئے خاوند کو گھر جہنم سے بدتر ہو جائے ہر وقت ڈاین سی نظر آئے

زنِ بد در سرائے مرد نکو	ہمدرین عالم ست دوزخ او

عورت کے اقوال و افعال پر کبھی مطمئن نہیں ہونا چاہیئے ہمیشہ اوسکے طریق عمل کا نگران رہے۔

مشو ایمن از زن کہ زن پارسا ست	کہ خر بستہ بہ گرچہ در دِ اسا ست

فصل ششم علم حاصل کرنیکے فوایدین

علم کے حاصل کرنے اسے کل فائدے حاصل ہوسکتے ہین عالم کی
ہر جگہہ عزت ہوتی ہے اگر کم قوم کا بھی عالم ہو تو بھی اوسکی سب لوگ
قدر منزلت کرتے ہین ذی علم آدمی ہمیشہ خوشحال رہتا ہے علم کے ذریعہ
سے نوکری حرفت تجارت وغیرہ ہر طرح کے پیشے عمدہ طور پر ہو سکتے
ہین علم سے ہی ریل گاڑی اور تار اور انجن اور کلین اور طرح طرح کی ایجادین
جاری ہوئی ہین دوسرے ملکونکی معلومات تواریخی واقفیت علم کے ہی
ذریعہ سے ہوتی ہے اس سے بہتر دنیا مین کوئی چیز نہین ہے بےعلم آدمی
اندہا کہلاتا ہے بےعلم آدمی خدا کو بھی نہین پہچان سکتا سعدی صاحب
نے سچ فرمایا ہے۔ کہ بے علم نتوان خدارا شناخت۔ علم سب ہی
اچھے اور عمدہ ہین اور ہر ایک علم کے فواید اور نتایج جداگانہ ہین لیکن سب
علمون پر مقدم تین علم ہین اور اونکا حاصل کرنا ہر فرد بشر پر ضروری اور اولاد کو
پڑہانا لابدی ہے۔ اول علم مذہب اسکے حاصل ہونے سے انسان فولید

و قواعد مذہبی سے واقف اور اصولونپر قایم و مستقل ہوجاتا ہے اوسکو کبھی کوئی
دوسرے مذہب والا پھسلا کر قابو مین نہین کرسکتا۔ بدافعالیون کو گناہ کبیرہ
جانتا ہے خوف خدا ہر وقت رہتا ہے ظلم پسند نہین ہوتا۔ دوسرا علم
بادشاہ وقت یعنی جس زبان و علم مروجہ و پسندیدہ بادشاہ وقت مین دفاتر و
قوانین سرکاری منضبط ہون اس علم سے کے حاصل ہونے سے ہمچشمون اور
حکامون اور عدالتون مین حقیر نہین ہوتا حصول معاش سارے دنیوی کامون
کا مدار اسی علم پر ہوتا ہے تیسرا علم طب اسکی ضرورت سے کوئی بشر خالی
نہین ادنے و اعلی غریب و امیر رئیس و فقیر سب اسکے محتاج ہین ہر وقت
و ہر جگہہ و ہر شخص کو اسکی ضرورت رہتی ہے علم اخلاق و مذہب مین بھی یہی
علم بھرا ہوا ہے دنیوی بہت سے کام اسی پر مبنی ہین بڑے بڑے حکماء
اسیکے بدولت شہرہ آفاق ہوئے بہت سی کلین اور طرح طرحکی ایجادین اسی
کے باعث ہین انسانکی زندگی کا مدار اور قایم رکھنے والا اگر ہے تو یہی
علم ہے ذاتی فایدیکے علاوہ عام لوگون کو اس سے بہت ہی بڑا فائدہ

پہونچتا ہے پس فرض خاص و لازمی ہے کہ ہر شخص اپنے اور اپنی اولاد کے اس علم کے حاصل کرنے مین سعی کما ینبغی کرے اگر زیادہ ناممکن ہو تو اسقدر بہت ہی ضروری ہے کہ جس سے اپنی تندرستی کی محافظت بخوبی کرسکے اور جہلا اور ناخواندون سے جان بچا سکے اور یہہ علم اکثر زبانون مین مختلف پیرایہ پر ہوگیا ہے اور ہر ایک نے جداگانہ تجربے تحریر کئے ہین پس سب پر نظر ڈالنے سے تشریح و تشخیص امراض مین طب یونانی و تجویز ادویات و معالجہ مین بیدک سے بہتر نہین معلوم ہوتی اور فن جراحی مین انگریزی ڈاکٹری کتابین اور تجربے قابل تحسین و داد ہین اور تشخیص امراض مین سے ڈاکٹر یمین روزافزون ترقی ہوتی جاتی ہے اور عجیب و غریب آلہ اختراع ہوئے ہین جس سے تشخیص مرض مین کبھی شبہہ نہین رہ سکتا اور ایسا ہی ہر مرض کے ادویات قلیل المقدار مجرب و موثر ایجاد ہوتے ہین۔

فصل ہفتم در طریقہ حصول معاش وتجارت وصنعت کے اصول

ہر انسان کو انتظام معاش کی سب سے پہلے ضرورت ہے اور ذریعہ معاش بدون دولت کے نہین ہو سکتا اور ضروریات انسانی بدون اسکے پوری نہین ہو سکتی کوئی کام بغیر اسکے نہین چل سکتا اسیکی ہونے سے بے ہنر آدمی بہی عقلمند کہلاتا ہے اسیکی وجہہ سے خویش وتبار منزلت کرتے ہین اسی کی وجہہ سے غیر اپنے ہو جاتے ہین کسی نے سچ کہا ہے کہ (زر ہے تو نر ہے نہین پزاوہ کا خر ہے) تمام خیالات فلسفہ اور سارے جہگڑے پیٹ بہرے نیکے ہین اگر دولت نہین ہوتی تو عقلمند بیوقوف کہلانے لگتا ہے جورو لڑکے ماباپ بہن بہائی عزیز واقارب بیگانے بن جاتے ہین تمسخر و حقارت سے پیش آتے ہین وطن چہوڑنا پڑتا ہے گہر سے نفرت ہو جاتی ہے کہانا اچہا نہین معلوم ہوتا رات کو نیند نہین آتی کسی کام مین طبیعت نہین لگتی ہر وقت منتشر و پریشان حال رہتا ہے (پراگندہ روزی پراگندہ دل) کا

مثلہ صادق آتا ہے پس دولت کا حاصل کرنا ضروری ہے اور دولت دو طرح
پر حاصل ہوتی ہے ایک والدین یا کسی دوسرے شخص کا ترکہ ملنا یا دفینہ کا ہاتھ
آنا یہہ امر اتفاقیہ ہے یہہ کسی کوشش اور تدبیر پر موقوف نہین ہے اسی
کا نام تقدیر کہا جاتا ہے دوسرے کسب یا پیشہ یا تدبیر پر منحصر ہے مثل
زراعت تجارت صنعت حرفت حکمت ملازمت محنت مزدوری وغیرہ
اور یہہ تین قسم یعنی شریف[۱] متوسط[۲] رذیل[۳] پر منقسم ہے شریف وہ پیشہ ہین
جنکا تعلق قوت نفسانی سے ہے اور وہ بھی تین نوع پر منقسم ہین **اول** وہ
جو جوہر عقل سے متعلق ہین جیسے وزارت مصاحبت ایجاد صنعت اختراع
قوانین و شاعری وغیرہ **دوم** جو علم و ادب سے وابستہ ہین جیسے طبابت
منجمی معلمی محاسبی سفارت وکالت وغیرہ **سوم** جو قوت اور مردانگی سے
متعلق ہین جیسے سپہ سالاری فوج اور افسری حصہ ملک مینجری ریاست
دوم متوسط یعنی درمیانی پیشہ مثل تجارت و زراعت و دستکاری و حرفت
و ملازمت محرری وغیرہ **سوم** درجہ کے پیشہ بھی تین قسم پر منقسم ہین اول وہ جو

عوام کے مفاد سے خالی ہون مثل شعبدہ بازی وغیرہ دوئم جو فضیلت نفسانی
کے خلاف ہین جیسے مطربی رقاصی نقالی بھیک مانگنا قصابی وغیرہ سوئم
خدمتی جیسے حجام دہوبی کمار خدمتگار خاکروب وغیرہ ہر شخص کو چاہیے کہ اپنے
آبائی و اجدائی پیشہ مین کمال حاصل کرے کیونکہ کمال سے شہرت اور شہرت سے
حصول زر و فراخی معاش ممکن ہے اور موروثی پیشہ کے حاصل کرنے بہ نسبت
جدید پیشہ کے زیادہ سہولیت ہوتی ہے بلکہ اسی کے نشیب و فراز اور خوبو
ابتداے عمر سے ہی دماغ مین سرایت کر جاتے ہین فی زمانہ رذالت پیشہ کے
آدمیون نے بھی پڑہنے لکہنے پر کمر باندھ رکہی ہے کیونکہ گورنمنٹی مدرسے
گانون گانون مین موجود ہین پڑہائی کا کوئی صرف ہی نہین اگر کتاب کی ضرورت
ہوئی تو کسی ججمان سے مانگ لائے ایسے لوگون کو پڑہنے لکہنے کا کوئی
فائدہ نہین ہوتا کیونکہ ہر وقت کی نشست برخاست و گفتگو کی وجہ سے
عادت اور خو بو اپنے ہم قوم اور ہم پیشون کے ذہن نشین ہوتی ہے علمی
خیالات کبھی قریب تک نہین آنے پاتے ایسے لوگون کو تعلیم کا نتیجہ یہہ

یہہ ہوتا ہے کہ اپنے پیشہ کے کامون سے بھی جاتے رہتے ہین اوسکے
کرنے مین اونکو شرم آتی ہے پڑھنے لکھنے کی نوکری ملتی نہین خوش پوشاکی
وغیرہ اور اونکو وبال جان ہوجاتی ہے اور اگر وہ کہین ملازم بھی ہوگئے تو
خاک رعب نہین ہر شخص حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے عمر بھر ذلالت مین
بسر کرتے ہین دنیا کے سارے پیشون مین تجارت و ملازمت متوسط درجہ
کے اختیاری پیشہ ہین انمین ملازمت بدترین پیشہ ہے ملازمت پیشہ کو
کبھی خودمختاری و آزادی نہین ہوتی چاہیے وہ زیادہ تنخواہ دار اور ذی اقتدار
ہی کیون نہو ہر وقت ملازم کو تابع حکم آقا و مخوف رہنا پڑتا ہے اور
ملازمت کو کوئی استحکام نہین ہوتا مدتون کے ملازم کا بھی برخاست
کردینا آقا کی زبان مین ہوتا ہے انسان اگر دوسرے پیشہ مین سعی نہ
کرسکے تو ملازمت اختیار کرے مگر ملازمت کے زمانہ مین اصراف
مین کمی کرکے کچھ پس انداز کرتا جائے تاکہ جب کافی سرمایہ ہوجاوے
ملازمت چھوڑکر دوسرے پیشہ مین کوشش کرسکے یا احیاناً برطرف

ہوجاوے تو چندے جب تک دوسری سبیل نہ نکلے با سانی گذران کر سکو اور اکثر عہدہ ہا جلیل القدر جو محض خود مختاری و آزادی و حکومت کے ہین وہ اس نقص ملازمت سے ضرور مستثنی ہین دوسرا **تجارت** اور اسی کے فرع زراعت و صنعت یعنی دستکاری ہین زراعت کا پیشہ اگر طریقہ سے کیا جائے تو بہترین پیشہ ہے کیونکہ ہر وقت محنت و مشقت کا کام کرنا پڑتا ہے زراعت پیشہ کا تکیہ ہمیشہ پرمیشر پر ہوتا ہے اور سارے پیشون کا حتی کہ سلطنت تک کا مدار اسی پر ہے مگر شرط یہ ہے کہ آلات کشاورزی درست ہون اور جملہ اسباب وقت پر مہیا کر سکے اور خود نگران ہو دوسرے کے بھروسہ پر نہو ضرور فائدہ ہوگا دیہات کی بود و باش پر تو ہر شخص پر فرض ہے کہ سلسلہ زراعت ضرور رکھے اور زمینداری اور ریاست پیشہ کو بلا کاشت کرنیکے اپنے علاقہ و رعایا کی پیداوار کی حالت کماحقہ دریافت نہین ہوسکتی چنانچہ زراعت کے متعلق ہر ملک کے طریقہ کاشت و ابپاشی و تخم ریزی و زراعت و حفاظت جداگانہ ہین اور مختلف اجناس کا پیداوار ہوتا ہے اور مختلف قسم کی کہاد

دی جاتی ہے زمینین بہی اکثر قسم کی ہین کوئی عام و ایک حالت نہین ہے
لہذا اس موقع پر صراحت کرنا مفید عام نہوگا بلکہ باعث ناحق سمع خراشی کا
ہوگا اور اس سے زیادہ صراحت فصل فواید زمینداری کتاب ہذا مین درج ہی
دوسری صنعت یعنی دستکاری اس کا تو کچہہ کہنا ہی نہین اسکی ہر جگہہ قدر ہے
دولت اسکے ساتھہ لگی پہرتی ہے اسکی بدولت چہوٹے چہوٹے شہر
غیر ملکون تک شہرت پارہے ہین آدنی ادنی آدمی عزت و وقار کی نظر سے
دیکھے جارہے ہین شہر مراد آباد نے قلعی دار برتنون کی بدولت وہ ترقی پائی ہے
کہ غیر ممالک تک شہرت پارہا ہے اور صدہا شہر اور ملک ہین جو صناعی کے
بدولت مالامال ہین اور نام پارہے ہین جرمن امریکہ فرانس انگلینڈ وغیرہ
بڑے بڑے ملکون پر نظر ڈالئے کہ وہان کی ساخت کی کیسی کیسی عجیب و
غریب چیزین نظر آتی ہین سچ تو یہہ ہی کہ جب وہان کی چیزین نظر سی گذرتی
ہین تو خدا یاد آتا ہے انسان مین ایسی صنعت کا مادہ یکایک عقل قبول
نہین کرسکتی فی الواقعہ دستکاری سے افضلتر کوئی پیشہ نہین بشرطیکہ تکمیل کے

درجہ پر پہونچاوے یون تو کمہار لوہار چمار منہار بہی دستکار ہین اور اپنا پیٹ بہر کہاتے ہین صناعی کی طرف کوشش جاہل اور مفلس نہین کر سکتے یہہ کام عالم اور دولتمند کا ہے ہندوستان مین یہہ دونو ضد ہین جو عالم ہین اونکے پاس دولت نہین جو اپنے خیالات کو کام مین لائین اور تجربہ اوٹہائین اور جو دولتمند ہین اونہون نے دولت کو ہی علم سمجہہ لیا ہے اگر کچہہ پڑہ لکہہ بہی گئے تو آزادی پسند ہو گئے جو کچہہ سرمایہ ہوا کسی بنک مین جمع کر دیا یا پرامیسری نوٹ خرید کر لیئے عیش و آرام سے گذرنے لگی کچہہ دیر فرصت ملی تو ناولون سے سر مار لیئے بس ختم شد جب ایسی حالت ہون تو ملکی ترقی کیونکر ہوسکتی ہے ہمارے ملک مین بہت زیادہ ضرورت ہو کہ دستکاریون کی طرف متوجہ ہون اور یہان کے اُمرا و روسا بالاتفاق ساعی و سرگرم ہون ہندوستان کی حالت اس درجہ پر پہونچگئی ہے کہ بالکل غیر ممالک کے تابع ہو رہے ہین اگر غیر ممالک سے ایک سال کپڑہ نہ آئے تو سارا ہندوستان ننگا نظر آئے علی الہذا دیا سلائی چہتری سوئی ڈورہ تک کیلئے بہی

دوسرے ملکون کے محتاج ہین -

تیسرے تجارت یہہ وہ پیشہ ہے کہ جسکو ادنی و اعلی اور تہوڑے روپیہ والا اور
دولتمند اور ہر شخص کرسکتا ہے یہہ اسی پیشہ کا سبب ہی کہ سیکڑون مارواڑی لوٹہ
ڈور لیکر آتے ہین اور سیٹہہ ساہوکار بن کر مالا مال ہوجاتے ہین اور یہہ اسی تجارت
کا نتیجہ ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ ہمارے ملک مین حکمران ہے ہر شہر و دیار
مین بڑے بڑے مکانات و عالیشان عمارتین اسی کی بدولت ہین بمبئی
اسی کے باعث چکنا چپڑا نظر آتا ہے کانپور اسی کے سبب اپنا ثانی نہین
رکہتا دہلی کے چاندنی چوک مین اسی کا اوجالا ہے شاہجہانپور اسیکی بدولت
شیرین کام بن رہا ہے یہہ وہ پیشہ ہے کہ جس کا ہر امیر و غریب محتاج ہے
ہر شہر و قصبہ مین ضرورت ہے یہہ اسی کا کام ہے کہ جو ہزارون کوس کا آدمی
ہمارے ملک مین دیکہتے مین آتا ہے طرح طرحکی ایجادین اور نئی نئی ہر قسم کی
چیزین دوسرے ملکون کی ہماری نظرون سے گذرتی ہین بڑی بڑی ضرورت
و مصیبت قحط وغیرہ مین یہہ ہی مددگار ہوتا ہے یہہ اسی پیشہکی صفت ہے کہ

بات کی بات مین ادنیٰ کو اعلیٰ غریب کو امیر و دولتمند کر دیتا ہے اگرچہ تجارت
کسی وقت مین بند نہین ہوئی اور نہ بند ہونے سے کبھی کام چل سکتا ہے
مگر اسمین شبہہ نہین کہ زمانہ سلف مین اس آزادی اور اطمینان کی ساتھہ
تجارون کو کبھی موقع نہین ملا کوئی دولتمند اپنی دولت کو ظاہر نہین کر سکتا تہا
نہ کسی کام مین لگا سکتا تہا اور نہ اوسوقت تجارت پیشیون کو یہہ سہولیت
حاصل تہی آجکل گورنمنٹ انگلشیہ کی بدولت وہ زمانہ ہے کہ گہر بیٹھے ہوئی
لاکہون روپیہ کی تجارت کر لیجئے ہزارون کوس کا اگر نرخ دریافت کرنا ہو
تو تار بہیجکر گہنٹہ آدہ گہنٹہ مین معلوم کر لیجئے اگر زیادہ عجلت نہین تو ایک
پیسہ کے پوسٹکارڈ سے کام چلائیے اگر روپیہ بہیجنا ہے تو ہنڈوی یا منی آرڈر
بہیجدیجئے اگر کہین سے مال منگانا یا بہیجنا ہے تو ریل مین لادو بجبز کسی
آدمی کے ساتہہ جانیکی ضرورت نہین چور اوچکہ ڈاکو رہزن کا کہٹکا ہی نہین
اگر خود جانا ہے تو کہانا کہا کر رات کو ریل مین سو جائیے صبح کو سیکڑون کوس
پر جا کر اوٹہہ بیٹہئے گویا سفر کیا ہی نہین پلنگ پر سے سو کر اوٹہے ہین ساتہہ

مین کسی آدمی کی ضرورت نہین جب ایسی سہولیت ہماری گورنمنٹ انگلشیہ
کی بدولت حاصل ہین تو افسوس ہے کہ ہمارے ملک مین گو تجارت پیشہ
ہزارون لاکھون ہین مگر ترقی و مفاد عام نہین ہے اوسکی زیادہ تر وجہہ یہہ ہی
کہ باہمی اتفاق نہین اور ایک پر دوسرے کا اعتبار نہین اور جب کوئی کام
شروع کرتے ہین اوسکے قواعد منضبط نہین کرتے اور اوسکے پابند
نہین ہوتے اور جب کوئی شخص جدید کام جاری کرتا ہے اور اوس سے
فائدہ اوٹھاتا ہے تو اور لوگ بہی دیکہا دیکہی اوسی کام کو شروع کرتے ہین
اور حسد سے خواہ اپنے مفاد کی غرض سے کمی نرخ پر اوس مال کو فروخت
کرنے لگتے ہین اور جب کمی نرخ پر نقصان ہوتا ہے تو مال مین ملاوٹ
کرکے اوس تجارت کو بدنام اور برباد کردیتے ہین پس تجارت پیشونکو چاہیئے
کہ زمانہ موجودہ کے اصولون پر غور کرکے تجارت شروع کرین کوئی تجارت
خواہ کتنے ہی دولتمند کیون نہون شخصی نہ کرین بلکہ اوس کے حصے کسی
خاص تعداد کے مقرر کرکے اپنے عزیز و اقارب و دوست و احباب و ہمسایہ

اپنے شہر و قرب و جوار کے معتبر اشخاص کو شریک کرین خود چاہیے جسقدر زیادہ
تعداد کے شریک ہون اور سب کی رائے پر ایک دستور العمل قایم کرین اور
اوسکی پابندی سے سر موانحراف نہ کرین ایسی تجارت سے ہر غریب و امیر و
دولتمند مستفید ہو سکتا ہے تھوڑے روپیہ والا بھی شریک ہو کر فائدہ اوٹھا
سکتا ہے کسی کو حسد نہین ہوتا کیونکہ جو حاسد ہو سکتے ہین وہ شریک ہو جانے
کی وجہ سے خود مالک ہو جاتے ہین کوئی ایک شخص خواہ کتنے ہی زیادہ
تعداد کا حصہ دار کیون نہو اپنی خود رائے سے کارخانہ کو مضرت نہین پہنچا سکتا
کوئی کام خلاف رائے شرکا کے نہین کر سکتا اتفاق باہمی خود بخود قدرتی
طور پر بڑھنے لگتا ہے ویسی کارخانہ اکثر اولادون کے ناقابل ہونے سے
یا لڑکے کی نابالغی مین باپ کے انتقال ہونے سے تباہ و برباد ہو جاتے
ہین مگر ایسے مشترکہ کارخانہ پر کبھی کوئی اثر نہین ہوتا اگر کوئی شریک مر بھی جائے
یا کسی کی اولاد ناقابل ہو جائے تو بھی کارخانہ دیگر شرکا سنبھال لیتے ہین
انگلستان اور یورپ کی دیگر ولایتون مین کوئی کارخانہ ایسا نہ نکلیگا جو

مشترکہ نہوا اور بہت کم سُنا گیا ہے کہ کوئی کارخانہ کسی ایک شخص کی
نالیاقتی سے برباد و دیوالیہ ہوگیا ہو البتہ اتفاق وقت یا کسی نقصان
عظیم کی وجہہ سے کوئی کارخانہ بگڑ بھی جاتا ہے تو بھی اوسکا اثر کسی
خاص شخص پر ایسا نہین ہوتا کہ وہ دیسی تجارتون کی طرح تباہ و برباد
ہوجائے اور اوسکی اولاد تک اوسکا اثر پہونچے بلکہ وہ نقصان بھی
تھوڑا تھوڑا شرکا پر منقسم ہوجاتا ہے دیکھو انہین مشترکہ کارخانون یعنی
کمپنیون کی بدولت اہل فرنگ سلطنت کر رہے ہین اور ہر شخص اپنے
آپکو بادشاہ اور اپنی سلطنت خیال کرتا ہے انگلینڈ وہ مالا مال اور دولتمند
ہے کہ آج دنیا مین اپنا نظیر نہین رکھتی ہندوستان مین ع ہزار میل
ریلوے جاری ہونا انہین کمپنیون کا نمونہ ہے سیکڑون بنکون کا
ہندوستان مین اجرا پانا اسیکی بانگی ہے گورنمنٹ عالیہ نے ایسے
مشترکہ کارخانون کی محافظت کے لئے قانون خاص متعلقہ تجارت
مشترکہ ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۸۲ع نافذ فرما دیا ہے جسکی وجہہ سے کوئی کارخانہ

کبھی زوال پذیر ہو ہی نہین سکتا اور اگر شخصی تجارت کرین تو اپنے
اندازہ اور مقدرت سے زیادہ نہ بڑہاوین اور ملازم او منیب اور گماشتہ
متدین اور ایماندار اور تجربہ کار مقرر کرین اور جو کام جسکے سپرد کرین اوسمین
بے اعتباری نہ کرین لیکن اسقدر اعتبار بھی نکرین جو غفلت کے
درجہ پر پہونچے بلکہ حساب و نقد و مال کی جانچ کرتے رہین اور حساب
صاف اور سچا ہر وقت مرتب ہوتا رہے آمدنی و خرچ ایک ہی شخص کے
ہاتھ مین ہو اگر کسی شخص کا کچھہ دینا ہو تو بلا طلب اوسکو دیا جاوے اور
اگر اپنا پانا ہو تو اوسکے منگانے مین توقف اور سہل انکاری کو کام مین
نہ لایا جاوے کچھہ نقد سرمایہ کارخانہ سے علیحدہ ہر وقت موجود رہے
تاکہ ضرورت خاص مین کام آوے جب ضرورت رفع ہو جاوے پھر
کارخانہ سے لیکر علیحدہ رکھہ لیا جاوے اگر مختلف قسم کی تجارت ہو یا متعدد
کام ہون تو حسب لیاقت جداگانہ ہر ایک ملازم کے سپرد کرین تاکہ
ایک کے کام مین دوسرا دست اندازی نکرے اگر ملازمون مین باہم

نفسانیت یا مخالفت ہو تو ایک کو علیحدہ کر دین یا علیحدہ علیحدہ تعینات کرین کیونکہ ملازمون کی مخالفت مین اقاء کو سخت نقصان پہونچتا ہے اور زیادہ اتفاق بہی باہم ملازمون کے نہ ہونے دین کیونکہ زیادہ اتفاق سے بہی ایسا نقصان ہوتا ہے کہ جو عرصہ کے بعد ظاہر ہوتا ہے یا سراغ ہی نہین چلتا کسی ملازم کارخانہ سے طریق تمسخر جاری نکرین اور غیر مہذبانہ پیش نہ آنے دین بات بات پر زجر و توبیخ روا نہ رکہین ایک ملازم کو دوسرے ملازم کی شکایت کرنے کا عادی نہ کرین اور نہ ہر کسہ وسہ کی شکایت سنین اور نہ ادنے درجہ کے ملازم کی شکایت پر اعلی درجہ کے ملازم پر اوسکے سامنے لعن وطعن کرین بلکہ تخلیہ مین سمجہا دین اور جلد جلد ملازمون کا تبدیل بدل نہ کرین اور کبہی اپنے ملازمون کی شکایت دوسرون سے نکرین اگر کسی ملازم کے برخاست کرنیکی ضرورت پیش آوے تو آہستہ آہستہ اوس سے حساب و تحویل سمجہکر جواب دین یک بیک برخاست نکرین عام لوگون کے سامنے اپنے ملازمونکی

زیادہ عزت کرین اور ملازمونکی ایسی تنخواہ مقرر کرین جو اونکے رفع ضرورت
وحفظ آسایش کے لئے بلحاظ اونکی لیاقت وکاروبار کے کافی ہو اگر کسی
ملازم سے کوئی کار نمایان ہوئینی اوسکی وجہہ سے کارخانہ کو زیادہ فائدہ
ہو تو صلہ اوسکا دین تاکہ آیندہ کو زیادہ کوشش کرے اور دوسرونکی بہی
حوصلہ افزائی ہو اور اگر کسی کے خاص فعل یا غفلت سے کوئی نقصان
یا قصور ہو تو تنبیہ وتادیب مناسب عمل مین لاوین ذاتی اور خانہ داری
کے اصراف معمولی مقرر کردین اور اونکو علیحدہ دوسرے انتظام سے خرچ
کرین کارخانہ کو بوتا وخانہ نہ بنائین اور کسی خاص شوق تعمیر مکان وباغات
وغیرہ وشادی وغمی مین روپیہ حد امکان سے زیادہ خرچ نہ کرین اور ہر قسم کی
مال کی خرید وفروخت پر نفع ونقصان دیکھہ لیا کرین اور ہمیشہ نئی قسم کی چیزونکی
تجارت جو اوس ملک ونواح کے موافق ہو زیادہ فائدہ مند ہوتی ہے
اگر خاندانی شرکا یا لڑکے او بہائیون مین سے کسی کو غیر متفق پاوین تو
فوراً کچھہ سرمایہ دیکر علیحدہ کردین اور دوسرا کارخانہ اپنی زیر نگرانی جاری

کرادین خاندانی تفرقہ کو بڑہنے نہ دین کیونکہ اگر یہہ آگ بڑہ جاتی ہے
تو بلا خاک سیاہ کئے چہوڑتے ہی نہین اور ادنیٰ درجہ کی تجارت تو نہین
اعلیٰ درجہ کا اصول یہہ ہے کہ ہر وقت خود نگران و محافظ رہین ــــ
موجودہ تجارتون مین جو غور کیا جاتا ہے تو روز بروز تنزل پایا جاتا ہے کوئی
کارخانہ ایسا نہین نکلیگا جو پچاس چالیس برس کیا دس بیس برس ہی ایک
حالت پر نام آوری کے ساتہہ جاری رہا ہو ابتدا اچہی حالت پر ہوتا ہے
اور پہر روز بروز تنزل پا جاتا ہے اور بدنام ہو جاتا ہے اسکا باعث زیادہ تر
جہوٹ بولنا اور مال کو کہوٹا کرنا ہے یہہ عام عادت ہو گئی ہے کہ نرخ صحیح
کبہی نہ کہین نرخ کی کمی وبیشی کی ضرور نوبت پہونچے جسکی وجہہ سے
خریدارون کے نزدیک بے اعتباری ہو جاتی ہے چاہے نقصان
اوٹہا کر ہی کسی چیز کو فروخت کرین مگر جہوٹے نلٹے ضرور کہلا جاتے ہین اگر
تجار اپنی چیزون کا ایک نرخ قایم کر دین تو یہہ دہبہ بالکل مٹ جاوے
اور فائدہ زیادہ ہو دوسرے مال کی ملاوٹ یہہ بدترین عیب اور بدنام

کنندہ کارخانہ کا ہے مختصراً چند مثالین لکھتا ہون کہ زیرہ مین تخم سویا
اور تخم سینک ملانیکا عام دستور ہوگیا ہے سرسون مین بجری ملا دیتے
ہین نیل مین کہریا مٹی ملاکر ایک سال نفع اوٹھاتے ہین اور جب قلعی
کہل جاتی ہے تو کارخانہ بدنام ہوجاتا ہے اور اوسکا مال کم نرخ پر فروخت
ہوتا ہے روئی کی گٹھریون مین اینٹ پتھر اور گوڈ بہر دیتے ہین اور
جب عقدہ کہل جاتا ہے تو آئندہ اوس بیچ اور کارخانہ کی روئی کم نرخ
پر فروخت ہونے لگتی ہے ایکمرتبہ کے فائدہ کی بدولت ہمیشہ نقصان
پڑتا ہے اور بے ایمانی کا خطاب مفت مین حاصل ہوتا ہے ــــ
جو لوگ اپنی معاش اپنی محنت اور مشقت اور کوشش حاصل کرتے
ہین وہ ہمیشہ نیکنام اور مقبول انام ہوتے ہین پس ہر شخص کو چاہیئے
کہ اپنے حوصلہ کے مطابق کسی نہ کسی پیشیہ کو مدار اپنے معاش کا بنائے
اور دنیا کی لعن طعن اور ذلت اور خواری سے بچے جو لوگ ایسا نہین
کرتے یا چوری دغابازی جعلسازی رشوت ستانی جبر و تعدی خیرات و

صدقہ خوری وغیرہ اپنا ذریعہ معاش بناتے ہین وہ ہی مرتد و نالایق ہین اور
ہمیشہ ذلیل و خوار رہتے ہین اور سخت گناہگار عصیان شعار وہ ہی کہلاتے
ہین اور جو لوگ باوجود اسیکے کہ کام کرنیکے لایق ہین اور کوئی کام نہین کرتے
احدی سبنے ہوئے بہن بہائی داماد عزیز و اقارب دوست آشنا کی دروازہ پر
پڑے ہوئے مفت کی ٹکڑے کہاتے ہین وہ سخت ہی نالایق ہین اور
اونہین پر حرامخواری کا لفظ صادق آتا ہے بعض اشخاص خالی الذہن کہدیتے
ہین کہ فلانا پیشہ ہماری قوم کے خلاف ہے ہم کیونکر کرین نہ معلوم ایسے
خیالات کہان سے اونکے دماغون مین سمائے ہین جن کا کسی کتاب
مذہبی مین ذکر بہی نہین ملتا میرے نزدیک ہر شخص کو جائز ہے کہ ہر پیشہ
بشرطیکہ اپنی وضع و قوم و مذہب کے متجاوز نہو اور فائدہ مند معلوم ہو کرے
دیکہو اگرہ مین پنڈت جی کا جوتون کا کارخانہ اور چمڑہ کی فیکٹری اور مانا چمار
کا ایجاد کیا ہوا کپڑہ کا پتلی گہر موجود ہے۔
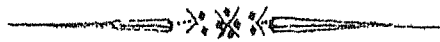
فصل ہشتم دربیان مصارف وفضول خرچی

فضول خرچی ایسی بُری بلا ہے کہ اسکا مارا کبھی سیدہا ہی نہین ہوتا فضول خرچ عمر بھر رنج وغم مین گذارتا ہے اور بالاخر اولاد کے لیئے تباہی چھوڑ جاتا ہی کیا فضول خرچ اوسکو کہین گے جو زیادہ صرف کرتا ہے یا فضول خرچ کسی تعداد معین کا خرچ کرنیوالا قرار دیا جاتا ہے نہین۔ فضول خرچی کسی تعداد معین رئیس امیر غریب آسودہ پر محدود نہین ہے بلکہ فضول خرچ وہ ہی جو اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرتا ہے کسی نے سچ کہا ہے۔ کہ۔

براحوال آنکس بباید گریست	کہ پیدا کند نوز دہ خرچ بیست

ہر شخص متوسط الحال پر فرض ہے کہ اپنی آمدنی ماہوار یا سالانہ کا ایک اندازہ قایم کرکے اوسمین سے کم از کم دسوان حصہ ضرور پس انداز کرے اور بقیہ مین سے اپنی اور عیال اطفال کی پرورش کا اندازہ قایم کرکے صرف کرے اگر اوس سے بچے تو ضروری اور دیگر کامون مین خرچ کرے عمدہ طریقہ تو یہہ ہو سکتا ہے کہ سال گذشتہ کی آمدنی سے سال آیندہ کا خرچ

محدود کرے اور جو تعداد معین کرے اوس سے زیادہ کبھی خرچ نکرے اگر اتفاقاً کوئی خرچ غیر معمولی پیش آجاوے تو دیگر اصراف مین کمی کر کے پورا کر دے اور کبھی خرچ کرنے مین کسی کی مقابلہ یا نام آوری پر نظر نہ ڈالے کیونکہ جو لوگ ایسا کرتے ہین وہ انجام کو ذلیل اور خوار ہوتے ہین جس نام آوری کیلئے کوشش کرتے ہین وہ مبدل بہ رسوائی ہو جاتی ہے آخر یہہ ہوتا ہے کہ وطن چھوڑ کر دربدر آوارہ و پریشان رہ کر زندگی بسر کرتے ہین دوست احباب کوئی ساتھ نہین دیتا بلکہ وہی لوگ جو ہم پیالہ و ہم نوالہ ہوتے ہین تمسخر کرتے ہین ملازمت پیشہ کو تو فضولخرچی سم قاتل ہے اکثر ملازمت پیشون کا یہہ نتیجہ دیکھنے مین آتا ہے کہ جب آمدنی خرچ کو کافی نہین ہوتی تو قرض لینا شروع کرتے ہین اور جب قرضخواہون کا تقاضا ہوا تو رشوت پر کمر باندہی اور جب رشوت بہی کافی نہوئی تو غبن المال اوڑانا شروع کیا اور جب حاکم وقت نے پکڑ لیا تو جیلخانہ مین سڑ کر مرے لعنت ہے ایسی فضول خرچی پر کہ جس سے دنیا و دین دونون خراب

ہون روسا کی تو حالت سے ہے نہ پوچھیے اونکا دماغ تو یہانتک چل جاتا ہے
کہ کوئی کچھ کہنے ہی نہین پاتا اگر کسی خیرخواہ ملازم نے کہا تو نکالدینے کا
حکم صادر کردیا یا اوسکی بات کو گوز شتر سمجھا۔ بالاخر ریاست کھوکر زہر
کہانیکے سوا اور کوئی چارہ نہین ہوتا ہندوستان مین تو یہہ
مرض بہت ہی پہیل گیا ہے سیکڑون ہزارون ریاستین اسی کی بدولت
غارت ہوگئین اور ہوتی چلی جاتی ہین **تجارت** پیشون کو آمدنی کے
موافق بھی خرچ کرنا فضول خرچی مین داخل ہے کیونکہ تجارت کا پیشہ ایک
قسم کا قمار ہے اسکی آمدنی محدود اور مستقل نہین تجارت پیشہ کو ہر وقت
ہر کام مین کفایت کرنا واجب اور لازم ہے فی الواقعہ فضول خرچ اوسکو
سمجھنا چاہیے کہ جو آمدنی سے زیادہ خرچ کرے اور منتظم وہ ہے جو آمدنی
سے زیادہ خرچ نکرے اور مستحقونکو محروم نرکہے اور سب خرچ بواجبی کرے

فصل نہم۔ قرضہ کے ضرر اور ادا کے طریقہ کے بیان مین

قرضہ ایسی بُری بلا ہے کہ جسکے پیچہے یہہ بلا پڑی اوسکو جیتا نہ چہوڑا ذراعت

پیشہ تجارت پیشہ زمینداری پیشہ ملازمت پیشہ وغیرہ جو اسکے پھندے مین
پھنسا پھر نہ بچا اسی کی بدولت لاکھون زراعت پیشہ خانہ بدوش ہوگئے
اور ڈلیہ ڈھلے لیتے پھرتے ہین جورو بچہ خویش و تبار سے علیحدہ ہو گئے کفن
تک نصیب نہوا بہت سے تجارت پیشہ بہی اسی کی طفیل سے دوالیہ
ہو گئے جنکی لاکھون روپیہ کی ہنڈوی چلتی تہی وہ نان شبینہ تک کو محتاج
ہین ساہوکارون کو تو قرضہ معجزہ کا اثر دکہا دیتا ہے رات کو دیکھتے تہے کہ
لاکھون ہزارون کے بھگتان ہو رہے ہین صبح کو سنتے ہین کہ پٹڑا اولٹا پڑا ہے
واہ رے قرضہ کیا آن کی آن مین لاکھون کے گہر خاک سیاہ کر دیئے۔
رئیسونکو تو اسکا چسکہ لگی ہی نہین جہان قرضہ لینے کی جرات ہوئی پھر کیا تہا گویا
دوسری ریاست ہاتھ آگئی جب جی چاہا ہنڈوی لکہی ہزارون منگالئے ریاست
کی آمدنی تو بڑی کوشش اور سر دردی سے آتی تہی اسمین تو ورہ سے
دستخط ہی کرنے پڑے کچھ روز تک ہنڈوی پرچہ سے لیتے رہے اور کسی
کو کانون کان خبر نہوئی جب دس بیس ہنڈوی پرچہ جمع ہو گئے آمدنی خرچ

ہوگئی سرکاری روپیہ کا تقاضہ ہوا اسا ہوکار صاحب نے بھی فرمایا کہ روپیہ
کی آپکے لئے کمی نہین ہے مگر ہنڈوی پرچہ کا حساب ٹھیک نہین ہی
سب جوڑکر ایک دستاویز لکھدیجئے اسپر مجبوراً رئیس صاحب راضی ہوئے
مگر اسقدر ضرور خواہش ہوئی کہ چاہے دس بیس روپیہ زیادہ خرچ ہوجاوین
مگر رجسٹری کے دفتر مین جا ئینگے خیر خواہون نے عرض کیا کہ حضور رجسٹرار
صاحب کو مکان پر بولا لینگے کسی کو کانون کان تک خبر نہوگی وہ تو ملاقات
کے طور پر آوینگے وہ تو اوسکی جورو کے پھیر سے بھائی ہوتے ہین جیسا
مین تابعدار ہون ویسا ہی اونکو سمجھئے پھر کیا تھا رجسٹری بھی ہوگئی تھوڑے
دنون مین یہہ بھی شرم جاتی رہی - اب کھلا کھلے دستاویزات لکھنی شروع
ہوئین روز افزون سود کی ترقی ہوتے ہوتے پیالۂ حیات جایداد لبریز ہوا
تمکحراون نے کہا چاٹ کے ریستا پایا اب کیا تھا نالشین شروع ہوئین
ریاست کی آمدنی تو کارندون کے حصہ مین آئی کچھ بچ جاتی تو عدالت نے
کھائی کچھ دن اور ٹلے نیلام کی نوبت آئی کچھ دن عذر داریون مین بچائی

آخر سب کو کہو کر رستہ لیا۔ کسی عزیز اقارب کے ٹکڑے کہائے دن بہلائے
یا جان بحق تعلیم کر اولاد کو مبتلا دبلائے ناگہانی چہوڑ گئے ہر شخص کو چاہئے
کہ خواہ ادنیٰ درجہ کا ہو یا اعلیٰ درجہ کا اس بلائے ناگہانی سے آپکو بچائے
اور اگر مبتلا ہو جائے تو جلد خلاص کرے اور ریاست کو تو بقول معروف
یہہ قرضہ گہن ہے اگر کوئی رئیس اس آفت مین مبتلا ہو جائے یا بزرگونکی
میراث مین قرضہ پائے تو اوسکو اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہے کہ خرچ
کو گہٹائیے اور اس سے نجات پائے ورنہ جسقدر جاید اد ادائے قرضہ کو
کافی ہو قلع قمع کر کے اپنی جان بچائے اور اولاد کیلئے تو مورث کی وفات
کے بعد تہوڑا قرضہ رہنا بڑی ریاست پر بہی بڑا خطرناک ہے اور شاذ و نادر
اوس سے خلاصی ہوتی ہے اور قرضہ اور بیماری اور دشمن اور آگ انکو کبہی
تہوڑا نہ سمجہنا چاہیئے یہہ آناً فاناً بڑہکر کام تمام کر دیتی ہین اور مقروض کا دل
کبہی بشاش نہین ہوتا بلکہ انواع اقسام کے دماغی و قلبی امراض مین مبتلا
رہتا ہے ۔

فصل دھم دربیان مقدمہ بازی

پرانی بازیون پر بڑی بڑی مضامین شایع ہوتے ہین لیکن ایک نئی بازی
جو اس زمانہ مین ترقی پذیر ہے اور بڑے بڑے رئیسون کے ہاتھ مین
ٹھیکرہ دیدیتی ہے ساہوکارون کا دیوالہ نکال دیتی ہے اتفاق نہین رہنے
دیتی نامی گرامی خاندانون کو تیرہ تین کر دیتی ہے دولتمند کو مفلس بنادیتی ہے
سارا ملک تباہ ہوا جاتا ہے افسوس ہے کہ اوسپر کوئی توجہ نہین کرتا
وہ کیا ہے مقدمہ بازی جسکے پیچھے یہہ بلا پڑتی ہے وہ جیتا نہین
بچتا قمار بازی رنڈی بازی مرغ بازی نشہ بازی وغیرہ لعن طعن و زجر و توبیخ
سی جاتی رہتی ہے مگر جسکو مقدمہ بازی کا چسکہ لگ گیا وہ چھوٹتا ہی نہین
بلکہ مقدمات ہی خود وبال جان ہو جاتے ہین اور پھر پیچھا چھوڑانا مشکل
ہو جاتا ہے غریب غربا تو ایک ہی پیچ کے ہوتے ہین اور پھر بھی اپنی
قوت بازو سے پیٹ بھرنے لگتے ہین لیکن رئیس اور دولتمندونکو ڈگری
ڈسمس کا ہی مزہ یاد رہتا ہے جائداد اور دولت اور حشمت مقدمات کی

نظر ہو جاتی ہے روساء اور دولتمندونکو چاہئیے کہ اپنے آپکو اس آفت سے
ہمیشہ بچاتے رہین ورنہ عدالت کے کتّون اور مختار عامون سے جان کا
بچانا مشکل ہوگا مقدمہ بازی سے انسان سخت بدنام ہو جاتا ہے ہمچشمون
مین حقیر سمجھا جاتا ہے بے ایمان کہلاتا ہے حکام حقارت کی نظر سے
دیکھتے ہین لیکن جو مقدمات متعلقہ انتظام ریاست روساء کو دائر کرنیکی
ضرورت ہوتی ہے یا ساہوکارون کو دعاوی زر قرضہ دائر کرنی ہوتی ہین
وہ داخل مقدمہ بازی نہین ہوسکتی البتہ ایسے مقدمات بھی جو اشخاص بلاضرورت
شدّاد علی العموم دایر کرنیکے عادی ہو جاتے ہین وہ داخل عیب ونقص
نہین ـ

فصل یازدہم آقا اور ملازم کے برتاؤ مین

چونکہ جمیع انتظام دنیاوی حکومت واطاعت پر موقوف ہین اور کوئی کام بغیر
ملازمون کے نہین چل سکتا اور نہ ملازمت پیشہ کو متابعت سے گریز ہوسکتا
ہے اور ملازم اپنے اختیارات کی حد تک قایم مقام اپنے آقا کا ہوتا ہے

اسلئے آقا کو چاہیئے کہ جب کسیکو ملازم رکھنا چاہے تو پہلے یہہ دیکھنا چاہئے
کہ بدشکل اور بدوضع تو نہین ہے کیونکہ اکثر خلق انسانی وضع اور صورت سے
موافقت کرتا ہے اور جو بدصورت ہوتا ہے وہ بدسیرت بھی ضرور ہوتا ہے
دوسرے خاص و عام کی نظر صورت اور وضع پر پڑتی ہے اور نوکر کی حیثیت
سے مالک کی لیاقت کا اندازہ ہوتا ہے تیسرے یہہ بات بھی دیکھنا چاہئے
کہ جس کام پر مقرر کیا جاتا ہے اوس کام کی لیاقت رکھتا ہے یا نہین پانچوین
اگر پہلے کہین ملازم رہا ہے تو کیا کام کیا ہے۔ چھٹے اگر پچھلی ملازمت سے
علیحدہ ہوا ہے تو کسی قصور تغلب و بددیانتی وغیرہ پر تو علیحدہ نہین ہوا ہی
ساتوین قوم کا شریف ہو اور اوسکی قوم اور شرافت جس کام پر وہ مقرر کیا جاتا
ہے اوسکی متجاوز نہو آٹھوین کسی مذہب اور طریقہ کا پابند ہو لامذہب نہو
ایسے اشخاص کو خوف خدا اور رحم مطلق نہین ہوتا جب ان صفات مین موصوف
دیکھے تو ملازم مقرر کرے اور بعد تقرری کے فوراً کسی کام مین ذی اختیار
نکردے اور اوسکی حرکات و سکنات کے بخوبی جانچ کرے اول دیکھے

کر کام متعلقہ مین مہارت رکھتا ہے یا نہین دوسرے کسی نشہ کا ایسا عادی تو
نہین ہے جو بیخود ہو جاتا ہو۔ تیسرے خوشامدی نہو چوتھے غماز نہو یعنی
ایک کی دوسرے سے شکایت نکرتا ہو پانچوین جو حکم دیا جاوے اوسکی
تعمیل سے انحراف نکرتا ہو۔ چھٹے راز ایک کا دوسرے پر ظاہر نکرتا ہو۔
ساتوین اپنے آقا یا افسر کی دوسرے سے شکایت نکرتا ہو۔ آٹھوین
راست گو ہو یاوہ گو نہو اور وعدہ کا مستقل ہو۔ نوین سرگوشی نکرتا ہو جب
یہہ صفتین دیکھ لے تو اوسکے اختیارات اور قدر و منزلت مین ترقی کرے
اور وقتاً فوقتاً ہدایت خاص کرتا رہے اگر بوجہہ عدم واقفیت کسی کام
مین نقصان بھی ہو جاوے تو آیندہ کو تنبیہ کر دے اور ملازم کی تنخواہ باعتبار
اوسکی لیاقت اور کام مفوضہ کے ایسی مقرر کرے جس سے اوسکی ضروری
اصراف مین کوتاہی نہو اور مجبوراً چوری اور رشوت کا عادی نہو اور تنخواہ ماہ بماہ
بلا طلب دیتا رہے اگر ملازم کی تنخواہ بدیر ملتی ہے تو وہ کام بد دلی سے
کرنے لگتا ہے اور آقا پر دباؤ رکھتا ہے اور جو کام جسکے سپرد کیا جاوے

اوسمین دوسرے ملازم کی مداخلت ہنونے دے اور جو حکم کسی کام کرنیکا
ملازم کو دے اوس سے سرمو اختلاف نکرے کوئی حکم دیکر اپنی زبان کو
نہ پلٹے ورنہ ملازم کی نظرون مین ذلیل ہوجاتا ہے خفیف خفیف جرم
مین نوکر کو سرزنش اور برطرف نکرے جلد جلد ملازم کو برخاست کرنا اور مقرر کرنا
آقا کو تلون مزاج مشہور کرتا ہے اور پھر کوئی ملازم خیر خواہی اور خوش دلی سے
کام انجام نہین دیتا بلکہ مجبور ہوکر یہہ اصول قایم کرلیتا ہے کہ ملازمت کا تو
ٹھکانا ہی نہین جو کچھ ہاتھہ لگے لے لینا چاہیئے اسلئے آقا کو چاہیئے کہ
ملازم کو ایسا مطمئن رکھے کے کام لے کہ برخاستگی کے وقت تک بھی
اوسکو بے اطمینانی قریب نہ آنے پاوے اور باہم رشتہ دار ایک کام یا ایک
سرشتہ مین دو شخص مقرر نہ کئے جاوین اگر دو ملازمون مین باہم نفسانیت یا
مخالفت ہو تو ایک کو علیحدہ کردین یا علیحدہ علیحدہ تعینات کردین ملازمون
کی مخالفت سے آقا کو سخت نقصان پہونچتا ہے اور زیادہ اتفاق بھی باہم
ملازمونکے ہونے دین ایسے اتفاق سے بھی آقا کو نقصان عظیم ہوتا ہے

جو عرصہ کے بعد ظاہر ہوتا ہے اکثر تو ظاہر ہوتا ہی نہین کسی ملازم سے طریق تمسخر جاری نکرین اور غیر مہذب جلسون مین شریک نکرین کوئی کھیل چوسر گنجفہ شطرنج وغیرہ ملازمون کے ساتھہ نہ کھیلین ملازمون سے سرگوشی نکرین بات بات پر زجر و توبیخ روا نرکھین ایک ملازم کو دوسرے ملازم کی شکایت کرنیکا عادی نکرین اور نہ ہر کہ و مہ کی شکایت سنین کیونکہ جب کسی ملازم پر آقاء کی مہربانی خاص پاتے ہین یا کام متعلقہ لیاقت و دیانت سے کرتا دیکھتے ہین تو خیر خواہی کے پردون مین اوس ملازم کی شکایت کرکے آقا کو برآشفتہ کرکے ملازم کو پایہ مرتبت سے گرانیکی کوشش کرتے ہین اور نہ ادنےٰ درجہ کے ملازم کی شکایت پر اعلی درجہ کے ملازم پر اوسکے سامنے لعن طعن کرین بلکہ تخلیہ مین سمجھا دین اور کبھی اپنے ملازمون کی شکایت دوسرون سے نکرین۔ اگر کسی ملازم کے برخاست کرنیکی ضرورت پیش آوے تو یک بیک برخاست نکرین بلکہ رفتہ رفتہ اوسکے متعلق کا کام سمجھکر اور تحویل لیکر جواب دین اور حسب عزت سے کہ اوسکو ملازم رکھا ہو اوسکی برخاستگی

تک قایم رکھین اوسمین کمی نکرین۔ اگر کسی ملازم سے کوئی کام نمایان ہو
تو اوسکا صلہ و انعام بخشنین تاکہ اوسکی ہمچشمون مین عزت ہو اور آیندہ کو اوسکی
اور دیگر ملازمونکی حوصلہ افزائی ہو اور اگر کوئی قصور عمداً سرزد ہو تو سزا دینے مین چشم پوشی
نکرین اور اگر کوئی قصور غلطی سے ہو تو ایک دو مرتبہ فہمایش پر اکتفا کرین بعدہٗ
تنبیہ مناسب عمل مین لاوین اور اگر کوئی ملازم دیرینہ یا خیرخواہ خیرخواہی کی پردہ مین
دلسوزی سے کوئی بات نظم و نسق کے بارہ مین ترش رو ہو کر بھی کہے تو
اوسکا برا نمانین بلکہ بغور اوسپر خیال کرین اکثر جاہل مطلق ایسے دیکھنے مین
آتے ہین کہ اگر ا نسے کوئی خیرخواہ پند و نصایح کی بات کہتا ہی تو اوسپر
غور کرنا و اصلاح کرنا درکنار بلکہ اوس بیچارے کو جان تک بچانی مشکل
ہو جاتی ہے اور حکم برخاستگی کا صادر ہو جاتا ہے یا گستاخ قرار دیا جاتا ہی
اور ہمیشہ معتوب رہتا ہے اور آقا کو چاہیئے کہ ملازمونکی ضرورتہاے غیر معمولی
شادی و غمی و بیماری وغیرہ مین بلحاظ اونکی قدامت و کارگذاری کے مرتبہ کے
اونکے ساتھ معاونت کرتے رہین اگر کوئی ملازم خیرخواہ یا دیرینہ مر جاوے

تو اوسکی بیوہ و اولاد کی پرورش کرین اگر کوئی لڑکا لایق کام کے ہو تو اوسکو
بشرط لیاقت اوسکے باپ کی جگہہ ورنہ دوسرے کام پر مقرر کرین -
ملازمت پیشہ کو چاہیئے کہ جب اوسکو نوکری کرنا ہو تو ایسے آقا کی تلاش
کر کے امیدواری کرے جو عورت نہو - نابالغ نہو - فاتر العقل نہو - نشہ باز
نہو اور کسی نشہ مین از خود رفتہ نہو جاتا ہو اور ہر وقت مخمور رہتا ہو - مستقل مزاج
ہو تلون مزاج نہو جو جلد جلد ملازمون کو مقرر و برخاست کرتا ہو - ملازمون کے
رکھنے کا عادی ہو یعنی ہمیشہ سے ملازم اوسکے یہان رہتے ہون متعصب
نہو - ملازمونکو بے توقیر نہ کرتا ہو سخی ہو یعنی تنگدل نہو - جہلا و اجلاف کا
اوسکے مزاج مین دخل نہو اور سفارش ایسے شخص کی لیجائے جو اوسکا دوست
ہو اور اوسکو وہ اچھا سمجھتا ہو اور جب مقرر ہو تو تنخواہ کو اپنے صرف و ضرورت
و لیاقت کے موافق کافی سمجھکر قبول کرے جب ملازم ہو جاوے تو جو
کام سپرد ہو اوسپر ابتداء سے انتہا تک نظر کر کے خوب سمجھکر شروع کرے
اور جو اوس کام مین پچھلے ملازمون کی غلطی ہون اونکی اصلاح کرے اور

آقا کو مطلع کر دے تاکہ اوسکے اظہار پر خود قصوروار نہ ٹھہرے اور جو آقا
حکم دے اوسمین عذر نکرے من وعن تعمیل کرے سرمو تفاوت نکرے۔ اگر
اگر آقا کے حکم دینے مین کوئی غلطی ہوئی ہو تو موقعہ سے اوسکا اظہار کر دی
اور ہمیشہ صدق دل سے آقا کا خیرخواہ رہے اور اپنے کار متعلقہ مین اپنی
حد اختیار سے زیادہ پیشقدمی نکرے۔ آقا کا راز دوسرے پر ظاہر نکرے
آقا کے معاملات کا تذکرہ کبھی اپنے گھر پر کسی عزیز و اقارب لڑکے تک سے
نکرے اگر آقا مین کوئی عیب ہو تو اوسکی شکایت دوسرون سے نکرے
بلکہ اوسکی اصلاح کسی حسن تدبیر سے کرے اگر آقا یا افسر ناخوش ہو جائے
تو بُرا نمانے بلکہ جس قصور پر ناخوش ہوا ہو اوسکی اصلاح کرے۔ اگر آقا
یا افسر کے رائے کسی معاملہ مین خلاف مصلحت ہو تو اوسکی فوراً تردید
نکرنی چاہیئے بلکہ اول تسلیم کرکے بعدہٗ کسی عمدہ تمہید سے روکنا چاہیئے
اگر آقا بےعلم اور جاہل بھی ہو تو بھی اوسکو حقارت کی نظر سے نہ دیکھنا چاہیئے
آقا یا افسر کی تھوڑی عنایت کا بہت شکریہ ادا کرنا چاہیئے اور آقا کی

مہربانیون پر کبھی نازان نہونا چاہیے اگر کوئی کام اپنے منصبی کام سے
زیادہ بہی کرے تو اوسکو بار بار آقا کے روبرو زبان پر نہ لانا چاہیئے پوشاک
یا سواری وغیرہ مین کبھی آقا یا افسر کی برابری نکرنا چاہیئے اور ملازمت کی
حالت مین تنخواہ اور حیثیت سے زیادہ مصارف نکرے جس سے آقا
اور عام لوگون کی نظر مین خاین و مرتشی قرار پاوے جب کسی ہم رتبہ ملازم
سے مخالفت ہوجاوے تو بہت ہوشیاری اور حفاظت سے کام کرنا چاہیے
اور اوسکو مار آستین سمجھنا چاہیئے اوسکی صلاح اور مشورہ پر مطمئن نہونا چاہیئے
اور آقا کے خدمتی ملازم اور ہم نشینون سے کبھی شکایت نہ کرنا چاہیئے اور
نہ اونکو مخالف بنانا چاہیئے کیونکہ وہ لوگ ہر وقت کے مصاحبت کی وجہہ
سے مزاجدان ہوتے ہین اور موقعہ پاکر بات کی بات مین آقا کو منغض
اور برآشفتہ کر دیتے ہین اور ایسے لوگون کی شکایت کا امرا پر اکثر اثر ہوجاتا
ہے اور اگر کسی ملازم ہمرتبہ کو آپ سے کچھہ نقصان پہونچا ہو یا اوسکے مرتبہ
مین تنزل کرایا ہو اور وہ طریق موافقت جاری کرے تو سمجھنا چاہیئے کہ یہہ

شخص دوستی کے پیرایہ مین سخت بدلا لیگا جب آقا دور سے کوئی بات
پوچھے تو سمجھکر اور قریب جاکر جواب دینا چاہیے ملازم کو چاہیے کہ کسی ملازم
کی بیجا شکایت کرکے یا نقصان پہونچا کے اپنی ترقی مرتبہ کی اُمید نکرے
بلکہ اپنی لیاقت آقا کے دل مین منقوش کرے اور اپنی محنت اور خیرخواہی
سے ترقی منصب مین سعی کرے اور کبھی آقا کے روبرو غیر ضروری اور فضول
بات نکرے اور کسی دوسرے ملازم سے مخالفت نکرے اور نہ زیادہ سلوک
اور موافقت کرے اور آقا کے حصہ داران اور شرکاء خانگی سے زیادہ
خلا ملا اور اتحاد نکرے اور نہ ہر وقت کی مصاحبت اونکے ساتھ رکھے اگر
خدانخواستہ اتفاق زمانہ سے آقا کسی مصیبت یا آفت مین مبتلا ہو جائے
تو علاوہ اوسکے دفعیہ کی کوشش کے جان و مال تک سے دریغ نکرے
اگر کوئی ایسی آفت ہو کہ ملازم کے گوارا کرنے سے آقا کی عزت یا جان
محفوظ رہ سکتی ہے تو ملازم کو قبول کرنا چاہیے اور آقا کو بچانا چاہیے کیونکہ
شرط نمک اور باعث نیکنامی دوامی متصور ہے اور ملازم کو آقا کے زمانہ کی

خدمتی ملازمہ سے کبھی بلا ضرورت بات چیت نکرنا چاہیئے اور اگر کوئی
بات پوچھے تو جواب ضروری و مختصر الفاظ مین دینا چاہیئے کبھی خندہ روی
یا تمسخر سے یا تخلیہ مین کوئی بات نہ کرنا چاہیئے - اپنے ماتحتونکی عیب چینی
اور بات بات پر شکایت نکرنا چاہیئے بلکہ ویسا ہی سلوک کرنا چاہیئے جیسا کہ
اپنے آقاء اور افسر سے خود امید رکھتا ہو اور کبھی آقاء کے ساتھ کسی کھیل
چوسر و گنجفہ و شطرنج وغیرہ یا تخلیہ کے جلسہ مین شریک نہونا چاہیئے اگر مجبوراً
ایسا موقعہ پیش آوے تو کسی حالت مین پاس ادب نہ چھوڑنا چاہیئے
آقاء کے روبرو کسی دوسرے سے سرگوشی نہ کرنا چاہیئے اور آقاء کے دشمن
کو اپنا دشمن اور دوست کو اپنا دوست جاننا چاہیئے - فی زمانہ جب احباب
سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے تو آقاء کو ملازم کا اور ملازم کو آقاء کا شاکی
پایا جاتا ہے اوسکا باعث یہہ ہی ہے کہ اکثر آقاء اور ملازم اصولونسے
واقف نہین ہوتے اور جب کسی رئیس کو ملازم رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے
تو بلا دیکھے بھالے لولا لنگڑا بد وضع بد طینت رذیل کمین کیسا ہی کیون نہو

ملازم رکھ لیتے ہین صرف وزہ سا مڈل پاس دیکھہ لیا یا تحصیلدار صاحب
کا رقعہ سفارشی آگیا اور نوکر رکھہ لیا اب شرافت و دلالت کے دیکھنے
کی کوئی ضرورت ہی نہین فوراً ہی اختیارات بھی دیدیئے اب کیا تھا تھوڑے
دن تک تو ملازم صاحب نے چکنی چپڑی باتین کرین کسیکی چغلی کھائی
کسیکو برخاست کرایا۔ آقا صاحب کو مہربان کرلیا بس چپکے پوبارہ سیدھے
ہوگئے خوب ہاتھہ مارنے شروع کئے اگر کسی نے پوچھا تو تحصیلدار
صاحب کے سالہ بن گئے اگر آقا نے کچھہ نگرانی کا ارادہ کیا تو تحصیلدار
صاحب سے اُلٹی سیدھی لگائی جھٹ مالگذاری کا تقاضا آگیا دو چار
مقدمہ خارج کرادیئے اب آقا صاحب ہی دُم دبائے ہوئے ہین اور
اسکے منتظر ہین کہ کب تحصیلدار صاحب تبدیل ہون اور ملازم صاحب کو
برخاست کرین یہہ تو ظاہر ہے کہ حمایتی گدہا عراقی کے لات مارتا ہے
اب آقا صاحب سخت تشویش مین ہین سانپ چھچھوندر کی حالت درپیش ہے
جب تحصیلدار صاحب تبدیل ہوئے تو یہہ خیال پیش ہے کہ اگر فوراً برخاست

کرتے ہین تو ریاست کو بٹہ لگیگا دوسرے حاکمون کو خیال ہوگا کہ تحصیلدار
صاحب کے تبدیل ہونے ہی برخاست کر دیا چند سے اور ایام گذاری
کی۔ جب تک جو کسر باقی تہی پوری ہو گئی اور ملازم صاحب بہی باثروت
بنگئے جب برخاستگی کی نوبت آئی موتیہو پیرتاؤ دیکر علیحدہ ہوئے زیادہ
خیر اندیش ہوئے تو آقا کے مخالفون سے جہوٹے سچے مقدمہ دایر
کرا دیئے آپ پیروکار بنگئے۔ ملازمت پیشیون کی یہہ حالت کہ جب نوکری
کی تلاش ہوئی تو کسی رئیس کے یہان جا کر بلا سوچے سمجہے ملازمت کر لی
جب ملازم ہو گئے تب معلوم ہوا کہ یہہ تو اندہی سرکار ہے شریف آدمی کا کام
نہین رنڈی بہڑوے دہنئے جولاہے نائی قصائی مصاحب ہین تنخواہ کسیکی
ملتی ہی نہین آقا صاحب ہر وقت مخمور و خود رفتہ رہتے ہین کوئی بہلائی کی بات
سنتے ہی نہین کسی وقت کام کی بات کا چرچا ہی نہین اگر کوئی مصاحب کسی
اہلکار سے ناخوش ہو تو تانت باندہی جائے یا کہٹلہ اُسترے سے سر
مونڈا جائے بس اب ملازم صاحب کو آن ہنسی کا معاملہ پیش آگیا مجبور ہین

اگر غور اً چھوڑتے ہین تو بدنامی کا خیال ہوتا ہے ہر شخص یہہ کہیگا کہ یہہ کہین
نبھتا ہی نہین تنگ آمد بسخت آمد سمجھکر اگر اپنے وضع و شرافت کو چھوڑ کر
ملازمت کرلی ہوئی تو ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد۔ آپ بھی اونہین
ارکان مین ملگئے اور جب تک موقعہ ملا لوٹا کہایا حصہ لیا اور اگر باوضع ہوئے
تو دُم دبائی وقت کاٹتے رہے کسی سے سروکار نہ رکہا ٹکڑے کہاتے
دن بہلائے۔ کپڑے پہنے گہر کو آئے۔ کچھ عرصہ بعد گہر کا رستہ لیا۔
جب آقا اور ملازم ایسی بے احتیاطی کا کام مین لائین تو کیون نہ ضرور
شکایت ہوگی اور انجام دونون کیلئے نتیجہ نیک نہ نکلیگا۔ کسی رئیس کو
حاکم وقت کا سفارشی ملازم کبہی رکہنا ہی نہ چاہئیے اور اگر رکہا جاسکے تو
بیگانہ سے اختیارات کام مین نہ دیئے جاوین کیونکہ حکام کے پاس اکثر
خوشامدی زیادہ حاضرباش ہوا کرتے ہین اور وہ اونکی نظرون سے بلا تجربہ
اور واقفیت ذاتی کے سفارش کر دیتے ہین کہ اچہا نوکر ہے لیکن ہر سفارشی
ملازم اچہا ہی نہین البتہ اگر کسی دوست احباب کی سفارش ہو تو مضائقہ

نہین ہے بلکہ جو ملازم کہ خود امیدواری کرے اور غیر جگہہ کا رہنے والا ہو
اچھا نکلتا ہے بہت سی باتون کی جانچ صورت شباہت وضع قطع سے
ہو جاتی ہے اور زیادہ اطمینان دیگر وسایل معتبر سے ہو سکتا ہے ۔ اگرچہ
فی زمانہ ضمانت تحریری کا قاعدہ رائج ہے لیکن بدطینت ملازم کے لئے
کوئی تعداد ضمانت کی کافی نہین ہو سکتی اور ضمانت اوسی حد تک کارآمد ہو سکتی
ہے جو صریحًا تغلب کرے سو ایسا تغلب کوئی جاہل مطلق بھی نہین کر سکتا
اگر کرتا ہے تو فورًا گرفتار ہو جاتا ہے بلکہ اور بہت سے موقعہ باہم آقا اور
ملازم کے ایسے پیش آتے رہتے ہین کہ اونکی وجہ سے ملازم پر زیادہ اعتبار
کرنا پڑتا ہے اگر ایسا نہ کیا جاوے تو دنیا کا کوئی کام نہین چل سکتا ۔
بدطینت ملازم بڑی بڑی خیرخواہی کے پردون مین آقا کو اعتبار پیدا کرکے ہو کر دیکر
سخت نقصانات پہونچاتے ہین اور ملازم کو چاہیے کہ ابتدا آقا کے حالات
اور ریاست کے دستور بخوبی در پردہ معلوم کرے تب ملازمت کرے ورنہ
لامحالہ اوسکو جلد اور بدنامی کے ساتھ چھوڑنا پڑیگا اگر آقا اور ملازم دونون

ایک دوسرے کی حالت کو پہلے سے بخوبی غور کرینگے تو کبھی ایک
دوسرے کو علیحدگی کی ضرورت نہوگی اور ملازم کو آقا کبھی برخاست نہین
نہین کرتا ہے بلکہ ملازم خود چھوڑتا ہے البتہ جب آقا مفلس ہو جاوے
اور ملازم رکھنے کی ضرورت نرہے تب سمجھنا چاہیئے کہ آقا نے برخاست
کیا ہے اور جب اوسکو ضرورت ملازم رکھنے کی باقی ہے اور اوسکی بجاے
دوسرا ملازم رکھیگا تو بلاشبہہ قصور نوکر کا ہے اور کوئی بات خلاف طبیعت
آقا کے ضرور پیش آئی ہے ہر حالت پر ملازم کا فرض ہے کہ آقا کی رضاجوئی
پر کمر بستہ رہے اور کوئی بات خلاف مزاج آقا سر نکرے اور حاضر و غائب
صدق دل سے مطیع و فرمانبردار رہے۔

فصل دوازدہم زمینداری کے فواید و طریقہ کا بیان

زمانہ سلاطین ماضیہ مین زمینداری کی کچھ قدر و منزلت نتھی اور نہ ہر شخص
کا کام زمینداری کرنیکا تھا بلکہ جو لوگ دلاور اور بہادر ہوتے تھے وہ ہی
زمینداری قبول کرتے تھے اور اسی سبب سے اقوام ٹھاکر و راجپوت و

گوجر وجاٹ وپٹھان ومغل مین زمینداری پیشہ ہوئی اور ابتک بہی اون
خاندانون مین اوسی سلسلہ سے زمینداری وریاست چلی جاتی ہے
بلکہ وہ زمانہ یہانتک بدامنی کا تہا کہ جسنے سو دو سو آدمی اپنے حامی کر لئے
اور دس بیس آدمی خاندانی یکدل ہو گئے قرب وجوار کے لوگون کی زمینداری
پر زبردستی قبضہ کر لیا اور رئیس بن بیٹھے۔ دیگر اقوام مین بہی جن لوگون کا
خاندان یکدل وقوی ہوا یا کسی وابشاہی کی حمایت مل گئی تو اونہون
نے بہی زمینداری پیشہ اختیار کیا مگر غیر اقوام کے لوگ بہی جو باقوت و
زمینداری پیشہ ہوتے تہے اونکو بہی بادشاہ کے یہان سے خطاب خان
یا ٹہاکر کا ملجاتا تہا جو ابتک اکثر اقوام مین پایا جاتا ہے۔ اس سے یہہ
مفہوم ہوتا ہے کہ درحقیقت یہہ پیشہ ایسی بہادر قومونہی مخصوص تہا اب
حسن انتظام گورنمنٹ انگلشیہ کی بدولت وہ زمانہ ہے کہ ہر شخص کی دماغ
مین بوے زمینداری سمائی ہوئی ہے جہان کسی تجارت پیشہ وودکاندار کو
ہزار دو ہزار روپیہ نفع مین ملگیا یا کسی ملازمت پیشہ نے کچھہ سرمایہ جمع کر لیا

بس زمینداری کی تلاش ہونے لگی ہر مہینے نیلام مین جانے لگو دو چار
دلالون سے بہی گہر دیکہہ لیا آخر کہین نہ کہین دو چار بسوہ ہاتہہ آ گئے اب
بوئے ریاست دماغ مین سمائی حکامون سے بہی ملنے کا شوق ہونے لگا
فی زمانہ زمینداری سے یہہ تو ضرور لطف ہے کہ چاہے جس حاکم کے
پاس چلے جائیے مل آئیے اگر اردلی والون کی کچہہ خاطر کی تو کرسی ملنی
مین شبہہ ہی نہین عزت بڑہانا تو اردلی والون کے ہاتہہ مین ہوتا ہے ۔
جہان انعام سے لیا فوراً اطلاع کردی کہ رئیس صاحب سلام کے لئے
حاضر ہین پہلے حکامون مین بہی اونکو کرسی ملتی تہی بس فوراً بلائے گئے
خاطر سے بہلائے گئے ۔ کمرہ سے نکلتے ہی چہرہ باغ باغ معلوم ہونے لگا
کرسی پر کیا بیٹہہ آئے گویا معراج کر آئے ۔ دو چار روپیہ کے نارنگی انار سنگترہ
سنگترہ بادام پستہ چلغوزہ مصری کے کوزے لیکر بڑے دن کو ڈالی بہی
دے آئے اب ہم چشمون مین باتین بنانے لگے غریب غربا کو بہی ڈانٹنے لگے
اور کہنے لگے مجہکو نہین جانتا ہے مین حاکم پرگنہ کا دوست ہون ۔ آج مجہکو

وہ اختیار ہے جسکی شکایت کر دون چہہ مہینہ کی قید کرا دون بس حضوری
کے کُتّے بنگئے ایک دو ہتیار کا لیسنس بھی حاصل کرلیا - آمدنی کی
افزایش تو بند ہوئی خرچ بڑہنے لگے - زمینداری تو وہی ڈہاک کے
تین پات اولوالعزمی کا ٹہکانا نہین اگر کسی برات کا نیوتہ آگیا تو پہلے
سے سامان ہونے لگا گویا انھین کی شادی ہے کسی کا گہوڑا
مانگ لیا زرق برق کی پوشاک بنالی پیچدار پگڑی باندہ اوسپر
سوار ہوئے - کوئی گانون کا کاشتکار پکڑلیا اوسکو بندوق تلوار
بند ہوادی دو ایک نائی کہار پکڑ لئے کسی نے حقہ لیا کسی نے
لوٹہ ڈور رکہا ایک آدہ بہنگی لیلیا دو چار بہت کہوٹے اردلی مین ہوئے
جب کسی گانون کے قریب پہونچے تو رہوار کو شاہ گام اوڑانا شروع
کیا ہمراہی ساتہہ بہاگنے لگے - گانون مین پہونچتے ہی دو چار
بہت پہٹ بندوق کی آوازین کروین گانون والون نے سمجہا کہ
ڈاکہ آگیا لڑکون نے ٹیسوراے کا کہیل خیال کیا - جب برات مین

پہونچے تو کسی سے لڑے کسی سے جھگڑا کیا کوئی مناتا ہے کوئی
خوشامد کرتا ہے مزاج عرش معلی پر پہونچا بس گھر کو آئے اور لنترانی ہانکنے لگے
جیون تیون کرکے اپنی زندگی تک تو نبھایا مگر انتقال کے بعد اولاد
مین تقسیم ہوئی۔ تھوڑی تھوڑی زمین حصے مین آگئی اب نہ تو وہ اس قابل ہے
کہ ذریعہ معاش ہی ہو اور نہ طبیعت گوارا کرتی ہے کہ مزہ دار حکومت کو
چھوڑکر دوسرے پیشہ کی طرف توجہ کرین اگر نوکری کرین تو ہرے بھرے
بوٹون کا مزہ زبان سے نہین بھولتا آخر اوس زمینداری کی بدولت
سارے خاندان پر افلاس چھا جاتا ہے اور جو طرح طرح کے جھگڑون
اور عدالت بازی سے کام پڑتا ہے وہ تو عام پر ظاہر ہے اگر کاشتکار
باہم متفق ہو جاوین تو ترقی بیجا کی نالش کرنا اور اوسکا ثابت کر دینا
اونکے اختیار مین ہے اگر زمیندار روپیہ لگان کا سختی سے مانگے تو فوراً
حبس بیجا کا جرم رکھا ہوا ہے اگر غلہ اوٹھا لیجائین او خوشی سے ندین
تو بقایا لگان کی نالش کرتے پھر دو سال آئندہ تک وصول کی نوبت

پہونچی جب تک سرکاری مالگذاری مین قلع قمع ہوجاوے لعنت ہے
ایسی زمینداری پر - درحقیقت زمینداری کرنا فی زمانہ تو اون رئیسون کا
کام ہے جو بہمہ وجوہ منتظم ہین اور مصرف او مُسرف نہین ہین اور خرچ سے
آمدنی زیادہ ہے یا اونکا کام ہے جو اپنا مسکن دیہہ زمینداری مین رکھکر
پیشہ زراعت اپنا ذریعہ معاش بناتے ہین تہوڑی زمینداری خرید کرنے
سے کوئی فائدہ نہین ہوسکتا اور اگر مورث کے ترکہ مین ہاتہہ آئے اور
وہ قابل گذر کافی نہو تو اوسکو فروخت کرو ے یا دوسرے شخص کو ٹہیکہ
پر دیدے اور آپ دوسرے پیشہ کی طرف متوجہ ہو - البتہ جن لوگون
کا مسکن گانون مین ہے اوسکو اس سے گریز نہین ہوسکتا - ایسے
لوگون کو زمینداری کا بہی ہاتہہ آنا مفید ہوتا ہے ایسے اشخاص جو دیہات
مین قدیم سے سکونت رکہتے ہون اگر روپیہ ہو اور زمینداری خاص موضع
مسکونہ یا قرب وجوار کی فروخت ہوتی ہو تو ضرور خرید کرین - لیکن اوس
تعداد کی خرید نکرین جو قرضہ لینے کی ضرورت پڑے یا سرمایہ نقد بالکل جاتا رہے

جب زمینداری خرید کرین یا موروثی ترکہ مین ہاتھہ آئے تو چاہیئے کہ ریاست مزاجی کو کام مین نہ لائین کوئی کارندہ مقرر نکرین کل کام تحصیل وصول روپیہ کا اپنے ہاتھہ سے کرین اور جب روپیہ وصول کرین فوراً رسید اوسکی کاشتکاران کو دیدین بعض زمیندار کاشتکارونکو رسید کا ندینا داب زمینداری خیال کرتے ہین حالانکہ وہ اس فعل سے کاشتکارونکی نظرون مین بے ایمان اور حقیر خیال کئے جاتے ہین اور حساب صحیح اور صاف مرتب رکہین جو روپیہ آوے فوراً درج کاغذات کرلیا کرین۔ آمدنی کا وصول ایک ہی شخص کے ہاتھہ مین ہو بہتر ہو کہ رشتہ داران و ملازمان جو چاہین وصول کرین اور کاغذات جمعبندی و خسرہ و کہتونی و اصل باقی وغیرہ اپنے پاس مرتب رکہین پٹواری کے کاغذات کے محتاج نہین اور پٹواریان کو تحصیل وصول مین مداخلت نہ دین اور نہ پٹواریان کی اقوال وافعال پر مطمئن ہون کیونکہ اس فرقہ مین راستبازی نادر ہی نکلتی ہی او آمدنی اوقات و اقساط معینہ پر ایک وقت مین وصول کرین متفرق

تحصیل وصول کا قاعدہ نرکہین اور فصل ایستادہ پر اپنی مطالبہ اور پیداوار کا
اندازہ کرلین اور جو کاشتکار بدنیت و مفلس نہون اونکا انتظام حسب طریقہ
مروجہ وہیہ کے پہلے سے کرلین یا کسی معتبر کاشتکار کی ضمانت لیلین
اور جو کاشتکاران کہ غلہ فروخت کرکے روپیہ ادا کرتے ہون اونکا غلہ
خود ہی خرید کرلین اور موقعہا ء مناسب پر فروخت کرو ین اور جو روپیہ آوی
اوسکو ایک جگہہ جمع کرتے جاوین پہلے سرکاری مالگذاری کا روپیہ
ادا کرین اوسکے بعد جو بچے وہ دوسرے صرف مین لاوین۔ سرکاری
روپیہ وقت سے پہلے اور بلا طلب ادا کرین کیونکہ سرکاری روپیہ
ہر حالت مین دینا ہوتا ہے اگر بدیر دیا جاتا ہے تو طرح طرح کی دقت اور
اہلکاران تحصیل وصول کنندگان کی وجہہ سے سختی اور زیرباری ہوتی ہے
کاشتکاران سے اختتام فصل ربیع و سال پر کل مطالبہ بیباق کرلین اور کبھی
مطالبہ مقررہ سے زیادہ یا بچا لینا روا نرکہین اگر اختتام سال پر روپیہ
کاشتکاران کے ذمہ باقی رہے تو جس کاشتکار نے بوجہہ سقم پیداوار

روپیہ ادا نہین کیا ہے تو تحقیق کرین کہ کس وجہ سے پیداوار کم ہوا ہے
اگر آلات کشاورزی نادرست ہین تو اونکی نادرستی ہین آیندہ امداد دینا
چاہیئے۔ اگر زمین زیادہ ہے اور بوجہہ زیادہ ہونیکے درست نہین ہوسکتی
تو جسقدر زیادہ ہو وہ دیگر کاشتکاران کو بطور ذیلی اوٹھوا دیجاوے یا
استعفا لے لیا جاوے اگر زمین خراب قسم ہے تو کھات مناسب
سے اوسکو درست کرایا جاوے اگر کاشتکار کم محنتی ہو تو دوسرا شخص
اوسکے شریک کردیا جاوے اور جو روپیہ باقی ہوا اوسکو سبیل مناسب سے
آیندہ وصول کیا جاوے اگر کاشتکار بدنیت ہوا اور باوجود پیداوار کے
لگان ادا نہین کیا تو اوسپر تدارکات ضابطہ عمل مین لاوین اور آراضی
کاشت سے بیدخل کردین اور بوقت شروع سال آیندہ یعنی ماہ اسارڑہ
مین جب کاشت شروع ہو تو جو آراضی کاشتکاران کو دینے کیلئے ہو اوسکو
ایسے کاشتکاران کو دین جنکے آلات کشاورزی درست ہون مویشی
زیادہ رکھتے ہون کنبہ دار ہون اقوام زراعت پیشہ ہون بدمعاش

بدچلن جھگڑالو مفسد زوردہ بدنیت نہون اور عام باشندگان وجہہ سے مخالفت
نرکھتے ہون اور وقت آراضی دینے کے پٹہ وقبولیت کی باضابطہ
تکمیل کرالین۔ چونکہ زمیندار کاشتکاران کا افسر ہوتا ہے اور کاشتکاران
کا ذریعہ معاش کاشت ہوتا ہے پس زمیندار کو بلحاظ افسری سلسلہ
کاشت بہی عام کاشتکارون سے زیادہ اور مستحکم کرنا چاہیئے جو
زمیندار دیہات کی بود وباش پر کاشت نہین کرتے اونکو ہمیشہ عُسرت کا
سامنا رہتا ہے اور عام کاشتکاران کی پیداوار کی حالت اور اقسام
زمین کی نوعیت وافزایش پیداوار کے طریقہ نہین جان سکتے اور بے شغلی
کی وجہہ سے مفسدہ پرواز ہوجاتے ہین اسلیئے کاشت ضرور کرنا
چاہیئے جو آراضی کاشت کیلیئے تجویز کیجاوے وہ ایک ہی جگہہ ہو کیونکہ
یکجائے آراضی ہونے سے حفاظت کاشت کی عمدہ طور پر ہوسکتی ہی
اور اگر ممکن ہو تو آبادی سے قریب ہونی چاہیئے آراضی مذکورہ مین ذریعہ
آبپاشی مقدم دیکہنا چاہیئے اگر ممکن ہو تو چاہ پختہ ورنہ خام ایسا ہونا چاہیئے

کہ جو اوس قطعہ کاشت کی آبپاشی کیلئے کافی ہو اور ایسی جگہہ بنانا چاہیے
جو سب جگہہ پانی جا سکے جو زراعت محض بارانی بہروسے پر ہوتی ہے
وہ آفات خشکی قحط وغیرہ مین بڑا نقصان پہونچاتی ہے کہیتونکی مینڈ
اونچی بنواوین تاکہ پانی باہر نہ نکلے۔ اگر کہیت کا پانی برسات مین باہر
جاتا ہے تو اوسکے ساتھہ مین جو کہات اوپر سطح زمین کے ہوتا ہے
اور قوت جوہریہ زمین کی جاتی رہتی ہے اکثر غلہ اس قسم کے ہوتے ہین
جنکی پیداوار سے قوت زمین کی کم ہو جاتی ہے مثل جوار وغیرہ اور بعض
چیزین ایسی ہین جن سے قوت زمین کی بڑہ جاتی ہے مثل نیل و نیشکر
وغیرہ۔ چنانچہ کاشت کرنے مین ان امور کا زیادہ خیال رکہین اگر ایک
سال مین ایسی جنس بوئی جاوے جو حیثیت آراضی کو کم کرتی ہے تو
دوسری سال اوس آراضی مین جو اجناس قوت آراضی بڑہانیوالی ہون
کاشت کرین اور زیادہ تر اون اجناس کی کاشت کراوین جو گران بہا
ہون اور نیز جو چیزین کہ صرف خانگی کیلئے مطلوب ہوتی ہین اور کاشت

کرنے سے پیدا ہوسکتی ہوں مثل ترکاری ہر قسم اور سونف و زیرہ و دھنیا اجوائن
وغیرہ کاشت کرائیں اور اجناس غیر ملک کی اور نئی نئی چیزوں کی کاشت
کرانا زیادہ فائدہ دیتا ہے بشرطیکہ زمین موافقت کرے اور مویشی شیردار
مثل گاؤمیش و مادہ گاوان کے اکثر رکھیں اونکے رکھنے سے اول تو
شیر و شیرات اور روغن زرد کی ضرورت رفع ہو جاتی ہے اور یہہ بہترین اغذیہ
و نعمت میں داخل ہیں دوسرے روغن زرد کی فروخت سے بھی فائدہ
ممکن ہے تیسرے اونکے بچے مفت میں پرورش پاکر لایق کام زراعت
و فروخت کے ہو جاتے ہیں چوتھے اونکے پس افگندہ یعنی گوبر و پس خوردہ
کی کھات سے زمین کو بڑی قوت حاصل ہوتی ہے غور کرنے سے
معلوم ہوسکتا ہے کہ جن کاشتکاران کے یہان مویشی زیادہ ہیں اونکی
کاشت میں پیداوار کتنا اعلی درجہ کا ہوتا ہے اور اس سلسلہ زراعت
کے ساتھہ اگر گھوڑا رکھنا چاہیں تو مادیان بچہ کش خرید کرکے رکھیں اور
اونکی پرورش کے لئے ربیع کی فصل کے ساتھہ غلہ چنے کی کاشت کرادیں

اوسکا تخم دانہ کا کام دیتا ہے اور گھوڑون کو بہت مقوی اور طاقت بخش ہوتا ہے
اور اوسکا لانک بجاے گھاس کے استعمال ہوتا ہے اور جسقدر آراضی
مین چاہ کے قریب لوسن گھاس جسکو رزقہ بھی کہتے ہین اوسکی تخم ریزی کرا دینا
ایک گھوڑی کی پرورش کو ایک بسوہ پختہ کافی ہوتی ہے طریقہ یہ ہے کہ
دس بسوہ کے پندرہ کیاری بنا دیجاوین اور ہر ایک مین بادہ کمنوا
تخم گھاس مذکور بو دیا جاوے ایک کیاری کی گھاس ہر روز کاٹ لیا کرین
اسی طرح پندرہ روز مین کل کیاریون کی گھاس کٹ جاویگی اور جو کیاری کہ
اول روز کاٹی تھی اوسکی گھاس کاٹنے قابل ہو جاویگی پھر وہی سلسلہ کرو
اور ہفتہ وار پانی لگاتا رہے یہہ گھاس اگرچہ تین چار برس تک قائم
رہتی ہے مگر دو برس تک عمدہ رہتی ہے اور ماہواران سے جو بچے پیدا
ہون اونکو پرورش کرکے فروخت کر دیا کرے ۔ اضلاع بلند شہر وغیرہ مین
اس طریقہ کے بدولت کاشتکار نہایت امیر ہو گئے اور نہایت خوشحال ہین
اور قطعہ کاشت کے چہار طرف درختان ببول و شیشم وغیرہ لگا دیتے

دس برس مین رقم کثیر ہو جاتی ہے اور کچھ حصہ مین درخت آنبہ وغیرہ پہلدار بطور باغ کے لگا دیئے جاوین اور جو آراضی ناہموار یا بنجر و ناقابل کاشت ہو اوس مین درختان مثمرہ وغیر مثمرہ جو قسم زمین کے موافق ہون بکثرت نصب کرین کیونکہ درختان کے ہونے سے اول تو فائدہ لکڑی کا ہوتا ہے دویم وہ آراضی بہی کچھہ عرصہ کے بعد قابل کاشت ہو جاتی ہے اسکے علاوہ جہان درخت زیادہ ہوتے ہین وہان سیرابی رہتی ہے اور بارش بہی زیادہ ہوتی ہے اور ملازمان کاشت محنتی و دیانتدار تلاش کرکے رکہین لیکن اونکی دیانتداری پر مطمئن نہون بلکہ خود نگران رہین نگرانی کیلئے دو وقت بہت ضروری ہین ایک تخم ریزی کا وقت دوسرا اور دو طیاری غلہ کا۔ اگرچہ ہر کام مین نگرانی درکار ہے مگر ان مواقع کی غفلت سے نقصان عظیم ہو جاتا ہے۔ نگرانی اسکا نام نہین ہے کہ ہر وقت موجود رہین بلکہ دہو کہ دیکر اوقات غیر معمولی پر جاکر دیکہین اور ہر چیز کا اندازہ کرکے نگاہ مین رکہین اور جو غلہ کا پیداوار ہو اوسکو آیندہ فصل تک فروخت نکرین۔ جب

دوسری فصل کے غلہ کی آمد قریب ہو اور نرخ گران ہو فروخت کرین اور
مویشیون کے لئے چارہ اور بھوسہ کا انتظام ایک سال کے لئے
مہیا کرین اور زمیندار پر فرض ہے کہ کاشتکاران کے ساتھ وقت وصول
روپیہ کے مروت کرے ایسا کام مین خلل اوس پر جو دل روپیہ نہ ہونا ہو اور
روپیہ باقی رہنے سے زمیندار کو نقصان سے علاوہ کاشتکار بھی برباد ہو جاتا
ہین اور جب مطالبہ زیادہ ہو جاتا ہے تو خواہ مخواہ بے ایمانی و بدنیتی
شعار کرنا پڑتا ہے زمیندار کو روپیہ باقی رکھنا گویا کاشتکار کا تباہ کرنا ہے
نتیجہ دیگر اوقات مین اتفاق مناسب کا [illegible] کمین شادی و غمی مین
شریک ہون و معاونت کرین اور اپنی رعایا کی شرم و آبرو کی نگاہداشت
مثل اپنی آبرو کے کرین اور انکی اولاد کی تعلیم و تربیت و فلاح [illegible]
[illegible] ساعی ہون اور [illegible] اوسکے [illegible] سے [illegible] کرین اگر [illegible]
ہو جاوے تو اوسکا تصفیہ کرا دین اگر کسی [illegible] کو کوئی [illegible]
ہو تو اوسکے معاونت کرین بلکہ اوسکے اخراج کی کوشش کرین اور

دوسرا کوئی معاونت کرے تو اوسکو بھی تنبیہ کرین ہرگوشی کی عادت
نکرین ورنہ حاسد پیدا ہو جاتے ہین حالت غصہ مین فحش الفاظ مثل
گالی کے زبان سے نہ نکالین گالی کا صدمہ اکثر لوگون پر بار پیٹ سے
بھی زیادہ ہوتا ہے اور جان تک دینے کو آمادہ ہو جاتے ہین اور جو
کسی سے وعدہ کرین اوسکو پورا کرین اور اپنی بات کو نقش کالحجر سمجھین
اور وقت بیوقت تنہا اور بلاضرورت اشد کسی کے مکان پر نجاوین اگر کسی
کاشتکار یا رعایا سے کسی معاملہ مین ناخوشی کی نوبت پہونچے اور پھر طے
ہو جاوے تو دوبارہ گفتگو مین بھی اوسکا تذکرہ نکرین نہ خیال مین لاوین
اور آفات ارضی و سماوی مثل خشکی و شدت باران و ژالہ زدگی و بارش و ملخ خوری وغیرہ
سے تباہی ہو اسطرح پر فصل تلف ہو جاوے اور سبب دین اور ہر قسم کے آلات و
مویشی مین رعایا کی مدد کرین اور مقدمہ بازی شعار نکرین بلکہ جہانتک
ممکن ہو رعایا کے مقابلہ مین عدالت بازی سے درگذر کرین اگر کوئی موقعہ
پیش آجاوے تو باہمی تصفیہ کرلین کاشتکار کو موقعہ جوابدہی کا دین

اگر کوئی کاشتکار مجبور ہو کر عدالت تک پہونچ جاتا ہے تو عدالت کے گتے
اوسکو بہونکنا سکہا دیتے ہین - اور پہر وہ کاٹنے کا عادی ہو جاتا ہے اگر
کسی جوابدہی یا عذرداری مین کامیاب ہو گیا تو گانون مین لال گرو بن جاتا ہے
اور دیگر کاشتکارون کو ورغلاتا ہے اور تہانہ و پولیس کے اہلکارون
سے بنا ر دوستی مستحکم نکرین - زمیندار کا اہلیان پولیس سے دوستی پیدا
کرنا گویا بکری کا خود بخود بہیڑیئے کے پاس جانا ہے البتہ حسب مراعات
قوانین مجریہ وقت جسقدر رابطہ [illegible] مطلوب ہو قایم رکہنا چاہیئے اوس
سے متجاوز نہونا چاہیئے اور موضع مین جو ساہوکار اور معزز اشخاص آباد ہون
اونکی عزت افزائی کرین اور کبہی اونکے بگاڑنے اور نکالنے کی کوشش
نکرین کیونکہ جس گانون مین کوئی معزز یا ساہوکار آباد ہوتا ہے اوس سے
رعایا و زمیندار کو بڑے بڑے مشکلات مین امداد ملتی ہے اور اوس موضع
کی بڑی وقعت ہوتی ہے ادنیٰ درجہ کے زمیندار انکو زراعت ہی ذریعہ
معاش بنانا چاہیئے اور جائداد کی اعانی اصراف غیر معمولی شادی و تقریب

وغیرہ کے لئے مخصوص رکھنا چاہیئے اور اسقدر سرمایہ نقد و غلہ ضرور رکھین
جو ایک سال کے اصراف کیلئے کافی ہو اور کچھ سلسلہ واوستد و تجارت
غلہ کا بھی رکھین ۔ فی زمانہ تھوڑی زمینداری کی آمدنی مدد معاش کو کافی نہین
ہو سکتی بلکہ یہہ فائدہ بہت زیادہ ہے کہ اوسکی وجہ سے چھوٹی تجارت
و داد و ستد و زراعت کو کافی امداد ملتی ہے جو ادنی درجہ کے زمیندار محض
زمینداری کو ہی ذریعہ معاش بنا لیتے ہین وہ انجام کو سخت دشواریون مین
مبتلا ہو جاتے ہین اور یہہ طریقہ اگرچہ چھوٹی زمینداروں پر مخصوص ہے لیکن
بڑے زمینداروں کو بھی اس کی پابندی عظیم فائدہ بخش ہوگی اور رؤسا
کے کارندون کو بھی ان قواعد مین سے اخذ کرکے کاربند ہونا ضروری ہے
اور رئیسون کو کارندہ انتظام دیہات کے لئے انہین صفات کا تلاش
کرکے رکھنا چاہیئے اور اوسکے اختیارات اسقدر محدود ہونی چاہئین جو
ان انتظامات کو کام مین لا سکے ۔ دیہات کی بود و باش مین اگر بذریعہ
زمینداری ہو تو کچھ کمنا ہی نہین و نیز بذریعہ تجارت و زراعت کے بھی ہر طرح

فائدہ مند ہے لیکن جن مواضعات مین کہ کوئی خاص قوم رذیل وجاہل
سر برآوردہ ہوتے ہین یا چند زمیندار ہوتے ہین یا ٹھیکہ دار خود پسند و بدچلن
یا متعصب ہوتا ہے یا گانو مین کوئی بزرگ شخص سر برآوردہ نہین ہوتا یا قریب
کے دیہات مین اقوام جرائم پیشہ آباد ہوتے ہین یا [illegible]
و ناخدا ترس آ جاتے ہین تو شریف کو رہنا مشکل ہو جاتا ہے بلکہ گانو چھوڑنا
پڑتا ہے اگر گانو کی سکونت اختیار کرے تو جس [illegible]
لوگ رہتے ہین [illegible] زمیندار بدچلن اور متعصب خود غرض [illegible]
مراتب ہو کوئی خاص قوم رذیل سر برآوردہ نہو گانو مین زیادہ [illegible]
شعار نہو کوئی طبیب بھی خاص گانو یا قریب مین ہو [illegible]
چاہئے اور ان سب باتون کے علاوہ یہ بات کہ حکومت مین شہر [illegible] کے
لئے یہ بڑا بھاری نقص ہے کہ اولاد کی تعلیم و تربیت درست و باقاعدہ
نہین ہوتی اور گانون کی پیدائش اور وہان کے لڑکون کے ساتھ
کھیلنے اور ہر وقت کی نشست و برخاست کی وجہ سے خو بو اور [illegible]

لوگون کے سرایت کرجاتی ہے جسکی وجہہ سے دو ایک سال کے بعد
جاہل و گنوار کہلانے لگتے ہین بلکہ بعض اقوام تو شرافت قومی سے جاتے
رہتے ہین اور ہم قوم حقارت کی نظر سے دیکھنے لگتے ہین دیہات کی
سکونت جن شرفاء کو لازمی ہو تو ضرور ہے کہ پانچ چھہ برس کی عمر کے بعد
لڑکون کو کسی عزیز یگانہ کے پاس یا کوئی انتظام خاص کر کے شہر مین تعلیم
کے لیے بہیجدین اور انتہائے تعلیم تک وہین رہنے دین لیکن نگرانی اونکی
حسب قواعد تعلیم باحسن ترین وجوہ عمل مین لاوین -

فصل سیزدہم در بیان آداب انتظام ریاست

ریاست غیر مترقب اور خداداد چیز ہے اسکا حصول محض کوشش و تدبیر
پر موقوف نہین ہے جو لوگ رئیس ہین اونکے پاس اکثر تو ریاست
متروکہ موروثی ہے یا گورنمنٹ عالیہ سے بجلدوی کسی خیر خواہی یا کارنمایان
کے عطا ہوئی ہے شاذونادر ایسے ہین کہ جنہون نے اس زمانہ مین کسی
کسب تجارت وغیرہ کے فائدہ سے حاصل کی ہو - دولتمند اکثر ہوتے ہین

لیکن ریاست کا پیدا کرنا امر محال ہے۔ فی زمانہ جن لوگون کو ریاست
متروکہ موروثی ہاتھہ آجاتی ہے وہ بیقدری اور لاپروائی سے تھوڑے
ہی عرصہ مین تلف کر دیتے ہین۔ ریاست بڑی بیش بہا شے ہے
اگر اسکو جزو سلطنت کہا جاوے تو بیجا نہین ہے بلکہ شبہ نہین ہے
جن تدابیر و مصالحت کی ضرورت انتظام سلطنت مین ہے وہی سب
انتظام ریاست مین بھی درکار ہین اگر کوئی رئیس جاہل و ناقابل قانون
گورنمنٹ کی حمایت سے کچھہ روز و متعلق کاشتکارون سے روپیہ
وصول کر کہاوے اور آندہا دہند سے بسر کرے تو وہ انتظام نہین ہی
نہ وہ قابل نظیر ہے یون تو بعض بادشاہ بھی اس قسم کے ہونے ہین
محمد شاہ پیا بادشاہ دہلی کا زمانہ بھی عام لوگون کی زبان پر ہے محمد واجد علی
شاہ شاہ اودہ کو بھی کچھہ بہت روز نہین ہوئے۔ کیا ایسے سلاطین اور
انکی طرز معاشرت و انتظام لایق نظیر کے ہونگے۔ البتہ اگر کوئی طرز
انتظام سیکہا چاہیئے تو محمد جلال الدین اکبر بادشاہ کی پیروی کرے۔

اگر جفا کشی کی نظیر چاہیے تو نادر شاہ بادشاہ کا سوانحہ ملاحظہ کرے
پس جن روساؤ کو متروکہ پدری یا اور کسی ذریعہ سے ریاست ہاتھ آئے
تو اوسکو غفلت سے برباد نکرین - اونکا فرض ہے کہ جب ریاست ملے
ابتدا طرز انتظام قدیم پر غور کرین اور یکایک بلا سوچے سمجھے اوسکو درہم برہم
نکرین اور نہ ملازمان قدیم کا یکبیک تبدیل بدل کرین بلکہ وہ ملازمان
جس اعزاز و اعتبار کے ساتھ مورث کے سامنے رہتے ہون بدستور
قایم رکھین اور اونکی دیانت و امانت و راستی و کارگذاری کی از سر نو جانچ
کرین کیونکہ اکثر ملازمان کو مجبوراً آقا کی رضامندی کیلئے اکثر اپنی عادات
طبعی کے خلاف کاربند ہونیکی ضرورت ہوتی ہے اور افعال خلاف
وضع سرزد ہو جاتے ہین ممکن ہے کہ رئیس متوفی کی رضامندی کو کسی
ایسے فعل کا ارتکاب ہوا ہو پس ایسے افعال محض ملازم کی بدچلنی یا
نالیاقتی پر دال یا اوسکے عادات طبعی کے مصداق نہین ہو سکتے اور
سب سے پہلے کاغذات سالہاے گذشتہ سے ایک نقشہ طیار کرائین

جس سے اوسط آمدنی سالانہ ہر قسم اور مجموعی تعداد اصراف جداگانہ
معلوم ہو جاوے۔ اوسکے بعد ایک تخمینہ اصراف سالانہ کیلئے طیار
کرادین اور ہر ایک قسم کے خرچ کی تعداد مجموعی سالانہ مثل جیب خرچ
خرچ تنخواہ ملازمان تنخواہ اہالیان خاندانی خرچ محلات زنانہ خرچ خیرات
خرچ ترقی حیثیت آراضی خرچ مقدمات خرچ خرید جایداد سواری خرچ
خرچ تعمیر و مرمت مکان خرچ باغات خرچ تقریبات شادی وغمی و تیوہارات
خرچ آیندر وندگان خرچ متفرقات تقاوی کاشتکاران وغیرہ قایم کرین اور
ہر ایک مد کے اصراف کو جہانتک مفصل صحیح قایم ہوسکے قایم کردین
اور جیب خرچ یعنی خرچ ذاتی کو کافی طور پر مقرر کرلین تاکہ آیندہ پھر اضافہ
کرنیکی ضرورت نہ پڑے اور کوئی خرچ تعداد معین سے زیادہ نکرین بلکہ اختصار
پر نظر رکھین الا ایسا اختصار نہو جس سے بدنمائے اور ہرج کار ہووے
اور ہر ایک رقم کا خرچ اپنے حکم واجازت سے کرین خرچ کرنیکے وقت
خیال رکھین کہ تعداد مقررہ سے زیادہ تعداد نہ بڑہ جاوے۔ اگر کسی مہینہ

یا فصل مین تعداد مقررہ سے زیادہ خرچ ہو تو آیندہ فصل مین تخفیف کرین
اور ایک ایک کہاتہ ہر خرچ کا علیحدہ رہے تاکہ معلوم ہوتا رہے کہ کس
تعداد تک خرچ ہو چکا ہے اور اختتام سال پر جو روپیہ جس مد کے
متعلق بچے اوسکو اوسی مد کے نام سے امانت رکہا جاوے اور تین
سال تک بدستور رکھین آیندہ اگر کسی سال مین اوس مد کے خرچ پر اضافہ
کی ضرورت ہو تو اوسمین سے خرچ کرین اور جب تین سال تک خرچ نہو
تو اوسکو کہاتہ تجارت مین شامل کر دین مثلاً صہ ہزار سالانہ تقریبات
کے خرچ کا قایم کیا گیا تو وہ اوسی نام سے علیحدہ رہے اور جب خرچ
نہو تب تجارت کے کہاتہ مین لگا دیا جایا کرے چونکہ تقریبات ہمیشہ
نہین ہوتی ہین - دو چار برس مین موقعہ کسی بڑی تقریب کا آتا ہے
پس جب کوئی تقریب پیش آویگی وہ ہی پس ماندہ رقم کثیر ہوگا تقریبات
اولوالعزمی کے ساتہہ ہی کرنا داخل عیب نہوگا اور نہ ایسے انتظامات
کے ساتہہ جمع کرنیکے صرف کرنا داخل فضول خرچی ہو سکتا ہے ایسے ہی

ہر خرچ کا انتظام رہے اور خزانہ مین اسقدر روپیہ نقد موجود رہے کہ اگر
کسی وجہہ سے روپیہ آمدنی کا نہ آوے یا بدیر آوے تو بھی اخراجات
مین کوتاہی نہو اور خرچ بند نہو - اگر بڑی ریاست ہو تو ہر مد کے متعلق
ایک ایک محرر و محاسب مقرر کرین ورنہ ایک ایک شخص کے ذمہ چند
مدات کا کام جیسا موقعہ ہو سپرد کرین لیکن روپیہ آمدنی ہر قسم کا ایک ہی
شخص کی تحویل مین ہو متعدد اشخاص کے پاس نرہے البتہ جیب خرچ
کی تحویل کسی ملازم خاص کے سپرد کرین تو مضایقہ نہین مگر اسکو باختیار
خود خرچ کرنیکی اجازت مطلق نہین اور سیاہہ مین تحویل باقی روزانہ کا تیار ہو
اور اوسپر خود دستخط کرین یا کسی افسر معتبر کو اجازت دین اور کم سے کم ایک
ایک مرتبہ اپنے علاقہ مین سالانہ دورہ کرین جب علاقہ مین پہنچین
تو مکانات سکونت کاشتکاران کو دیکھین اور رعیت کے رہنے کی جگہ کے
استحکام کی بابت توجہ خاص کرین اور باغات اور درختان [illegible] اور
کھیتون کے پیداوار کی حالت پر نظر کرین - اگر کسی گانون کی پیداوار کی

حالت خراب ہو تو اوسکی وجہہ تحقیق کرکے تداوی مناسب عمل مین لاوین
اگر رعایا مین سے کوئی بدمعاش یا بدوضع معلوم ہو تو اوسکے تدارک و تنبیہہ
کا انتظام کرین اور دیہات مین جو لوگ آباد ہون بلا تعصب اونکی ضرورتون
و خواہشون پر نظر کرین اور تا قیام ایسا وقت بھی مقرر کرین کہ جو عام رعایا
مین سے جسکا جی چاہے بلا روک آکر عرض حال کرسکے اور اونکو متوجہہ
ہوکر سنین اور غور و لحاظ کرین اور آبادی دیہہ کے صفائی وغیرہ ایسے
اسباب پر جن سے امراض وبا کے پیدا ہون زیادہ نظر کرین اور کاشتکاران
کو کھات کوڑا وغیرہ رکھنے کو آبادی سے علیحدہ مناسب موقعہ تجویز کردین
اور اگر قریب گاؤن کے صاف نرہتا ہو تو اوسکا انتظام کافی کردین اور
افزایش آمدنی کے اسباب پیدا کرین اور کارندگان متعینہ علاقہ کے حساب
و کاغذات کی بخوبی جانچ کرین اور کاشتکاران سے رسیدات منگاکر مقابلہ
کرین اور تحقیق کرین کہ کارندہ کی جانب سے زیادہ ستانی اور بیجا ستانے
کی تو شکایت نہین ہے اگر ایسی شکایت معلوم ہو تو سخت تدارک کرین

اور کسی وقت بطور ہوا خوری کے گہوڑے پر سوار ہوکر تنہا یا کسی خاص
شخص کو ساتھہ لیکر ہر چہار طرف پھرین اور جو لوگ اثنا ہین ملین اور کچہہ
کہنا چاہین تو سنین اور در پردہ تحقیق کرین اکثر رعایا مین سے اپنے
تکلیف و کارندگان کے ظلم کو بخوف کارندہ عام جلسہ مین نہین کہہ سکتے
ہین ایسی شکایتون کے تصدیق اکثر اطفال خوردسال و اشخاص غیر متعلق
سے قابل اطمینان ہوجاتی ہے گو بیانات مین اختلاف ہوتا ہے لیکن
نتیجہ نکل آتا ہے اور ملازمان کی بد چلنی رعایا کے دلون پر بہت ہی
بُرا اثر کرتی ہے اور اوسکی وجہہ سے روساء کو اکثر اوقات نقصان عظیم
اوٹھانا پڑتا ہے۔ پس اوسکی تحقیقات مین کوئی دقیقہ فروگذاشت
نکرین اور اگر ثابت ہوجاوے تو فوراً تدارک سخت اوسکا کرین اور
برخاست کرین رعایا دیہہ کے ساتھہ اسقدر سخت مزاجی کا برتاؤ
نکرین جو وہ اپنی دادخواہی سے مجبور رہین یا کارندگان و ملازمان کی
بداطواری بہی ظاہر نکر سکین اور اسقدر نرم مزاج بہی نہ بنین جو عام لوگ

بے تکلف بن جائین اور یار بنا لین اور ایسا کوئی فعل نکرین کہ جس سے
کارندگان و ملازمان کی بدرعبی ہو جاوے اور کارندگان کی تحویل کی بھی
ایک تعداد معین کردین جب اوس سے زیادہ روپیہ ہو جاوے خزانہ صدر مین پہنچ جایا کرے
اور کارندگان یا سپاہیان ایک قوم کی یا باہم رشتہ دار یا اوسی موضع کے رہنے والے مقرر نکرین اور
کارندہ اور سپاہی کو پانچ سال سے زیادہ ایک موضع مین نرہنے دین اور کارندہ
و سپاہی کو ایک ساتھ تبدیل نکرین اور جب علاقہ مین کسی ملازم کا قصور
معلوم ہو تو فوراً تدارک کرین۔ اگر کوئی کام قابل خوشنودی معلوم ہو تو انعام
و صلہ بخشین اور اگر کوئی حکم ملازمان متعینہ وہہ کو دے آوین تو اوسکی
یادداشت حسب قاعدہ ضرور لکھوا دین اور آیندہ اوسکی تعمیل پر نظر رکھین
اگر ملازمان کو کوئی حکم دیا جاتا ہے اور وہ تعمیل نہین کرتے اور آقا
عدول حکمی کی بابت بازپرس نہین کرتا تو بڑے دلیر ہو جاتے ہین اور
آقا کے حکم کو بانگ شتر یا نعرۂ خیال کرنے لگتے ہین جسکی وجہ سے
ہر کام مین روز بروز ابتری ہونے لگتی ہے بلکہ پہلا امر علۂ انتظام سیاست کا

یہہ بہی ہے کہ تعمیل حکم مین سر مو فرق نہ آوے کسی ملازم متعینہ علاقہ کو
موضع متعینہ مین کاشت یا داد وستد کے اجازت ندین۔ صدر کے دفتر
مین کاغذات آمدنی وخرچ مفصل و باقاعدہ مرتب کرادین اور وقتاً فوقتاً جانچتے
رہین اور ملازمان دفتر کی حاضری کی اوقات ایسی مقرر کرین جس سے
ضرورت ہاے ذاتی ملازمان مین بہی ہرج واقع نہو اور کام بہی ہوتا رہے
اوقات حاضری ملازمان کے نگرانی خاص کرین اور جہانتک ممکن ہو
دفتر کو نہایت صاف اور باقاعدہ رکہین اور ہر ایک کام کے متعلق ایک
ایک دستور العمل طیار کرادین اور اوسکی پابندی کے نگران رہین اور دفتر مین
ایک شخص افسر یا سردفتر ضرور ہونا چاہیئے اور اوسکا خاص کام یہہ ہوگا
کہ اپنے ماتحتون کی نگرانی اسبات کی کرے کہ موافق قاعدہ
اور دستور العمل کے کاربند ہوتے ہین یا نہین اسکے علاوہ جو ضرورت ہو
اختیارات دین اور روساء کا یہہ فرض خاص ہے کہ اپنے بزرگون کی
اطاعت کرین عزیزونکی رضاجوئی رکھین اور ملازمون پر تنبیہہ و شفقت رکھین

دوستون پر مہربانی کرین۔ دشمنون سے مدارا کرین۔ حکام وقت کے احکام کو مانین۔ علماء و فضلاء کی تعظیم کرین۔ غربا و مساکین سے مسلوک ہون۔ رعایا کی امداد کرین۔ ہمقومون سے بتواضع پیش آوین مہمانونکی خاطر کرین۔ جہلا و غماز و حاسد کو دخل نہ دین۔ وعدہ کو ایفاء کرین۔ کسی کو جہوٹی امید نہ دین۔ شکایت پسند نہون اور اپنی اوقات کے پابند ہون یعنی جو وقت جس کام کے لئے مقرر کرین اوسمین سرمو تفاوت نہو۔ روساء و امراء اگر وہ باتون کی پابندی سختی سے اپنے اوپر گوارا کرین تو کبہی کسی مشکل کا سامنا نہو۔ اگر کوئی پیش بہی آجائے تو بآسانی حل ہوجائے۔ اول اپنے ذاتی اصراف اور دیگر اصراف کو محدود و معین کر دین اور اوس سے زیادہ صرف نکرین۔ دوسرے ہر کام کی اوقات مقرر کر کے اوسکے پابند ہون اسکے سوا بہت سی باتین اور ضرورتین لاحق ہوتی ہین اون سب کا بیان اور طریق عمل اس کتاب مین ضمنًا موجود ہے۔ اور اکثر فضایل صریحًا مثل آقا اور ملازم کے برتاؤ اور فوائد

زمینداری و بیان فضول خرچی و مضرت قرضہ وغیرہ کے نام سے تحریر ہین
اونکو ملاحظہ فرما سکتے ہین اور فصل فوائد زمینداری تو جزو اسی فصل کے ہے
اس فصل کے ساتھ اوسکو ضرور ملاحظہ کرین اسکے سوا رؤسا کو ایک
بڑی ضرورت حفظ جان کی ہے کیونکہ ریاست کا لازمہ ہے کہ شرکاء و
ورثاء و توابعین مین سے مخالف ہوجاتے ہین پس ایسے اشخاص کی
شناخت طریق عمل سے ہوسکتی ہے اونکا تدارک حسب موقعہ مناسب
تدابیر سے کرین اور جو دشمن صریحاً ہوتے ہین اونکا انتقام تو ہر طرح ممکن ہے
لیکن جو دشمن دوست رو ہوتے ہین اون سے بچنا مشکل ہوتا ہے قولہ

ہو جو دشمن دوست رو لازم ہے اوس سے احتراز	اُم صبیان ہوتی ہے بچونکو حق مین جانگداز

ایسے دشمن اکثر عویدار ریاست کی وجہ سے ہوتے ہین یا جب اونکے
حقوق مین اتلاف ہوتا ہے یا کوئی دل شکن یا طنز آمیز بات پیش آتی
ہے یا کسی دوسرے کے کہنے پر بے توقیر کئے جاتے ہین یا بقصور
سزا و بیجا ملتی ہے پس ایسے فعل و عمل سے احتیاط لازم ہے اور اون

اشخاص کو اپنی صحبت مین بار نہ دینا چاہیئے اور ہمیشہ اونکے فعل و عمل کا
نگران رہنا چاہیئے اور اپنے مصاحبت کے خاص خدمتی ملازمون
کی احتیاج اور ضرورت پر زیادہ نظر کرنی چاہیئے اور اسقدر اونکے ساتھہ
سلوک ہونا چاہیئے کہ جس سے اونکی ضرورت بند نہتی پر پیشقدمی نکرے
اور دوسرے نکے خوف و رجا سے مامون رہین لیکن اسقدر منہہ بہی نہ چڑہایا جاوے
جو ناؤ کی برات مین سب ٹہاکر ہی ٹہاکر بن جائین ۔ بقوله

پیدلِ شطرنج را چون منصبِ فرزین بود	راستبازی را گذارد و کجروی پیدا کند

جن ریاستون مین رذیل اور خدمتگار زیادہ دخل پا جاتے ہین اور ریاست
کے کامون مین بہی دخل در معقولات دینے لگتے ہین اور ہر وقت
کی قربت کے باعث مزاجدان رئیس کے ہوکر ہر شخص کی چغلی اور برائی
کرکے بڑے بڑے کار پردازون کو زیر و زبر کرنیکا دعوے رکہتے ہین کسی
افسر و ماتحت کا پاس ادب نہین ہوتا آلاخر وہ ریاست بہت جلد تباہ
و برباد ہوجاتی ہے اور وہ مصاحبین تو دوسری جگہہ ڈھونڈ ہکاتے ہین

اور اپنا پیٹ بھر لیتے ہین لیکن رئیس صاحب کو کف افسوس ہی ملنا
پڑتا ہے دوست و دشمن سے بچنے کیلئے تین مواقعہ کی زیادہ احتیاط
ہر حالت مین مناسب ہے اول طعام و شراب و شیر و حضرات ور وغن و
آئینہ و جامۂ پوشید سے و شانہ و آب غسل و صندل و عطر و پان و مسواک
و ہار ہائے گل و انگشتری و زین پوش اسپ و توتیا چشم یعنی سرمہ
وادویات وغیرہ ان سب چیزون کے ذریعہ سے زہر دیا جا سکتا ہے
بعض چیزون مین سمی اثر بے احتیاطیون سے بھی پیدا ہو جاتا ہے
ان سب کی احتیاط کافی ہونی چاہیئے اور نامعتمد شخص کے ہاتھ سے
کبھی استعمال نہین کرنا چاہیئے اور کسی غیر شخص یا عام شخصونکی مداخلت
جہان یہہ سب چیزین رہتی ہون نہین ہونی چاہیئے بلکہ ایک ہی شخص
لایق اور معتمد کی زیر نگرانی رکھنا چاہیئے دویم وقت خواب سونے کیلئے
جگہہ نہایت محفوظ ہونی چاہیئے اور محافظ معتمد خاص مقرر رہین اور کبھی بیوقت
اور بلا ارادہ اور ہر جگہہ سونیکا عادی نہین ہونا چاہیئے اور بند خواب کیوقت

اور خواب کی جگہہ ہر شخص کو بیدہڑک آنیکی اجازت ہونی چاہیئے تیسرے
راستہ چلنا جب دشمن کو کوئی موقعہ نہین ملتا تو راستہ پر منتظر رہتا ہی
اسلئے ضرور ہے کہ بلا ضرورت اشد کے خود ہر کام کیلئے نہ جاوے اور اگر
ضرورت پیش آوے تو رات مین اور بیوقت سفر نکرے اور جو راستہ صاف
اور سیدہا ہوا ور زیادہ چلتا ہوا وسپہر ہو کر جاوے۔ اگر کوئی راستہ دشوار
گذار قریب تر بھی ہووے تو نجاوے اور راستہ مین اپنے ہمراہیون کو
علیحدہ و متفرق و آگے پیچہے نہ جانے دے۔ اور اگر عادی ہو تو گھوڑے کی
سواری دشوار گذار اور خطرناک راستون کیلئے بہتر ہے کیونکہ اگر مشق سواری
کی ہو اور گھوڑا عمدہ ہو تو تنہا بہی دشمن سے بچ سکتا ہے اور گھوڑے
کی سواری پر اثنا راہ مین اگر دوست بہی گھوڑے کی باگ پکڑکے بات
کرنا چاہیے تو قریب نہ آنے دے بلکہ دوسرے شخص کو پشت پر
یا دائین بائین کہڑا کرکے بات سنئے اور خود چوکنا رہے۔ رئیس کو اپنے
اوپر صرف نگرانی کام کا بار رکہنا چاہیئے اور کل کام ملازم اور ماتحتون کے

ذمہ علیحدہ علیحدہ کردین - اگر رئیس کوئی کام خود اپنے ذمہ رکھیگا اور نگرانی
بھی کرنا چاہیگا تو دونون کام ابتر و خراب ہونگے ہر وقت طبیعت
منتشر و دماغ پریشان رہیگا - اگر رئیس کسی نقص جسمانی یا دیگر مشاغل کی
وجہ سے عدیم الفرصت رہتا ہو یا اور کسی وجہ سے کام کرنیکی قابلیت
نرکھتا ہو تو کوئی نائب اپنا منیجر یا منصرم ریاست جو قابلیت اس کام
کی رکھتا ہو اوسکو مقرر کرکے اوسکے سپرد کل کاروبار ریاست کردین اور
اوسکے کامونکی نگرانی ہر طرح پر کرتے رہین مگر دوران اور ابتدا کسی کام
مین اپنی رائے کی مداخلت نکرین نتیجہ پر باز پرس کرین کیونکہ انتظامی کامون
مین کام کرنیکی پالیسی ہر شخص کی جداگانہ ہوتی ہے اور امور ریاست
کے انجام کرنیکی بہت دور سے ابتدا رباندہنے کی ضرورت ہوتی ہے
اور اوسکے نتیجہ کی آگہی ابتدائی کارروائی سے ہر شخص حاصل نہین کرسکتا
ہان یہہ ضرور ہے کہ ایسے شخص کی تقرری کے وقت و آیندہ دیانت
و امانت و لیاقت کا اطمینان بخوبی کرلین - اکثر معاملات مین نقص عظیم

ان وجوہ سے بھی پیدا ہوجاتا ہے کہ ابتدا ہی میں ہی روساء اپنی کم فہمی سے
کارپردازان کے ارادہ کو روکدیتی ہین منتجبر کو چاہیے کہ اپنے آپ کو
قایم مقام آقا سمجھکر کل مراعات جو رئیس پر واجب ہون کام مین لائین اور
متعلقین و توابعین ریاست کے ساتھ جو سلوک و برتاؤ رئیس کو کرنیکی
ضرورت ہو اوسی طور پر خود بھی کاربند ہون۔ ریاستون مین اولاد کے
بالغ ہونے پر بھی اکثر نقص انتظامات پیدا ہوجاتے ہین اوسکی
اصلاح دو امور سے بآسانی ممکن ہے۔ اول تو روساء جب اولاد کو
دیکھین کہ تعلیم ختم کر چکے اور بلوغیت پر پہنچے تو اونکو حکامون سے
سفارش کر کے کسی عہدہ پر مقرر کرادین یا کسی دوسری ریاست مین
کسی کام پر مامور کرادین یا اپنی ریاست مین کوئی کام علیحدہ سپرد
کر کے خدمت ملازمانہ بلا رعایت لین تاکہ وہ محنت اور جفاکشی کے
عادی ہوجاوین اور طرز انتظام کو بخوبی سیکھہ لین۔ اگر یہہ بھی نہو سکے
تو عیش پسندی قریب نہ آنے دین۔ دوسری توجہہ گورنمنٹ۔ اسمین تو

کوئی شبہہ نہین کہ قانون گورنمنٹ ہر طرح بہبودی روساء کا مددگار ہے۔
جب کوئی رئیس وفات پاتا ہے اور لڑکا نابالغ رہتا ہے تو فوراً اوسکی
جائداد کا انتظام کورٹ آف وارڈس کے ذمہ ہوجاتا ہے جس سے
ریاست قایم رہتی ہے مگر رئیس نابالغ کی تعلیم و تربیت کا اوسکی والدہ
یا دیگر ورثاء کے ہاتھ مین رہنا اکثر بداثر پیدا کرتا ہے اور چونکہ اٹھارہ برس
کی عمر حد بلوغ قرار دی گئی ہے پس اٹھارہ سال گذرتے ہی ریاست
اور سرمایہ نقد مجتمعہ کورٹ آف وارڈس یک بیک ہاتھ پڑنے سے آنکھون
مین چربی چھا جاتی ہے اور ناتجربہ کاری کی وجہہ سے صحبت ناقص پیدا
ہوجاتی ہے اور طرح طرح کی بداطواریون مین مبتلا ہوکر زر نقد تو تھوڑے
ہی دنون مین برابر کردیتے ہین اور جب فضول خرچی اور بداعمالیون کے
عادی ہوجاتے ہین تب خرچ بند نہین کرسکتے۔ انجام ریاست برباد
کردیتے ہین اٹھارہ برس کا سن حد بلوغ بیجا نہین ہے لیکن گدھا پچیسی
کے زمانہ کا آغاز اسی عمر سے ہوتا ہے اور شہوات نفسانی کا غلبہ ہونے لگتا ہے

جسکی وجہہ سے دماغ صحیح نہین رہتا۔ روپیہ ہاتھمین آتے ہی جی کے حوصلہ بخوبی نکالتے ہین اگر گورنمنٹ قانوناً نابالغ ہونی پھربھی پچیس برس کی عمر تک اپنے زیر نگرانی رکھے توکبھی ریاستین برباد نہون اور زندگی بھر گورنمینٹ عالیہ کے زیادہ شکر واحسان گذار رہین۔

اگر رئیس انتظام ریاست کے ہر کام مین چار امور کو پیش نظر رکھہ کر کام کرے توکبھی کوئی سبب تخریب ریاست کا پیش نہ آوے۔ اول کوئی ایسا فعل نہ کرے جس سے رعایاء اور مستحقون پر ظلم ہو۔ دوسرے آمدنی کا ایسا انتظام کرے جو وقت مقررہ پر آوے اور خرچ بند نہ ہو تیسرے خرچ ایسی تعداد سے معین کرے جو قرضہ لینے کی نوبت نہ پہونچے چہارم اپنا طریق عمل ایسا قایم کرے جس سے رعایاء اور ملازمون کی نظر مین حقیر نہو جاوے اور رعب حکومت جاتا رہے۔

اگر رئیس کسی ایسے مرض جسمانی مین مبتلا ہوجاوے جس سے رائے صائب نرہے یا کسی فکر سے حواس صحیح نرہے ہون یا سست وکاہل ہو

یا عدیم الفرصت ہو تو سہل و بہترین طریقہ یہہ ہے کہ چار پانچ اشخاص اپنے
علاقہ یا ملازمان یا دوست احباب مین سے منتخب کرکے اصول انتظام
اونکی راے پر قایم کرے اور ہر مہینہ مین یا جب ضرورت ہو اونکی اجتماع
اور جلسہ کا وقت قایم کر دیا جاوے اور جو امور اہم پیش ہون اوس مین
کثرت راے کا پابند ہونا چاہئے بلکہ معمولی کامون مین بہی یہہ اصول بہت
ہی فائدہ بخش ہے اور کبہی خطا نہین ہوتی کیونکہ جب چند آدمی ایک
جلسہ مین جمع ہوتے ہین احیاناً اگر اون مین کوئی بدنیت بہی ہو تاہم عام
جلسہ مین کوئی بات خلاف واقعہ و غلط زبان سے نہین نکال سکتا اور
ایسا ہو نہین سکتا کہ سب ہی ممبر بے ایمان اور بدنیت ہو جاوین اسی
سبب سے بڑا ضرورت اشد خلوت مین ہر کہ و مہ سے بات کرنا عقلا
سے منع لکہا ہے کیونکہ تخلیہ مین تنہا پیش قاضی روی راضی آئی کا
مثلہ صادق ہوتا ہے۔ ہر شخص باعتبار اپنی لسانی و قوت ناطقہ کے
تخلیہ مین اپنی بات کو بالاتر ثابت کر دیتا ہے اور جلسہ عام مین جہوٹ

بات کا زبان سے نکلنا مشکل ہوتا ہے اور اگر کوئی شخص لغویات
زبان سے نکالتا بھی ہے تو بھی یک بیک پایہ ثبوت کو نہین پہنچ سکتی
او ہمیشہ نائب ریاست و منیجر و مشیر مستقل مزاج دوراندیش اولوالعزم شریف
وضع تجربہ کار نصفت پسند ہر طرح پر جانچ کر رکھنا چاہیئے۔ حکماء کا اتفاق ہی
کہ چار عادتوں سے چار باتوں کی اُمید کرنا چاہیئے۔ اوّل جو کوئی کہ
ستمگاری اختیار کرے اپنی اپنی دولت کی ہلاکت کا امیدوار رہے۔
دوسرے جو طوایفوں کی صحبت کا حریص ہو رسوائی کا آمادہ رہے۔
تیسرے جو کہ کھانے مین زیادتی کرے بیماری کا منتظر رہے چوتھی
جو کوئی کہ مشیران سست راے پر اعتماد کرتا ہے اوسکی ریاست
جلد معرض زوال مین پڑکر مخالفون کے قبضہ مین چلی جاتی ہے۔ اور اکثر
خوشامدی و خودغرض روساء کے مزاج مین ورخور ہو جاتے ہین اور بڑی
بڑی تراش خراش کر کے اپنی غرض حاصل کرنیکے لئے طرح طرح کی کوشش
کرتے ہین اور آخر کار اپنی خوشامد و چاپلوسی سے اپنے اور رئیس کی

قلندر و بندر کی حالت سے مناسبت پیدا کرتے ہین اور جو کہتے ہین
وہ ہی رئیس کو کرنا پڑتا ہے جسکا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ تمام ملازمین اور ارکان
ریاست رئیس سے بدظن اور بددل ہو جاتے ہین اور طرح طرح کی خرابیان
پیش آتی ہین خوشامدیون کا کچھہ نہین بگڑتا وہ دم ہلا کر علیحدہ ہو جاتے
ہین ریاست معرض زوال ہین آجاتی ہے پس رئیسون کو چاہئیے کہ
خوشامدی اور اہل غرض کی باتون کو یک بیک باور نکر لین اور ایسے لوگون
کو اپنے جلسہ مین بار ندین بلکہ جب کوئی اہل غرض آوے اور کچھہ سوال کرے
تو پہلے اوسکی گفتگو و سوال کی تکذیب و تردید کرین اگر اوسکا بیان صحیح
ہوگا تو پایہ راستی پر پہونچیگا اوسوقت پر سوچ سمجھکر اپنی حالت اور اوسکی
ضرورت پر لحاظ کر کے اوسکے سوال کو پورا کرین۔ اکثر رؤسا اس قسم
کے شہرت پسند ہو جاتے ہین کہ یہہ آواز اونکے کان تک پہونچے کہ
کوئی سائل خالی نہین پھرتا۔ اس قسم کے خیال سے لوگ آخر خود سائل
ہو جاتے ہین جن رؤسا مین اس قسم کے خاص مادّے ہون

تو ایک قسم کا جنون و فتور دماغ سمجھنا چاہیئے اور طبیب حاذق و حکیم کامل
سے معالجہ کرانا چاہیئے مصنف کی رائے مین ایسے مزاج کے اشخاص
کیلئے گورنمنٹ سے زیادہ کوئی معالج نہین ہو سکتا ہے بشرطیکہ معالجہ پر
توجہ مبذول فرماوے اور جب کسی نیک کام کے کرنیکا ارادہ مثل تعمیر
مکانات و معابد و آمور رفاہ عام و احداث باغات وغیرہ کرین تو اونکو
بعجلت تمام پورا کرین سہل انگاری و توقف مین نہ ڈالین۔ اگر ایسے کام
توقف کے ساتھ کئے جاتے ہین تو وہ اکثر تکمیل کو نہین پہونچتے جس
کی وجہ سے افسوس کرنا ہوتا ہے البتہ جو کام کہ غضب و غصہ و فسق
و فجور و عصیان سے تعلق رکھتے ہون اونمین ضرور غور و تامل کرنا چاہیئے
ایسے کامون مین جلدی کرنے سے قبوحات عظیم پیدا ہوتے ہین اور
اور پھر تدارک دشوار و ناممکن ہوتا ہے۔

فصل چہاردہم دربیان آداب دوستی

دوست ضد دشمن کا ہے۔ دوست تین قسم کے ہوتے ہین۔ اول
اپنا دوست۔ دوسرا دوست کا دوست تیسرا دشمن کا دشمن۔ دوستی
بڑا مشکل کام ہے۔ اسکا نبہاؤ ہر شخص کا کام نہین۔ یون تو ہر شخص
نے دوست ویار کے لفظ سے مخاطب ہونیکی عام عادت کرلی ہے
یا فسق و فجور کے جلیسون کا نام دوست کہا جاتا ہے اسی سبب سے
اس زمانہ مین دوست ویار کے نام سے کسی شخص کا مخاطب ہونا گویا شرمناک
لفظ معلوم ہوتا ہے درحقیقت باپ بیٹے کا گرو چیلہ کا۔ اوستاد و شاگرد
کا۔ زوجہ خاوند کی سچی اور قدرتی دوست ہین۔ مگر اسمین ایک نقص علی العموم
یہہ ہے کہ بیٹے کو باپ سے چیلہ کو گرو سے۔ شاگرد کو اوستاد سے
خاوند کو بیوی سے اوتنی خصوصیت نہین ہوتی جتنی کہ اونکو ہوتی ہے
پس اسی وجہہ سے انکے باہم بالآخر علی العموم دوستی کا درجہ تکمیل کو
نہین پہونچتا۔ ہر شخص کو ضرور ہے کہ دوست صادق کی تلاش کرے

اور جسکو دوست بنانا چاہیے اوسکی نسبت پہلے یہہ دیکھنا چاہیے کہ اس شخص نے افعال ذمیمہ سے اپنے آپ کو کسدرجہ محفوظ رکھا ہے وہ دوسری اپنے عزیز و اقارب و احباب سے کیونکر پیش آتا ہے۔ اگر افعال بد سی اوسنے آپکو بچایا ہے اور اپنے احباب و اقارب سے بو آجہی اخلاق کے ساتھہ برتاؤ رکھتا ہے تو لایق صحبت سے ہے اوسکے ساتھہ مصاحبت رکھکر عادات ذیل کی جانچ کرے۔

اول عیش دوست نہو جو ہمیشہ لہو و لعب و کھیل و بازی و تماشہ مین مشغول رہتا ہو۔

دوسرے۔ لذات نفسانی اوسپر غالب نہون۔

تیسرے۔ حرص۔ حسد۔ طمع۔ تعصب۔ ہوس زیادہ نرکھتا ہو۔

چوتھے۔ مغرور و خود پسند و زود رنج نہو۔

پانچوین بدنام نہو جس سے عوام نفرت کرتے ہون۔

چھٹے۔ لڑائی جھگڑون مین زیادہ نرہتا ہو۔

ساتوین۔ لغو گو نہو فعل و عمل یکسان رکھتا ہو جب ان صفات مین موصوف دیکھے تب بناء دوستی مستحکم کرے جب بناء دوستی مستحکم ہوجاوے تب کوئی راز اپنا اوس سے نہ چھپاوے اور ہر کام مین مشورہ لے ہمیشہ التفات و محبت کے ساتھ پیش آوے فراخ دستی مین دوست سے محض اظہار مسرت اور التفات پر ہی اکتفا نکرے بلکہ داد و دہش اور سلوک سے اوسکو بہی فارغ البال کردے اور دوست کے دوست اور عزیزو یگانون سے صدق دل سے اخلاق و محبت کا برتاؤ رکھے اور دوست کے ساتھہ جو سلوک کرے اوسکی احسان نمائی نہ کرے بلکہ کسی سے نہ کہے اگر کسی دوست سے کوئی امر خلاف ظہور مین آوے تو اوس سے بدظن نہو اور سہولیت سے سبب دریافت کرکے دفعیۂ اوسکا کردے۔ دوست کی شکایت یا غیبت کسی دوسرے شخص سے ہرگز نہ سننا چاہیئے اور کوئی بات طنزاً اور اشارۃً نہ کہنا چاہیئے بلکہ تنہائی مین سمجھا دینا چاہیئے۔ دوست کی غیبت غیرون کے سامنے کہنا

خلاف شرط دوستی اور بناء دوستی کو جڑ سے اوکھاڑنیوالا ہے۔

دوست آننست کہ معائب دوست	ہمچو آئینہ روبرو گوید
نہ کہ چون شانہ باہزار زبان	پس سر رفتہ موبمو گوید

دوست کا بڑا بھاری فرض یہہ ہے کہ مصیبت اور آفت کے وقت مین دوست کی مدد کرے اور اوسکا شریک ہو۔ گوشائین تلسی واس نے فرمایا ہے۔

دھیرج۔ دہرم۔ متر اور ناری	آپدا کال پرکہیئے چارے

دھیرج یعنی استقلال۔ دہرم یعنی ایمان۔ متر یعنی دوست اور ناری یعنی زوجہ مصیبت کے وقت ان چارون کا امتحان کرنا چاہیئے اگر یہہ چارون اپنی حالت پر قایم ہون تو مصیبت کوئی نقصان نہین کرسکتی اور جلد رفع ہوتی ہے۔ اگر ان مین تزلزل ہو اور اپنی حالت پر قایم نرہین تو فی الواقعہ مصیبت ہے پس دوست کے امتحان کو مصیبت کا وقت کسوٹی ہے۔

بہت سے دوست نانی وزبانی ہوتے ہین۔نانی دوست وہ ہین جو صرف
اپنی غرض کیلئے دوست بنجاتے ہین پھر کچھ مطلب نہین۔اور زبانی وہ
ہوتی ہین کہ جب ملاقات ہوئی زبانی باتون سے خوش کردیا۔جب
علیحدہ ہوئے تو خیال بھی نہین ایسے دوستون کی صحبت اور گفتگو قابل
وقعت نہین ہوتی اور نہ کچھہ اونسے بدوا سکتی ہے مگر لازمہ اخلاق یہہ ہے
کہ اونکے برتاؤ کے موافق اپنا بھی برتاؤ کرے زیادہ غرض نہ رکھے
اور اونکی باتون پر محو نہو۔اس زمانہ مین اس قسم کے دوست زیادہ دیکھنے
مین آتے ہین کہ جب کسی کو دولتمند یا آسودہ دیکھتے ہین فوراً ہی بناء
دوستی اوسکے ساتھہ مستحکم کرتے ہین اور شراب کباب کھیل و تماشونکے
جلسونکی طرف راغب کردیتے ہین اور ہم پیالہ و ہم نوالہ رہکر خوب مزہ اوڑاتے
ہین اور لمحہ بھر کو علیحدہ نہین ہوتے۔بات بات پر جان نثار کرنیکو طیار
ہوتے ہین۔اور جب کھا چاٹ کے پورا کردیا اور کچھہ نرہا تو اغماض کے
ساتھہ پیش آنے لگتے ہین۔غائبانہ شکایت کرتے ہین۔ہر شخص سے

دوست کی بداطواریان بیان کرتے ہین۔ لاف وگذاف مارتے ہین
اورمونچھون پرتاؤ دیکر علیحدہ ہوجاتے ہین کبھی قریب تک نہین آتے۔
اگروہ بیچارہ آفت کا مارا کبھی اونکی دولتسرا سے پرجانکلے توجان سوکھجائے
زنانہ مکان سے کہلاوین کہ مکان پرنہین ہین خدا ایسے دوست کا دین و
دنیا مین منہہ کالا کرے اور کبھی اونسے پالا نڈالے۔ اس تحریر سے یہ نتیجہ
نہین ہے کہ جب تک صفات مذکور نہون کسی سے دوستی نکرے یا
کسی کو دوست نہ سمجھے یہ نہین۔ بلکہ ضرورت کے قابل ہر شخص سے اخلاق
و محبت کا برتاؤ ہونا چاہیئے اور زمانہ کے جوفروش گندم نما دوستون سے
اپنے آپ کو بچانا چاہیئے اور دوست صادق کی تلاش رکہنا چاہیئے

فصل پانزدہم۔ دشمنون سے برتاؤ کا طریقہ۔

دشمن ضد دوست کی ہے پس جو دوستی کے خلاف برتاؤ کرے وہ
دشمن ہے۔ دشمن تین طرح کے ہوتے ہین۔ ایک اپنا دشمن۔ دوسرا
دشمن کا دوست تیسرا دوست کا دشمن۔ پس تینون دشمن ہین بعض

اشخاص ہین قدرتاً مادہ ضد کا ہوتا ہے اور بلاوجہہ دشمنی کرتے ہین
چونکہ دوستی اور دشمنی لازم ملزوم ہین پس دشمن بھی ضرور پیدا ہو جاتے ہین
انسان کو چاہیئے کہ حتی الوسع خود کسی سے دشمنی نکرے۔ اگر کوئی دشمن
ہو جاوے تو اوس سے سبب دریافت کرے اگر اوسکی کوئی حق تلفی ہوئی
ہو تو حق ادا کرے اگر دشمن سے کوئی غلطی ہوئی ہو تو ایسی تدبیر کری
جس سے وہ خود ہی نادم و پشیمان ہو کر دشمنی سے درگذرے یا کسی
معزز او صلح پسند شخص کو درمیان مین ڈالکر صفائی کرے۔ اگر دشمن ظالم
اور قوی ہو اور دشمنی سے باز نہ آوے تو اوسکے قربت سے علحدگی کری
اور اوسکا انصاف حوالہ خدا کرے لیکن جسمین کہ قدرتاً مادہ ضد کا ہوتا ہے
یا حاسد یا متعصب یا مغرور یا خود پسند ہوتا ہے وہ صلح پر بھی دشمنی
سے باز نہین آتا۔ ایسے اشخاص سے کبھی صلح کی امید نکرنی چاہیئے
اگر صلح ہو جائے تب بھی اوسکے اقوال و افعال پر مطمئن نہو۔ اگر کسی سے
کوئی فعل خلاف سرزد ہو تو یکایک اوسکو دشمنی کی صورت مین نلائے

بلکہ قصداً ناواقف بن جائے اگر اوس سے غلطی ہوئی ہے تو خود
پشیمان ہو کر باز آئیگا اور اگر دلیر ہو تو دشمنی کا فعل سمجھنا چاہیئے جب کوئی
دشمن ہو جائے تو اوسکے فعل عمل سے ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیئے اور
اوسکی زد کو روکنا چاہیئے۔ دشمن پر طعن و تشنیع کرنا گالی دینا شکوہ کرنا
یا اوسکے غلبہ سے آزردہ ہونا یا دشمن کے صدمات کا اثر غیرون سے
ظاہر کرنا بعید از مردانگی اور دشمن کو قوی کرنا ہے اور اگر دشمن کسی ایسی بلائے
ناگہانی مین مبتلا ہو جو اپنے اوپر بھی آسکتی ہے تو اظہار خوشی مناسب
نہین ہے۔ شعر

ای دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری		شادی مکن کہ بر تو ہمین ماجرا رسد

بلکہ ایسے وقت مین جبکہ دشمن سخت آفت مین مبتلا ہو تو اوسکے ساتھ
اظہار ہمدردی کرنا چاہیئے اور اگر ممکن ہو تو کوشش کر کے اوس مصیبت
سے خلاص کرانا چاہیئے۔ اگر دشمن بحالت لاچاری درماندگی پناہ گزین
ہو یا امداد چاہیے تو دریغ نکرنا چاہیئے۔ حاکم و حکیم و فقیر و امیر و ہمسایہ سے

کبھی عداوت نہین کرنا چاہیئے اگر ہو جائے تو فوراً اوسکو حسن تدبیر سے رفع کر دین بڑہنے ندین دشمن کی خوشامد و چاپلوسی پر مطمئن نہون بلکہ زیادہ ترسان ہون اور یہہ یقین کرین کہ دوستی کے پیرایہ مین بدلا نکالا چاہتا ہے بقول صائب شعر۔

برتواضع ہای دشمن تکیہ کردن ابلہیست	پای بوس سیل از پا افگند دیوار را

اور جب دشمن کسی طرح دشمنی سے نہ درگذرے تو جس طرح ممکن ہو اوسے مغلوب کرنا چاہیئے۔ بنائے شاستر ہنود کا مقولہ ہے کہ دشمن کے دفع کرنیکے سام[۱] دام[۲] ڈنڈ[۳] و بھید[۴] چار تدبیرین خاص ہین۔ سام خوشامد و صلح کو کہتے ہین۔ اول خوشامد و صلح کرے۔ دام یعنی دشمن اگر کچھہ چیز اشکا خواہان ہو اور اوسکا دینا خلاف مصلحت نہو تو دیدیا اور طریقہ سے خرچ کرکے دفع کرے تیسرے لڑائی اور مقابلہ کرکے دشمن کو تباہ کرے جب کوئی تدبیر پیش نہ جائے تب بھید یعنی تفرقہ ڈالے۔ اوسکے خاندانی اور اہلکارون سے کسی پیرایہ مین ساز کرکے باہمدگر مخالفت کرادے اور

اونکی خاطر اور مدارات کر کے اپنی جانب کرنا چاہیئے جب اوسکے معاون
بددل و علیحدہ ہو جائینگے تو دشمن پر بآسانی فتحیابی ہوگی۔ دشمن اور بیماری اور
آگ کو کبھی حقیر اور کمزور نہیں سمجھنا چاہیئے۔ اور دشمن پر اگر قابو پا جائے تو
اپنے دولت و عظمت پر مغرور ہو کر کبھی اوسکو نہ چھوڑے بلکہ بے دست
و پا کر دے شہاب الدین غوری شاہ ایران نے راجہ پرتھی راج والے
ہند پر جب حملہ کیا تو اوسکے ساتھ فوج بہت کم تھی۔ راجہ پرتھی راج کو مطلق
اوسکا خوف و خیال نہوا اور پہلے ہی حملہ مین شہاب الدین غوری گرفتار
ہو گیا اور حالت گرفتاری مین راجہ پرتھی راج کے سامنے آیا۔ راجہ نے
اوس سے پوچھا کہ کیا چاہتے ہو اوسنے کہا اگر ایکی مرتبہ چھوڑ دیا جاؤن
تو پھر لڑون۔ راجہ پرتھی راج اپنی عظمت پر مغرور تھا قید سے رہا کر دیا۔ اور
ایسے ہی چند حملون مین جب شہاب الدین غوری گرفتار ہوا راجہ پرتھی راج
نے چھوڑ دیا شہاب الدین غوری مجبور ہوا اور فوج بھی تھوڑی رہگئی۔ تب
اوسنے پانسو چار سو گائین جمع کر کے راجہ پرتھی راج پر حملہ کیا۔ اب راجہ

پرتھی راج بڑی کشمکش و پیچ وتحقیق مین پڑی - اگر مقابلہ کرتے ہین تو گئو
ماری جاتی ہین ورنہ دشمن غالب آتا ہے پنڈتون سے فتوی لیا -
اون ناعاقبت اندیشون سے نے راجہ سے کہا کہ گئو ہتنا کا بڑا پاپ ہے
گئو پر ہتھیار چلانا چہتریون کا دہرم نہین ہے آخر راجہ پرتھی راج نے
مقابلہ نہ کیا اور شہاب الدین غوری نے راجہ پرتھی راج کو گرفتار کرلیا - جب
راجہ پرتھی راج گرفتار ہوا تو اوسنے شہاب الدین غوری سے کہا کہ تینے
تجھکو بارہا گرفتار کرکے چھوڑا ہے ایک مرتبہ مجھکو بہی چھوڑدے اوسنے
کہا کہ تو بیوقوف تہا دشمن کو پکڑکر کوئی بہی چھوڑا کرتا ہے مین احمق نہین
ہون جو چھوڑدون پس جب دشمن مغلوب ہوجاوے تو اوسکو
غالب ہونیکا موقعہ نہ دوے راجہ پرتھی راج نے بڑی غلطی کی - ایسی
موقعہ کارزار پر سپہ سالاران افواج کی راے کا پابند ہونا چاہیئے تہا
اور جب کوئی غیر متعلق شخص سے مشورہ لیتا ہے ضرور ورطہ ضلالت
وذلت مین پڑتا ہے پنڈتون کا فتوی دیتا بالکل غلط تہا کیونکہ اگر

گا مارنیکو آوے تو دشمن ہے اور اپنی حفاظت کیلئے دشمن کا مارنا گناہ نہین ہے ہر مذہب مصلحت و اُصول انصاف و عقل و ضرورت و حکمت پر مبنی ہے ایسے دار و گیر کے موقعہ اور دشمن کے مقابلہ و جدال قتال یا ضرورت و مجبوری اشد پر ممنوعات مذہبی کا استعمال کرنا ناجائز نہین ہے بلکہ اپنی جان و عزت و ملک کا بچانا فرض عین مذہب سمجھنا چاہیئے

دستی کہ تراز وید نفش تنگ آید	در وقت ضرور بوسہ دادن شاید
ہر گاہ کہ عار است و ملال افزاید	در حالت احتیاج بدنماید

البتہ جو لوگ لذات نفسانی کے پابند ہو کر ممنوعات کو جائز قرار دیکر موقعہ یا ضرورت اشد کے مثال دیکر استعمال کرتے ہین وہ لایق اعتراض ہین

فصل شانزدہم ۔ خاندانی تفرقہ کی مضرت اور اتفاق کے فائدے و تدبیرین ۔

اکثر بڑے بڑے نامی گرامی اور معزز و دولتمند رئیس ساہوکار خاندانون

پر جو نظر کیجاتی ہے تو تباہ اور خستہ حال ہوجاتے ہین اگر دریافت کیا جائے
تو یہہ بھی نہین معلوم ہوتا کہ اس خاندان پر کسی نے قرضہ کا بار ڑالا یا کسی
شادی غمی مین روپیہ زیادہ لگا یا یا کوئی فضولخرچی کے یا بدچلنی مین روپیہ
صرف ہوا یا کوئی بلا ناگہانی نازل ہوئی پھر کونسی بلا ہے جو روز
بروز تنزل دکھلا رہی ہے ترقی مُنہ چھپا رہی ہے ۔ بالاخر تفرقہ خاندانی
نکلتا ہے یہہ تفرقہ ایسی چیز ہے کہ جس خاندان مین پھیلا لاکھون کروڑون
کا گھر خاک سیاہ کر دیا ۔ اگر کسی ساہوکار کے گھر مین قدم پہونچے تو دیوالہ
ہی نکالا ۔ ریاستون مین پہونچا تو بیگہہ بھر زمین ہل جوتنے کو بھی نچھوڑی ۔
اگر ملازمت پیشون مین تشریف لائے تو تیرہ تین کر دیا ۔ اوسکا باعث
یہہ ہے کہ جب کسی خاندان مین خودی اور خود پسندی اور خود رائی کا تخم
جم اوٹھتا ہے اور بزرگ وخورد کا پاس ادب نہین رہتا یا بزرگ خاندان و
مہتمم کاروبار کے مزاج مین اپنا عیش و آرام مقدم ہو جاتا ہے اور فعل و عمل
مین فرق ہوتا ہے ۔ آمدنی خرچ کا حساب غلط بنایا جاتا ہے ایک کو دوسرے

ہمدردی نہین رہتی مستورات سے مشورہ لینا شروع ہوجاتا ہے عورات
کی رائے مقدم ہوتی ہے بس کیا تھا تفرقہ صاحب کا قدم جم گیا سنیچر
کے پھیرہ آ گئے۔ بدھ بھرشٹ ہوئے۔ آفتاب اقبال زوال مین آیا منگل
کا امنگل ہونے لگا مشتری نے رستہ لیا۔ زہرہ کا راگ برھم ہوا۔ چاندنی
میلی ہوئی۔ راہ کیت کی وشا آگئی۔ جائداد کے ٹکڑے ہونے لگے ایک
کو دوسرے کا ڈر نرہا۔ اپنی تانت اپنا راگ ہونے لگا۔ مشترکہ وقت
کے اصراف ولمین بسے رہے۔ تھوڑی آمدنی پر بھی خرچ کم نہوا۔ ناتجربہ کاری
سے انتظام نہوسکا۔ مصاحبین اور ملازمین آفت کے پرکالے۔ دو چار
گھر دیکھے بھالے ملازم و جلیس ہو گئے۔ ساہوکار ہوئے تو اعتبار نرہا۔
رئیس ہوئے تو حکومت و انتظام جاتا رہا۔ کچھ روز ولایتی بوٹ اور انگریزی
سٹوزون کی جھلک نظر آئی۔ پھر آج ایک کا خاتمہ ہوا۔ کل دوسرے کا
دیوالہ نکلا۔ بس سب کے سب برابر ہو گئے۔ ریاست پیشونپر فرض ہے کہ خاندانی
تمر کا اتفاق کرو جو خاندان مین بزرگ یا لایق متحمل مزاج تجربہ کار ہو اوس کو مہتمم اور

منتظم مقرر کرین - اگر کافی اتفاق ہو تو کل امور کا مدار اوسکی راے پر رکہین
اور ہر کام مین اوسکو مدد دیتے رہین اور اوسکے حکم کی مثل حکم آقا پابند رہین
اور بلحاظ آمدنی ریاست کے اوسکے حصہ کے علاوہ انتظامی تنخواہ کافی
مقرر کردین اور اوقات آمدنی پر اپنے اپنے حصہ کی آمدنی لے لیا کرین
اور عورات سے امور انتظامی اور خاندانی مین کبہی مشورہ نہ لین بلکہ تذکرہ
تک نکرین اور نہ اونکی راے کے پابند ہون - اگر باہم عورتون کے
تفرقہ دیکہین تو فوراً خورد پوش علیحدہ کردین یا جداگانہ مکانون مین رکہدین
اور خاندانی مشورہ مین کسی غیر شخص یا ملازم کو شریک نکرین بلکہ کبہی ذکر تک
نکرین اگر کوئی امر مشورہ طلب پیش آوے تو کل شرکا تخلیہ مین جمع
ہوکر مشورہ کرلین اور کثرت رائے سے اتفاق کرین اور جن اشخاص کی
رائے غیر متفق ہو وہ بہی اپنی رائے کی تائید نکرین بلکہ جو راے قایم
ہوئی ہے اوسکے ہمہ تن پیرو و پابند ہون اور کبہی باہم ایک دوسرے
کی شکایت کسی غیر سے یا غیر کے سامنے نکرین اور باہم کوئی بات

جھوٹ یا کسی دوسرے کی سکھائی ہوئی نہ کہین۔ اگر کوئی شخص کسی
خاندانی شخص کی شکایت صحیح بھی کرے تو اوسکو روکدین اور غلط باور کرین
اور شادی غمی وغیرہ تقریبات غیر معمولی مین ایک دوسرے کی معاونت
کافی کرین تاکہ ایک پر گرانباری نہو۔ اگر کسی شریک کا خرچ بوجہ کثرت
عیالداری وغیرہ آمدنی حصہ سے زیادہ دیکھین تو دیگر شرکا معاونت کرین
اگر کوئی شریک بوجہ ناتجربہ کاری زیربار ہو جاوے تو کل شرکا اوس بار کو
اپنے اوپر گوارا کرکے سبکدوش کرین اور آیندہ کو انتظام و تنبیہ مناسب
عمل مین لاوین اور باہم ایک دوسرے بھائی کی اولاد اور شرم و آبرو کو اگر
تفرقہ بھی ہو تو بھی اپنی ہی سمجھین اور اوسکا حفظ آبرو و تعلیم و تربیت اولاد
ہمیشہ مدنظر رکھین اور بزرگ خاندان کو چاہیئے کہ ریاست و خاندان کا
انتظام نیک نیتی و صاف دلی سے کرے اور جو امور اہم پیش آوین
اوسمین سب شرکا کو شریک کرکے رائے قایم کرلیا کرے اور کثرت
رائے کا پابند ہو اگر کسی امر مین شرکا کی رائے خلاف مصلحت دیکھے

تو ضد نکرے اور بزرگانہ حرارت نہ لائے بلکہ دوسرے موقعہ پر بہ تمہید مناسب
سمجھاوے اور حساب آمدنی و خرچ کا سچا اور صاف مرتب رکھے اور اختتام
فصل یا سال پر کل شرکاء کے سامنے پیش کر کے طے کر دیا کرے اور
جو شرکاء کا یافتنی ہو فوراً ادا کیا کرے اور اپنے عیش و آرام کو دوسروں کے
عیش و آرام پر مقدم نجانے بلکہ دیگر عزیزونکی آسایش و آرایش تعلیم و تربیت
و حفظ آبرو ہمیشہ مد نظر رکھے اگر کوئی ملازم کسی عزیز سے گستاخانہ پیش آوے
یا کسی شریک کو باعث ناراضگی پیدا ہو جاوے تو فوراً اوس ملازم کو برخاست
کر دے۔ بمقابلہ عزیزوں کے ملازمونکی حمایت نہ لے۔ اکثر خاندانونمین
ملازمونکی طرفداری سے تفرقہ عظیم پیدا ہو گئے ہین۔ اگر کوئی عزیز کسی چیز
کی فرمائش کرے تو اوسکی دلشکنی نکرے۔ اگر سب خاندان شریک
ہو تو کبھی کوئی چیز زیور یا کپڑا وغیرہ تنہا اپنی اولاد یا زوجہ کو نہ بنوائے اگر
ممکن ہو تو سب کو ایک ساتھہ اور ایک قسم کی چیزین طیار کرا دے ورنہ
اورون کو بتدریج بنوا کر اخیر پر اپنے متعلقین کے لئے بنوا دے۔ اگر

کوئی بیمار ہوجاوے تو ہمہ تن اوسکے علاج معالجہ مین ساعی ہو۔ اگر شرکاء
واعزا مین سے کوئی لایق ملازمت یا دوسرا پیشہ کرنیکے ہو تو سعی و سفارش
و کوشش و مدد کرکے کرادے اگر بوجہ ملازمت یا دوسرے پیشہ کے
دوسری جگہہ چلا جاوی تو اوسکے متعلقین کی نگرانی اور ہر قسم کا بار اپنی اوپر
گوارا کرے۔ اگر عزیزون مین کوئی دوسرا پیشہ کرنیکی قابلیت نرکہتا ہو
تو ریاست مین ہی اوسکی لیاقت کے موافق کوئی کام تجویز کرکے علیحدہ
سپرد کردے اور اوسکی تنخواہ علیحدہ مقرر کرے کسیکو بے شغل نرہنے دے
کیونکہ بے شغلی کی حالت مین طبیعت کاہل یا عیش و آرام کی طرف
متوجہہ ہوجاتی ہے اور طرح طرحکی مفسدی طبیعت سے پیدا ہونی لگتی
ہین۔ بے شغلی کی حالت سے بلا مفاد کے بہی بلکہ نقصان گوارا کرکی
کام سے لگا دینا نتیجہ نیک دیتا ہے معاملات خاندانی مین کبہی زوجہ یا
لڑکے کی رائے کو بمقابلہ دیگر عزیزان کے ترجیح نہ دے۔ اکثر خاندانون
مین جب بزرگ خاندان کا لڑکا بالغ ہوا اور اوسنے اوسکی رائے کی پابندی

شروع کی بس فوراً ہی آتش حسد بہڑکنے لگی اور نتیجہ بخیر نہوا۔ ساہوکارون
اور تجارت پیشونمین بہی یہہ ہی اُصول قابل لحاظ ہین اور اونکو سب سے زیادہ
اتفاق کی ضرورت ہے کیونکہ اونکا اتفاق سے بڑی ساکہہ ہوتا ہے اور
اعتبار سے ہی لاکہون روپیہ کی ہنڈوی چلتی ہین اور تجارت جاری ہوتی
ہے اگر کسی ساہوکار کا دس لاکہہ روپیہ کا رخانہ ہو اور چار حصہ پر منقسم ہوجائے
تو ڈہائی ڈہائی لاکہہ کی دوکانین رہجائین اور وہ قدر و منزلت و اعتبار جاتا
رہے اور سب کو گہر کا بہید کہلجاوے اور ملازمت پیشہ کو زیادہ تر اتفاق کی
اسلئے ضرورت ہے کہ جب تک انتظام خانگی سے مطمئن نہو تب تک خدمات
مُلازمی باحسن وجوہ سرانجام نہین کرسکتا اور جب خاندان متفق ہو تو ایک
شخص سب کا بار اوٹہا سکتا ہے اور محافظ اور نگران ہوسکتا ہے باقی
اشخاص دور دراز کے فاصلہ کی ملازمت بہی آزادی کے ساتہہ کرسکتے
ہین اور ہر طرح کے فائدے اوٹہاسکتے ہین پس ہر شخص پر فرض ہے خواہ
امیر غریب رئیس دولتمند زراعت پیشہ تجارت پیشہ ساہوکار وغیرہ کوئی کیون نہو

اتفاق خاندانی کو ہر طرح قایم رکہے اور اوسکے قایم رکہنے کیلئے تدابیر عمل

مین لائے۔ شعر

بنیاد ملک کی ہے غرض اتفاق سے	برباد ہوگئی ہین ریاست نفاق سے

جس خاندان مین دس آدمی شریک اور متفق رائے ہوتے ہین اوسکی

بڑی عظمت خیال کیجاتی ہے اور بڑا باقوت ہوتا ہے۔ شعر

ز اتفاق مگس شہد میشود پیدا	خدا چہ لذت شیرین با تفاق نہاد

فصل ہفتدہم۔ نشئی چیزون کے بیان مین۔

خواہش نشہ کی مصنوعی ہے نہ قدرتی۔ اور یہہ خواہش بتدریج یہان تک

بڑہتی ہے کہ وبال جان ہو جاتی ہے جسقدر نشئی چیزین ہین سب

مین کم و زیادہ یہی اثر موجود ہے جو لوگ بے احتیاطی سے یک بیک

استعمال کرتے ہین وہ فوراً جان بحق تسلیم کرتے ہین جو رفتہ رفتہ بڑہاتے

ہین وہ فوراً مرتے تو نہین لیکن کچہہ عرصہ مین ضرور شکار ہو جاتے ہین

اگر جان سے بچے تو مُردون سے بدتر ہوتے ہین دل و دماغ و جگر و

اعضاء رئیسہ کمزور و بیکار ہو جاتے ہین امراض فالج و لقوہ و رعشہ و وجع مفاصل و تشنج و اختلاج القلب و ضعف وغیرہ مین مبتلا رہتے ہین ۔ افیونیون کو اکثر دیکھا ہے کہ جب اونکو افیون میسر نہین آتی ہے یا وقت پر نہین ملتی تو اونکی حالت بہت ہی پریشان ہوتی ہے ۔ انگڑائی جمہائی سرور و بخار وغیرہ عوارض مین مبتلا ہوتے ہین اور جب پینک آتی ہے تو اوندہا مُنہ کئے ہوئے پڑے رہتے ہین مُنہ پر مکھیان بھنکتی ہین ۔ دین و دنیا کی خبر نہین رات بہر تارے گنتے ہین صبح کو سوتے ہین دنیا کے کامون سے غافل فکر عقبیٰ سے بے بہرہ رہتے ہین ۔ چنڈو و مدک و چرس و گانجہ و تاڑی اور بہی زیادہ مُضر ہین بہنگ کے نشہ مین ابتداء مین اشتہا بڑہجاتی ہے لیکن چالیس برس کی عمر کے بعد اعصاب بیکار ہو جاتے ہین قوت زایل ہونے لگتی ہے اعصابی امراض مین مُبتلا ہو جاتے ہین اور جب نشہ غالب ہوتا ہے تو طرح طرح کے لغو اور بیہودہ خیالات دماغ سے پیدا ہوتے ہین ۔

شرابیون کا تو حال ہی نہ پوچھئے ہزارون رئیس لاکھون گھر اسکی بدولت
خراب اور مفلس اور دربدر آوارہ ہو گئے اس خانہ خراب کے چڑہاؤ پر
تو یہہ خیال تہا کہ شام کا وقت ہوا احباب جمع ہوئے دخت رز تشریف
لائین جسکی شروع ہوئی شعر و اشعار ہزلیات غزلیات کا نمبر لگا بڑہتے
بڑہتے گالی گلوچ و ننگہ فساد کی نوبت پہونچ گئی دل کے پہپولے ٹوٹنے
لگے۔ نئے پرانے بغض نکلے دو چار کو مار دس پانچ سے پٹے آخر کہین
گر پڑے کسی نے اوٹہا کر چارپائی پر ڈالدیا تو جا پڑے ورنہ کتے منہ
چاٹتے رہے ہین نشہ کے اوتار پر جو پیاس لگی تو پانی مانگ رہے ہین
کوئی ہوا تو پانی دیدیا ورنہ تڑپ تڑپ کر رات کاٹی۔ صبح کو اوٹہے تو رات
کا خمار باقی پایا تہوڑے سے خمار شکن اور نوش فرمائے اور رات کی
بے احتیاطیون کا خیال جو آیا تو دوستون سے معافی مانگنے لگے پانون
پر ٹوپی رکہی خطا معاف کرائی۔ پہر رات ہوئی تو سب بہول گئے۔ اگر
صاحب روزگار ہوئے تو نوکری کہو بیٹہے۔ اگر رئیس ہوئے تو ریاست

کو کون دیکھے ریاست تو کارپردازون کی ہوئی۔ خوب لوٹا اور کھایا اگر
کوئی کہتا ہے تو کہتے ہین کہ جو جسکی قسمت کا ہے وہ کھاتا ہی ہے ہمین
کیا پرواہ ہے پیشہ شدہ اسکی بدولت تماشہ بینی اور افعال ذمیمہ
اور گوشت خوری کے عادی ہو جاتے ہین اور جب کچھ پاس نہین رہتا
تو وطن چھوڑ کر آوارہ اور سرگردان ہوتے ہین جو احباب چسکی لگانے
شام سے ہی موجود ہوتے تھے اب وہ بات بھی نہین پوچھتے۔ اگر
کسی عزیز اقارب کے پاس جاتے ہین تو وہ کہتا ہے شرابی و بدچلن
ہے اپنا گھر کھو کے یہان آیا ہے ہمارے یہان کچھ کام نہین۔ اگر کسی
نے رحم کھا کے دو روٹی کا بار بھی اوٹھایا تو شراب کہان مگر کیا کرین اوٹھی
سیدھی زندگی کے دن پورے کئے یا رعشہ فالج وغیرہ عوارض مین مبتلا
ہو کر مر گئے اور بڑا بھاری نقص اس شراب مین یہہ ہے کہ شراب کے
نشہ کی حالت مین جو نطفہ قرار پاتا ہے اور اولاد ہوتی ہے تو وہ اولاد
ہمیشہ پھوڑے پھنسی وغیرہ و امراض سوداوی ضعف جگر و طحال وغیرہ مین

مبتلا رہتی ہے اور دماغ صحیح نہین ہوتا۔ افسوس ہے اون لوگون کی
حالت پر کہ ہر طرح کی برائیان دیکھ کربھی اس سے گریز نہین کرتے۔ وید
مقدس و قرآن شریف و انجیل معظم و شاستر و پوران و حکیم و ڈاکٹر و بید و
علماء و فضلاء و عقلاء سب نے برا لکھا ہے اور پھر آنکھین نہین کھولتے۔
ہندوستان مین قوم کایستھ شراب خوار زیادہ تھے مگر اب شکر کی جگہ ہی
کہ اس قوم سے متروک ہوگئی اور ہوتی جاتی ہے مگر افسوس ہے
اون اقوام کے لوگون پر کہ جنمین مطلق رواج تھا اور اب وہ استعمال کرنے
لگے ہین۔

فصل ہیزدہم مختلف اقوام و مذاہب و فرقونکا سبب

پرمیشر ہر ملک اور ہر قوم اور فرقہ کا ایک ہے اور اوسکا قانون قدرت بھی ایک
ہی اگر قدرتا کوئی تفاوت ہوتا تو ضرور تھا کہ ہر ملک و قوم کی خلقت و حالت
مین بھی اختلاف ہوتا پس اسمین کوئی شبہہ نہین کہ ہم سب ایک ہی ہین
مختلف اقوام و مذاہب کے ہونیکی وجہ یہہ ہے کہ ہمیشہ سے مختلف طبایع

اور خیال کے لوگ ہوتے چلے آئے ہین اور ہر ملک اور ہر قوم و فرقہ
و گروہ مین ایک شخص کو مجتہد اور سرمنشہ بنالینا فرض و لازمہ نظم و نسق ہے
یا یہہ کہ جو شخص اوس ملک یا قوم یا فرقہ مین سب سے زیادہ ذیعلم یا عقلمند یا
یا ذی قوت ہوا اوسنے اپنی قوت و حکمت و حرفت و پند و نصایح سے
ایسا اثر پیدا کیا کہ سب لوگ اوسکے تابع حکم و مطیع ہوگئے اور اوسنے اپنے
انتہا خیال و مصلحت وقت و مسایل طبی و رواج ملکی کے موافق ایک
دستور العمل ایسا بنادیا کہ جسکی ہر شخص بسہولیت تعمیل کرسکے پس وہ ہی ایک
فرقہ یا مذہب جداگانہ ہوگیا اور اوسکا مجتہد پیغمبر یا رسول یا اوتار قرار دیدیا گیا
اور وہ ہی دستور العمل ایک کتاب مستند مثل وحی آسمانی کے ہوگئی اور
اوسکے خیالات الہام غیبی سمجھے گئے اور پہر اگر اوس فرقہ مین کوئی دوسرا
شخص دوسرے خیال کا پیدا ہوا اور اوسنے ایسی کوشش کی کہ پہلی
دستور العمل مین کوئی ترمیم اور اصلاح کرے تو بجائے اوس اصلاح کے
دوسرا ضمنی فرقہ اور جداگانہ قایم ہوگیا۔ اسی طور پر ہر ملک اور قوم مین سیکڑون

مذہب اور فرقہ قایم ہو گئے اور ہوتے جاتے ہین - اب جہالت
دیکھئے کہ ایک دوسرے کے طریق عمل پر اعتراض اور اپنے کو اچھا
بیان کرتے ہین اور اسی رد و کد و بحث مباحثہ مین اپنی تضیع اوقات
کرتے ہین بلکہ لڑ مرتے ہین جان تک دیدیتے ہین یہہ نہین خیال
کرتے کہ سب ایک ہین - کوئی فرقہ یا مذہب پرمیشر یا خدا کا منکر
نہین ہے - جھوٹ فریب مکر زنا و غا دل آزاری وغیرہ افعال مذموم
کسی طریقہ مین روا نہین ہین - پس کوئی طریقہ بھی بُرا کہنے کے لایق
نہین ہے - ہان - جو فرقے کہ خدا سے منکر اور افعال ذمیمہ کو جایز
رکھنے والی ہین وہ قابل تبرا ہین - یہہ دوسری بات ہے کہ طریق عمل
ایک دوسرے کا مختلف ہو مگر اصول ایک ہے اگر کوئی اپنی قوم
یا مذہب کی بھلائی ظاہر کرے یا تعریف کرے تو بُرا نہین ماننا چاہیئے
کیونکہ ہر شخص پر فرض ہے کہ اپنے مذہب کی توصیف کرے اگر ایسا
نکرے تو عقاید مین فرق ہو جاتا ہے - مذہب والا وہ ہی شخص ہے جو

ایک ھی اصول اور طریقہ کا پابند ہے اور جبکہ بیشمار مذہب اور فرقہ ہین اور سب کی حالت یکسان ہے اور اصول بھی سب کا ایک ہے تو ایسی حالت مین اس سے بہتر کوئی طریقہ نہین معلوم ہوتا کہ اپنا قدیم مذہب نہ چھوڑے اور اوسکی واقفیت تام حاصل کرے اور اوسی کا پابند ہو اور طریق عمل مین سعی بلیغ کرے۔ کیونکہ آبائی اجدائی مذہب کی آگاہی لڑکپن سے شروع ہو جاتی ہے۔ جوانی مین تھوڑی سی محنت سے دقایق حل ہو کر کامیابی ممکن ہے اور ایسی ہی مختلف متعدد قومین صرف باعتبار پیشہ و حرفہ و طریق عمل و مقامات مسکونہ کے نامزد ہو گئین اور رسم و رواج ہر ایک کے جداگانہ ہو گئے اور باعتبار پیشہ و حرفہ و فلاحت و عسرت و صحبت و مناکحت و آب و ہوا ملکے و طرز معاشرت کے ہر قوم کے طبایع و امزجہ و اخلاط تبدیل و مختلف ہو گئے اور رنگ و روخو بو مین فرق آگیا گویا کہ خلقت ہی علیحدہ ہو گئی حتی کہ رذیل اور شریف کے نام سے خیال کئے جانے لگے۔ چونکہ

اور ملکون کی آب وہوا عموماً زیادہ تر یکسان ہے اور ہندوستان کے
ہر حصہ کی آب ہوا مختلف کہین زیادہ گرم کہین زیادہ خشک کہین معتدل
وسرد وغیرہ ہے - اسلیئے ہندوستان مین زیادہ تخالف پیدا ہوا اور صورت
شکل اور قد وقامت مختص بہ قومی ہو گئے اور ملکون مین ہی اگرچہ
باعتبار پیشہ آبائی کے شریف وخاندانی نامزد ہوتے ہین لیکن صورت
وشباہت مین زیادہ اختلاف نہین -

فصل نوزدھم عبادت کیا چیز ہے اور طریق عبادت کیا ہے -

روحانی صفائی وترقی حاصل ہونیکی کوشش کا نام عبادت ہے -
روح بذاتہ پاک وصاف ہی مگر ہمارے اجسام مین اگر ہمارے اعمال و
افعال وگناہون سے آلودہ ہو رہی ہے اور جسقدر طریق ومذاہب
جاری ہوئے ہین اور ہوتے ہین سبکا ماحصل روحانی صفائی ہے
اسی کا نام عقلاء ہند نے موکش اور مکتی قرار دیا ہے طریق عبادت کے

مختلف ہونیکی وجہہ یہہ ہے کہ ہر مجتہد نے اپنی انتہائے عقل وخیال
کے بموجب ایسی کوشش کی ہے اور قواعد اختراع کئے ہین کہ جس
سے جلد و بسہولیت کامیابی ہو اور رعایا کو بہی دشواری نہو اون قواعد
کے ایجاد کرنے مین قوانین طب و آب ہوا اور رواج ملکی وقومی اور
ضرورت اور سہولیت کو مقدم رکھا ہے اور اسی سبب سے اختلاف
پیدا ہوگیا اور طرح طرح کے الزام واعتراض ایک دوسرے پر عاید کرتا ہے
حالانکہ بچشم غور و انصاف و بلا تعصب اوس ملک اور اوس وقت کی
حالتون اور ضرورتون پر نظر کرکے دیکھا جاوے تو بیجا ئیت نہین نکلتی ۔
پُرانے مجتہد اور حکماء بڑی تحسین و آفرین کے قابل ہین جو اونہون نے
بڑے بڑے جہلاء کو اونکی رغبت کے پیرا ہین لاکر اصل الاصول نتیجہ
نکالا جہلاء کو راہ راست پر لانا بہت ہی مشکل اور اہم کام ہے کیونکہ
جہلاء پر کسی پند و نصایح تعلیم و تلقین کا اثر صریحًا نہین ہوسکتا جبتک کہ
اونکو اونکے خواہش کے پیرائیہ مین لاکر نہ سمجہایا جاوے جبکہ سونا مٹی

مین ملجاتا ہے تمیز نہین ہوتا کہ سونا ہے بلکہ مٹی معلوم ہوتی ہے اور
جب نیاریہ اوسکو صاف کرتا ہو تو بتدریج مٹی دُھل جاتی ہے اور
سونا خالص علیحدہ رہجاتا ہے پس سونا خالص روح ہے جسکو ھندیین
جیو کہتے ہین اور مٹی ہماری اعمال بد اور نیاریہ عابد اور صاف کرنا طریق عبادت
ہے اور جو صاف کرنیکی ہدایت کرے یا طریقہ بتلائے وہ ہی مجتہد اور
حکیم ہے۔ اعمال بد اون افعال و لذائذ نفسانی کا نام ہے جو
عدل اور اعتدال کے درجہ سے متجاوز ہو جاتے ہین۔ عابد کے تین درجہ
ہین۔ ادنی۔ اوسط۔ اعلی۔ ادنی درجہ وہ ہے جو عابد ہونیکی خواہش
کرے اور طریق عبادت کی جستجو کرے۔ اوسط درجہ وہ ہے جو لذائذ
نفسانی کام یعنی خواہش۔ کرودہ یعنی غصہ و غضب۔ لوبہہ یعنی طمع
موہ یعنی محبت۔ مد یعنی غرور کا تابع نہوا اور کوئی کام عدالت و راستی
کے خلاف نکرے ظلم کو روا نہ رکھے۔ دلکو مکروہات دنیوی سے
ہٹاتا جاوے خلق اللہ سے بہ سلوک پیش آوے دل آزاری دوسرونکی

روانہ کرے مستحقوں کی خدمت بواجبی کرے {حواس خمسہ غضب وغصہ وغیرہ کے تصریح اور عدالت کی تشریح مین چونکہ اس موقعہ پر بوجہ طوالت اصل مطلب مفقود ہونیکا اندیشہ ہے اور ہر مذہب اور ہر ملک و ہر علم مین مذہبی و اخلاقی کتابین اسکی صراحت مین موجود ہین لہذا قلم انداز کیا گیا} اعلیٰ درجہ وہ ہے کہ خواہشات نفسانی کو بالکل چھوڑ دے اور نفس پر قادر رہے اور پرمیشر کو سروبیاپک و انتر جامی یعنی حاضر و ناظر جانے پس جب اعلیٰ درجہ پر فایز ہو جاویگا تو اوسکو دنیوی تمنا سب جاتی رہینگی اور کسی سے کچھ مطلب نہین رہیگا اور روح اوسکی پاک اور صاف و ہر طرح کی طاقت ور ہوکر واصل حق یعنی ایشر مین لین ہو جانیکے لایق ہو جاویگے اور اسی انتہائے درجہ کا نام موکش یا مکتی یا فنا فی اللہ کہا گیا ہے مختلف طرایق کی بابتہ اوپر بیان ہو چکا ہے مکرر بحث کی ضرورت نہین مگر اسمین شبہہ نہین کہ سب ہی طریق مین کامیابی ہے بہرحال ایک طریقہ پر مستقل ہوکر طریق عمل مین سعی کری

اور روز افزون ترقی کرنا چاہیے ضرور کامیاب ہوگا۔ البتہ ایسے
لوگ جو ایک پر دوسرے کو ترجیح دیکر کسیکو برا اور کسیکو اچھا کہتے ہین اور
اپنا وقت عزیز فضول مباحثہ اور مناظرہ مین کھوتے ہین اور خود کوئی
عمل نہین کرتے ہمیشہ اس تلاش مین رہتے ہین کہ کون طریق عمدہ ہے
اور کسیکو اپنے خیال سے اچھا باور نہین کرتے پس وہ کبھی کسی کامیابی
کے قریب بھی نہین پھٹکتے اور اپنی عمر اور وقت کو رائگان کھودیتے ہین
اور آخر یاس و حرمان کو ساتھ لیجاتے ہین یہہ ظاہر ہے کہ ہر طریق کی
عمدگی عمل سے ظاہر ہو سکتی ہے اور وہ عمل بھی جب مدت مدید تک
کیا جاوے اور کمال کے درجہ کو پہنچ جاوے اور جب عمل کیا ہی نہین
تو کیونکر بہشت کا دروازہ پہلے ہی نظر آجاویگا۔ عمدہ و سہل طریقہ مبتدی
کیلئے یہہ ہے کہ نیکون کی صحبت اختیار کرے طہارت پسند ہو
لذاید نفسانی کا پابند نہو۔ عدل اور اعتدال کو ہاتھ سے نہ دے۔ ظلم کو
روا نرکھے نفس کو بجانب نیکی مایل کرے صلح پسند ہو صابر و قانع ہو۔

سخاوت اپنا شعار کرے یعنی محتاج اور مستحقوں کی امداد کرے دل آزاری
روا نرکھے ہر ایک سے بہ نرمی و خوش اخلاقی پیش آوے
ہر کام باطمینان و دلجمعی کرے غضب و غصہ بغض و حسد کینہ دروغگوئی
بدکاری غرور و طمع وغیرہ سے آپکو بچائے تندرستی کی حفاظت کرے
ریاضت معتدل کرے خوشی پسند ہو سب سے سہل تر یہہ ہے کہ
اپنے عادات و حرکات و اعمال و افعال پر ہر وقت غور و خوض کرتا رہے
اور جو برائی دیکھے اوسکو چھوڑتا جاوے اور کسی ایک طریقہ پر مستقل ہوکر
طریق عمل مین سعی و ترقی کرتا جائے کبھی نہ کبھی ضرور بیڑا پار ہوکر فایز المرام
ہوجاویگا۔

فصل بستم دربیان فضیلت تدبیر و تقدیر

یہہ مسئلہ تو بڑا ہی اہم ہے اسکے حل کرنیمین بڑے بڑون نے کوشش
کی ہین مگر حل نہین ہوا۔ غور کرنے سے معلوم ہوا کہ جسقدر سست
تدبیر اور کاہل وجود آدمی ہین۔ ہاتھ پاؤن ہلاتے نہین۔ بابا جی کے

گنڈہ پر بیٹھے ہین - اگر کسی نے کچھ کہا تو کہدیا -

آنچہ نصیب است ہم میرسد		ورنہ ستانی بہ ستم میرسد

اونکے لئے یہہ مسئلہ تقدیر بہت ہی بڑا تقویت بخش بلکہ زمانہ کی لعنت و ملامت سے بچنے کیلئے ایک ڈہال ہے - اگر تقدیر ہی کو بالکل زبردست مان لیا جاوے - تو دنیا کے سارے کام بیکار ہو جاوین اور سب لوگ بجائے صفت ہو جاوین پھر تو کسی کام مین کوشش کرنیکی ضرورت نہین سب از خود انجام پا جاوینگے - اولاد کی تعلیم کی بھی ضرورت نہین خود بخود پڑہ جاویگی - نوکری یا پیشہ یا تجارت کی بھی ضرورت نہین - کہانا کہانیکی بہی ضرورت نہین خود بخود پیٹ مین پہونچ جاویگا یہہ سب ڈہکوسلا اور خیالی پلاؤ کی باتین ہین - تدبیر وہ اعلیٰ درجہ کی چیز ہے کہ جسکی وجہ سے جاہل وکودن عالم و ہنرور ہو جاتی ہین مفلس دولتمند بنجاتا ہے - تدبیر کا ادنیٰ نمونہ ہمارے ملک مین ریل و تار موجود ہے کہ جسکی وجہہ سے مہینون کا سفر ایک دن مین طے ہو جاتا ہے -

ہزارون کوس کے فاصلہ پر باتین کر سکتے ہین تدبیر سے ہی غیر ملک کے
لوگ ہمارے ملک مین سلطنت کر رہے ہین - اور ایسی بیشمار مثالین
موجود ہین - اگر یہہ کہا جاوے کہ فلان بادشاہ نے کیا تدبیر مین کوتاہی
کی جو ملک کھو بیٹھا یا اوس کام مین کیا بے احتیاطی ہوئی جو ناکامیابی
ہوئی - بہرحال ایسی واقعات بہی سوء تدبیری سے خالی نہین جنکو
مفصل دیکھنے سے ہر شخص جان سکتا ہے اور جس کام مین ناکامیابی
ہو وہ ضرور امکان سے باہر یا سوء تدبیری کا نتیجہ ہے جو کام اپنے
امکان سے باہر اور اپنی وضع کے خلاف ہے اول تو اوس مین
پیشقدمی کرنیکی ہمت ہی نہوگی - اگر ہوگی تو ناکامیابی پیشت بے
سامنے ہوگی یہہ بہی سوء تدبیری ہے - اگر تقدیر کوئی شئے ہے تو
نتیجہ کا نام تقدیر رکھ لیجئے - تدبیر کو ہاتھ سے نہ دیجئے - ہر شخص پر
فرض ہے کہ کوئی کام اپنے امکان سے زیادہ اور وضع کے خلاف
نہ کرے اور جو کام کرے اوسپر ابتداء سے انتہا تک نظر کر کے

شروع کرے۔ اور تھوڑے فائدہ کی اُمید پر بہت خطرے کا کام نکرے
اور جو کام کرے بہمہ تن مصروف و مستقل ہوکر کرے اگر ایک مرتبہ مین
ناکامیاب ہو پھر دوبارہ کرے اور جو سو تدبیری پہلے ہوئے ہین
اونکی احتیاط کرے ضرور کامیاب ہوگا۔

فصل بست و یکم۔ یادگار آیندہ کے بیان مین

جو شخص اپنے یادگار آیندہ چاہیے اوس پر فرض ہے کہ اپنی زندگی
نیک کامون مین بسر کرے کسیکو مضرت نہ پہنچاوے دوسرے کی
بھلائی سے اپنی بھلائی سمجھے مگر جسکو دیکھا جاتا ہے وہ اسکے
خلاف ہے۔ کوئی اولاد کے ہونیکو ہی نام آوری سمجھتا ہے اور یقین
کرتا ہے کہ آیندہ اولاد ہماری نام آوری و یادگار کی ترقی کا باعث
ہوگی حالانکہ یہہ خیال بالکل ہی غلط نکلتا ہے۔ یہہ مسئلہ ذرہ سی بات
سے ہی حل ہو سکتا ہے بھلا ہم تم اپنے باپ دادے کے یادگار
مین کیا سعی کرتے ہین جو اولاد آیندہ سے اُمید کرین اور اسیطرح

یہہ کہ چاہیے دنیا و عقبیٰ سے گنہگار ہون بے ایمانی کرین جہوٹ
بولین مگر یہہ کوشش ضرور ہو کہ اولاد کے لیے سرمایہ چہوڑین حقیقتاً
یادگار کوئی چیز نہین۔ اگر اولاد یا مکانات و باغات وغیرہ سمجہی جاوین
تو بہی چند روزہ ہے لیکن اوسکا بہی بعد مرنیکے کوئی لطف نہین۔ جن
مذاہب مین مثلہ تناسخ تسلیم ہے وہ تو بخوبی خیال کر سکتے ہین کہ
اونکو کوئی بہی حظ آیندہ نہین ہو سکتا جسقدر تعلقات دنیوی ہین وہ
جسم سے تعلق رکھتے ہین۔ جب جسم ہی نہین تو سب بیکار ہین۔ البتہ
مکانات بنانا۔ باغات لگانا۔ اولاد سعادتمند ہونا وغیرہ یہہ سب اسباب
زندگی مین فرح بخش ہین۔ ہان جو لوگ اپنی زندگی دوسرون کے ساتھہ
نیکی کرنے مین وقف کرتے ہین وہ اعلیٰ درجہ کا لطف زندگی اوٹہاتے
ہین اور عقبیٰ کے لئے سرمایہ جمع کرتے ہین اور اونہین کا نام بہی
لیا جاتا ہے۔ جیسا منشی کالی پرشاد صاحب مرحوم کایستھہ وکیل رئیس
کانپور نے اپنی ساری عمر قوم کی فلاح اور بہی خواہی مین صرف کی

اور اپنا لاکھون روپیہ کا سرمایہ قوم کو وقف کرکے کائیستھ پاٹ شالا
الہ آباد مین قایم کردے اوسکی بدولت ہزارون کائیستھون نے اعلی
درجہ کی لیاقت حاصل کی اور کر رہے ہین اونکا نام نامی ہمیشہ ہر شخص کی
زبان پر رہیگا۔ ایسا سلوک قوم کے ساتھ کسی نے آج تک نہین کیا
اور نیز آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خان صاحب بہادر سی۔ ایس۔ آئی ایل۔
ایل۔ ڈی۔ مرحوم نے علیگڈھ مین محمڈن کالج قایم کرکے اپنی قوم کے
لئے ترقی ابدی کا درخت لگا دیا۔ اگر زیادہ توفیق رفیق ہو اور عالم باعمل
ہو تو اوسکی تصنیفات ضرور قوم اور ملک کو فائدہ بخش اور روح کو تازگی
دینے والی ہین اور ایسے ہی شخصون کی نام یادگار زمانہ ہین اور ایسے
ہی لوگون کے قول اب تک واجب التسلیم اور ملک اور قوم کو فائدہ
پہنچا رہے ہین۔

فصل بست و دوم۔ باغات لگانیکی قواعد و فوائد مین

دنیوی کامون مین اگر دولتمند ہو اور توفیق رفیق ہو تو باغات کا لگانا بھی

ایک اعلی درجہ کی نام آوری اور رفاہ عام کا کام ہی ہر غریب و امیر مفلس و
تونگر جب کسیکے باغ مین جاتا ہے تو دل باغ باغ ہوجاتا ہے یہہ بھی
ضرور پوچھتا ہے کہ یہہ باغ کس نے لگایا ہے ۔ پہول پھل سے بھی بہرہ مند ہوتا ہے
کیسا ہی مغموم کیون نہو باغ مین جاکر دلخوش واپس آتا ہے ۔ امیرون کا
تو کچھہ کہنا ہی نہین ۔ اونکو تفریح اور دوست احباب کے ساتھہ جانیکے لئے
اس سے عمدہ کوئی جگہہ ہی نہین مگر فقیرون کا بھی تکیہ گاہ ہوتا ہے چرند
پرند رات کو بسیرہ لیتا ہے دن مین پھل پھول کھاتا ہے ۔ ہر متنفس
انسان و حیوان فیضیاب ہوتا ہے ۔ اگر موسم بہار مین گذر ہو طرح طرح کی
خوشبودار پہولون سے دماغ معطر ہوجائے ۔ بیلا چمبیلی ۔ گلاب ۔ سیوتی
نافرمانی ۔ ہزارہ پر نظر جا پڑے تو چاندنی سی کھل جائے سرو کی قطار و
کو دیکھے تو جون کا تون کھڑا رہجائے ۔ سوسن کی طرف گذر ہو تو زبان
سے بات نہ نکلے خاموشی کا عالم ہوجائے نرگس اگر سامنے آئے
تو آنکھہ پتھرا جائے ۔ تاڑ کھجور چھوہارے ۔ ناریل کی طرف اگر نگاہ اوٹھجائے ۔

عالم بالا نظر آئے بہشت کا دروازہ دو چار کوس رہجائے آم کے خوشون کا نظارہ کرے تو عقد ثریا شرماجائے انگور تاک جہانک مین رہجائے نارنگیون کو دیکھے تو سانس سینہ مین نہ رکے سسکیان بہر کر بیخود ہو جائے۔ اگر برسات مین گذر ہو تو ساون بہادون کی گرج بجلی کی کڑک مور پپیہہ کا شور کویل کو کلا کا کہور۔ درختون پر کٹہل بڑہل جامن کا لٹکنا۔ پکے ہوئے آمون کا پانی مین ٹپکنا۔ احباب کے ساتھ پہرتے ہوئے آم جامن کا کہانا ملہارون کا گانا۔ کچہ حسرت و افسوس جیمین سما کر رہجانا سبزہ پر پہسلنا کیچ مین ولنا عجیب لطف دکہاتا ہے سچ تو یہ ہے کہ اگر روپیہ ہو اور عیش پسند ہو تو اس سے بہتر کوئی دوسری جگہہ نہین اور اور اگر فقیر اور آزاد ہو اور گوشہ نشینی اختیار کرے تو اس سے عمدہ ٹہکانا نہین۔ یہہ لطف باغ مین ہی ہے کہ دنیا اور عقبی دونون دست بستہ حاضر رہتی ہین۔ آجکل کے باغات کی عجب کیفیت دیکہنے مین آئی ہے کہ جب کسی رئیس امیر کو ابتدائی شوق ہوتا ہے تو سارے کام چہوڑ کر

باغ پر متوجہ ہو جاتے ہین۔ باغ کے اصولون کو سمجھتے ہی نہین اناپ
سناپ روپیہ فضول کامون مین لگائے ہوئے چلے جاتے ہین
آج چہار دیواری بنتی ہے کل فوارہ لگتا ہے۔ جرمن سے درخت
آتے ہین۔ فرانس کو منی آرڈر جاتے ہین کچھہ درخت راستہ مین سوکھے
کچھہ آتے ہی سوکھہ گئے روپیہ برباد ہو گیا۔ جب حساب دیکھا تو آنکھین
کھل گئین۔ اب دوست احباب کی لعن طعن ہونے لگی۔ یکایک
کنارہ کش ہو گئے۔ غیر ملکون کے درخت تو آب وہوا کی ناموافقت
سے سوکھہ گئے۔ دیسی درختونکو حقیر سمجھکر نہین لگایا۔ خرچ کی تعداد زیادہ
دیکھکر طبیعت برداشتہ ہو گئی اب جو بنا تہا وہ بن گیا اور باقی رہ گیا وہ
پڑا ہوا ہے۔ باغ مین دس پانچ درخت نیب بیل وغیرہ کے جو جم
اوٹھے تھے اور اوکھڑوانے سے بچ رہے تھے وہ ہی باقی رہگئی
دن مین الّو بولتا ہے۔ رات کو بگلہ بستا ہے اور کوئی صاحب پورانے
فیشن کے ہوئے اور اونہون نے اپنے ملک کے ہی درخت

لگانیکا ارادہ کیا تو کسی کندہ ناتراش مالی کو پکڑ لائے اور اوسنے دو چار پرچہ انگریزی کے دکھادیئے اور کہدیا کہ یہہ جیمس صاحب کا سارٹیفکٹ ہے دوسری برون صاحب کی چٹھی ہے۔ بس کیا تہا لالہ جی لٹو ہوگئے دس روپیہ تنخواہ چودہری صاحب کے مقرر کردیئے چودہری صاحب نے بہی لالہ جی کو الّو بنالیا جو کہتے ہین وہ کرتے ہین۔ چودہری صاحب انگریزون کے یہان تو ضرور نوکر تہے مگر گوبہی۔ کرم کلّہ۔ گانٹہہ گوبہی۔ سلاد۔ چقندر۔ دہنیہ۔ پودینہ کے سوا، دوسرا درخت لگایا ہی نتہا جو واقف ہوتے اور یہہ بہی جانے کتنی ٹہوکرا ور انٹر کہاکر سیکہے تہے۔ اب یہان چودہری صاحب کی قسمت کہل گئی۔ دو چار گلاب کی قلمین طیار کر دکھائین۔ ایک آدہ چکر بنادیا۔ لالہ جی بہی لٹو ہوگئے جو چودہری صاحب کہتے ہین کرتے ہین۔ دن بہر تو چودہری صاحب باغ مین پڑے ہوئے گوزا وڑاتے رہے۔ جب لالہ جی کے آنیکا وقت ہوا تو پہلے سے کہور پہ لیکر باغ مین ٹہلنے لگے۔ لالہ جی نے سمجہ لیا

کہ بڑا محنتی ہے۔ جب درختونکی نوبت آئی تو کسی ذخیرہ مین لالہ جی کو
لیجا کر درخت خرید کرائے۔ روپیہ مین چار آنہ اپنے بنائے۔ بلا لحاظ
موسم اور وقت اور قسم زمین اور قطع کے درخت لگائے۔ اپنی کارگذاری
دکھانیکو گھنے گنجان درخت لگا دیے جس سے جلد سرسبزی معلوم ہو
تھوڑے دنون تک چودہری صاحب نے کبھی کیلہ کے درخت
بیچے کبھی ترکاری فروخت کی کبھی کھوربہ کھویا پہاولہ چورایا بیلونکو
دانہ نہ دیا۔ بہو کا مارا کہا چاٹ کر رخصت ہوئے باغ کی یہہ کیفیت
کہ کھڑا سنسنا رہا ہے۔ درختون کی کثرت سے جوار کا کہیت یا
کجلی بن نظر آتا ہے پہل پہول کا نام ہی نہین۔ اگر کوئی سیر کرنے کو
آئے تو دماغ پراگندہ ہو جائے دروازہ سے لوٹ جائے۔ اب تو
خرچ آبپاشی بہی گران معلوم ہونے لگا۔ تھوڑے دن تک گوارا کیا
آخر چھوڑ بیٹھے۔ درختون کی لکڑی چورا چکون نے کاٹنی شروع کی۔
باغ کیا وبال جان ہو گیا۔ ایسی باغات کے لگانے سے تو نہ لگانا بہتر ہے

باغ ایسی چیز ہے کہ اگر کوئی ہوشیاری سے باقاعدہ لگائے تو اکثر ممالک
مین تو بارور ہونے کی حالت پر معقول آمدنی کی جائداد ہوجائے ورنہ
اوسکا خرچ تو اوسمین ضرور نکل آئے اور سیر و تفریح مفت مین ملے ۔
جب کوئی شخص باغ لگانیکا ارادہ کرے تو ایسی زمین تجویز کرے جو کسی
راستہ کے قریب اور آبادی سے متصل ہو اور زمین خراب قسم کی یعنی
زیادہ ریتیلی یا زیادہ چکنی اور سخت اور خشک اور کگریلی یعنی جسمین
کنکر زیادہ ہون اور سرخی مائل نہو اور پانیکا گذرگاہ نہو اور ایسے نشیب
مین نہو جو پانی باہر نہ نکلتا ہو بلکہ ایسی زمین ہو جسمین ریت اور مٹی
دونون ملی ہون اور نیچے زمین کے پانچ چھہ گز تک کنکڑ کی تہ نہونی
چاہیئے جب زمین تجویز ہوجاوے تو اوسکی حفاظت کا انتظام چہار
طرف سے بخوبی کرین پختہ چہار دیواری بنوانا محض نمایشی اور بے سود
کام ہے اور اگر بنائی جاوے تو کچھ ہرج بھی نہین مگر متوسط درجہ کے
آدمیون کا روپیہ لگانا بالکل ہی فضول کام ہے سہل طریقہ یہہ ہے کہ

موسم برسات مین چہار طرف خندق کہودوا کر اوسکی مٹی سے اونچا دوڑہ یعنی پشتہ بنوائین اور اوس پشتہ پر دس دس گز کے فاصلہ پر درختان جامن و کولہر و نیم و لسوڑہ و کدنب و املی و بیر بانس وغیرہ لگائین اور ہر چہار گوشہ پر پیپل و پاکہر و بڑ لگائین اور درمیان مین ان درختون کے ہاتھ ہاتھ بہر کے فاصلہ پر تہوہر یا ناگ پہنی لگا دین یا کرنجوہ کے تخم بووین کرنجوہ کے درخت جلدی سرسبز ہوتے ہین اور حفاظت کر لیتے ہین مگر راستہ کی جانب برہنہ پا چلنے والون کو اکثر تکلیف دیتے ہین اسلئے راستہ کی جانب تہوہر ہی لگانا چاہیئے اور راستہ کی جانب درمیان مین ایک راستہ رکہین اور جسقدر روش بنانے ہین اونکے نشانات کر کے طیار کرا لیوین۔ روشین زیادہ اونچی نہ بناوین صرف اسقدر اونچی بنا دین کہ برسات کا پانی اوسپر نہ بہرے اور روشون کے دو رویہ نالی پانی کی رکھین اور دروازہ کے سامنے کی روش اتنی چوڑی بنا وین کہ جسپر سواری با آسایش اندر جا سکے اور مناسب موقعون پر چکر بنا دین اور

روشون کے بنوانےمین مٹی کھیت مین پھیلی ہوئی اوپر اوپر کی نہ کھودواوین
جس سے عمدہ مٹی روشون مین لگجاوے اور خراب قسم کی مٹی اندر
سے نکل آوے۔ بعدہ ہر تختہ کو ہموار اور صاف کراوین اور کھات عمدہ
قسم کا دیکر اقسام ترکاری خواہ غلہ ایسے قسم کا جسکے درخت زیادہ اونچے
نہوتے ہون کاشت کرادین اور روشون کے بنانیکے وقت لحاظ
رکھین کہ کوئے سے پانی ہر تختہ مین بسہولیت پہونچ سکے اور چاہ پختہ
ایسی جگہہ بنوادین کہ جو راستہ کی قریب اور روش درمیانی سے ملا ہوا ہو اور
کوئے کی قریب ایک مکان پیاؤ کا جس سے مسافرون کو آسایش
ملے بنوادین اور مالی یا محافظ باغ کا مکان ایسی جگہہ بنوادین جس سے
امیر امراء فقیر فقراء تفریحاً اور ضرورتاً ٹہر سکین اور جہانتک ممکن ہو مکان
ایسا مستحکم بنائین کہ جو آیندہ جلد جلد مرمت کی ضرورت نہ پڑے اور
مکان ہوادار جسمین ہر طرف سے ہوا آسکے اور اونچے پٹاؤ کا ہو
اور اوسکا ایک حصہ چوکھٹ کیواڑ کا ہو جسمین ضروری اسباب مقفل رہسکے

اور خاص خاص ضرورتون ہین کار آمد ہو۔ دوسرا حصہ کھلا ہوا ہو جسمین
عام مسافرون کو آسایش مل سکے۔ اور رسوئی خانہ کیلئے کوئی مکان
دوسرا اس مکان سے علیحدہ اور قریب بنوادیا جاوے۔ جب ایکسال
اراضی مذکور مین کاشت ہوجاوے تب درخت لگائے جاوین درخت
لگانے سے پہلے درختون کے نشانات قایم کرکے ایک ایک گز کے
عمیق گڑہے کہود دیئے جاوین ہر چہار طرف پشتہ یا مینڈے سے نیچے
اندرونی جانب درختان کرونده وغیره خاردار بہلدار لگا دیئے جاوین اور
دروازہ کے سامنے کی روش پر نالیون پر دائین اور بائین ایسے درخت
جو تراشنے سے خوشنما رہتے ہین مثل مہندی اور ریلیا اور دورنٹہ وغیرہ
لگائے جاوین اور اوسکے ساتھ ہی پانچ پانچ گز کے فاصلہ پر درختان
سرو نصب کئے جاوین اور روش سے نیچے اندرونی سطح باغ کے
جانب دو دو گز چوڑی کیاریان بنائی جاوین اون کیاریون مین درختان
پہولدار جو ہمیشہ رہتے ہون مثل گلاب بیلہ چمبیلی گلِ نواری ودوپہریا چمپا

مونگرہ ۔ مدن مان سیوتی وغیرہ دو دو گز کے فاصلہ پر لگائے جاوین اور
انهین کیاریون مین فصلی پهولون کے بیج بوئے جایا کرین ۔ بعدان
کیاریون کے ایک نالی لمبی سراسر سوا گز گهری اور اسیقدر چوڑی کہود کر
گوبر ایک ایک بالشت بهر دیا جاوے اور ماہ جیٹھ آخر خواہ اساڑھ مین درختان
کیلہ عمدہ قسم لگائے جاوین بعدان کیلون کے نالیون سے گز بهر کی فاصلہ
پر درختان عمدہ خاص قسم مثل کٹهل و بڑہل وانوله وامرہ وغیرہ لگاوین اور مکان
متذکرہ بالا کے چارون گوشون پر درختان مولسری یا کدنب یا اشوک
یا کمرکهہ وغیرہ جو خوشنما اور دیرپا اور زیادہ سایہ دار ہون لگاوین زیادہ دیرپا اور
خوشنما مولسری کا درخت ہوتا ہے اوسکے بعد اسی اصول پر دیگر تختون مین
مین بهی درخت لگاوین اور روش کے کنارہ پر دو رویہ درختان گوڑہل و
چاندنی و کنیر و گل فانوس وغیرہ نصب کرین ۔ کیلہ کے درختون کو آٹھ سات
سال کے بعد اوکهاڑ کر نالی صاف کرا کر دوبارہ لگانیکی ضرورت ہوتی ہے
ورنہ خراب ہو جاتی رہتی ہین اور دیگر تختون مین درختان پهلدار آنبہ دیسی و قلمی وغیرہ

لکاٹ ولیچی لیموں ونارنگی رنگترہ وکولا سلہٹ۔ امرود ضمیری شربتی
ہزارہ آم پیچ گلاب جامن۔ کہرنی فالسہ آڑو شفتالو۔ آلو بخارا۔ شریفہ
کیتہ بیل۔ انگورہ چہوہارہ۔ ساگودانہ۔ ناریل۔ بادام۔ لونگ سپیاری
دارچینی تیزپات۔ اخروٹ وغیرہ اکثر اقسام درختان وولایتی ہین سے
جنکا نام لکہنا ناحق سمع خراشی کا باعث ہے اور جو درختان کہ زمین و
آب وہوا انکی سے موافق ہون لگائے جاوین اور موقع ہائے مناسب
پر پہلدار درخت لگاوین اور درختون کے لگانیکو ماہ ماگہہ یا اساڑہ بہتر ہے
لیکن یہہ ضرور لحاظ رہے کہ جو درخت لگائے جاوین وہ تختہ وار
لگائے جاوین متفرق نہ لگائے جاوین کیونکہ متفرق درختون کے
پہلون کی حفاظت نہین ہوسکتی اور جو بڑی قسم کے درخت مثل آم
وغیرہ کے لگائے جاوین سیراب و معتدل آب وہوا کے ملکون مین
۳۰ گز اور گرم ملکون مین ۲۵ گز سے کم فاصلہ پر نہ لگائے جاوین اور اونکی
درمیان مین چہہ چہہ گز کے فاصلہ پر درختان ترشاوہ لیموں نارنگی وغیرہ

ایسے درخت لگائے جاوین جو دس بارہ برس کے بعد پھل نہین
دیتے۔ امرود کو اور درختون کے ساتھ نہ لگانا چاہیئے کیونکہ اسکی
عمر زیادہ ہوتی ہے اور سو برس تک پھل دیتا ہے۔ اسکا فاصلہ دس گز
کا ہونا چاہیئے۔ جو درختان کہ تخمی ہوتے ہین اونکا عمدہ قسم کا پھل لیکر
خود بویا جاوے تو درخت قابل اطمینان کے ہوتے ہین اور جو
درخت کہ قلمی لگائے جاوین وہ عمدہ قسم کے معتمد جگہہ سے لئے جاوین
باغ کے لگانے مین اعلی درجہ کا ضروری اور خاص کام یہہ ہی ہے کہ درخت
عمدہ قسم کے پھل کے ہون۔ کیلہ کا باغ مین زیادہ ہونا ضروری ہے کیونکہ
کیلہ کے ہونے سے دیمک نہین پیدا ہوتی اور دیگر درختون مین
سیرابی پہونچتی ہے۔ جب تک درخت جگہہ قبول نکرے تیسرے روز
پانی لگانے کی ضرورت ہے اور جب چھ مہینے سے زیادہ یا برسات
گذر جاوے تب موسم گرما مین چوتھے روز۔ بعض جگہہ تیسرے روز اور
موسم سرما مین چھٹے روز پانی دینا کافی ہے۔ باغات کے لگانیکے

مختلف طریقے ہین اور قطع وضع ہر ملک کی جدا گانہ ہے اور زمین کی
بھی مختلف صورت ہوتی ہے۔ کوئی ایک نقشہ یا ایک قطعہ ہر جگہہ کیلئے
کار آمد نہین ہوسکتا۔ پرورش کے طریقہ بھی ہر ملک اور مقام کے علیحدہ ہین
جو جس طریقے ہین سہولیت و منفعت دیکھتا ہے کاربند ہوتا ہے لیکن
اصول اور نتیجہ سب کا ایک ہی۔ ہان جو اصولو نپر نظر کریگا باغ لگانیکا فائدہ
اوٹھائیگا اور درختان عمر طبعی تک قایم رہینگے اور باررور ہونگے اور اس
تحریر سے کوئی صاحب یہہ نہ سمجھین کہ باغ اوسی کا نام ہوگا جسمین کنوان
پختہ یا مکان عالیشان ہوگا یا روش خوش قطع ہونگی ینہین۔ بلکہ اس
سے صرف یہہ بات دکھلانا مقصود ہے کہ باغ کو ان اصولون پر غور
کر کے لگائے۔ باغ کا لگانا زیادہ تر رفاہ عام مقصود ہے سو جہانتک
ممکن ہو آسایش عام کا لحاظ رہے۔ ضرورت کے وقت مسافرون
کو جو آرام کوٹھی بنگلہ سے ہوتا ہے وہ ہی خس پوش مکانات سے بھی
ممکن ہے۔ جو پانی چاہ پختہ سے ملتا ہے وہ ہی چاہ خام سے بھی

حاصل ہوتا ہے جو آسایش درختان آنبہ وجامن سے مسافرون کو ملتی ہے وہ ہی نیب وگولر سے ممکن ہے بہرحال جسکو جیسا موقعہ بہم پہونچے آسایش و مفاد کے اصولون پر نظر کر کے باغات و درخت ضرور لگائے اس سے زیادہ مفاد دنیا و ثواب عقبیٰ کے کوئی دوسری چیز نہین ہے۔

فصل بست وسوم۔ دربیان ریاضت و ورزش

ریاضت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک روحانی۔ دوسری جسمانی۔ روحانی ریاضت فرع عبادت کا ہے روحانی ریاضت سے دماغ کو قوت رہتی ہے۔ طرح طرح کی ایجادین اور اختراعین خیال مین آتے ہین کتب و مضامین کی تصانیف اسی قوّت پر موقوف ہے اس قوت کا اعتدال پر رہنا اعضاء رئیسہ کی تندرستی ہے کسی بات کا سوچنا اور خیال کرنا مشق اور ترقی ہے۔ روحانی ترقی کرنیوالونکو تخلیہ کی بہت ضرورت ہے کیونکہ خلوت مین خیالات صالح پیدا ہوتے ہین اور

اسی سبب سے علماء و حکماء تخلیہ پسند ہوتے ہین۔ جو لوگ دماغی کام
نہین کرتے اور سوچنے اور غور کرنے سے عار کرتے ہین اونکی روح
مفسد ہو جاتی ہے اور قوت سے زیادہ کام کرنا یا ہر وقت خیالات
اور غور مین مبتلا رہنا دماغی اور عصبی امراض مثل فالج و مالیخولیا و سہر و سبات
وغیرہ مین مبتلا کرتا ہے۔ پس جیسے ضرورت ہر عضو سے کام لینے کی ہی
ویسے ہی آرام دینے کی ہے۔ البتہ جب حکماء و فقرا مشق کرتے کرتے
عادی ہو جاتے ہین تب اپنی نفس پر قادر ہو کر قوت کو زایل نہین ہونے دیتے
بلکہ عمل فقرائے سے روح کو طاقتور کرتے جاتے ہین اونکو ہر وقت
کی دماغی محنت کچھ نقصان نہین پہونچا سکتی بلکہ فرح بخش ہی۔ دوسری
جسمانی ریاضت۔ اسپر مدار حیات و تندرستی و امور دنیوی بالکل موقوف
ہین۔ ہر قسم کی طاقت جسم مین حاصل ہوتی ہے۔ قوت جسمانی
سے افضل تر دنیا مین کوئی نعمت نہین۔ ازجملہ رستم و اسفندیار
وغیرہ طاقت و توانائی کی وجہ سے کتنے نامور ہوئے ہین جنکا نام

ابتک صفحۂ ہستی پر منقوش ہے اور کیسے کیسے اعلی درجہ کے کام نمایان
کئے۔ دنیا بھر مین اونکی زور آوری نے تہلکہ ڈال رکہا تہا۔ بڑے بڑے
راجا اور بادشاہ انکی قوت کے ڈر سے سر بزمین رہتے تہے۔ اب
برعکس اسکے نازک اندامی صفت خاص خیال کیگئی ہے۔ امرا و شرفا
کی یہہ حالت ہے کہ گہر سے باہر نہ جائین۔ قدم بہر بلا سواری کے نہ چلین
سواری مین بہی چلین تو ایسے ہو کہ جنبش نکرے۔ گہوڑے پر چڑہین
تو ریڑہ کی ہڈی چہل جائین پٹاخون کی آواز سنین تو کانون کے پردے
پہٹ جائین۔ بندوق گہر مین آجائے تو لڑکے بالے ڈر جائین اونچے
نیچے راستہ پر گذر ہو تو موزہ متورم ہو جائے۔ پانون مین موچ آجائے
کہچڑی کہانے مین پہونچہ ٹوٹے اگر کمین رات کو گہر مین چوہے کہٹ کہٹ کرین
تو جورو کی بغل مین چہپ جائین یا سپاہی کو آواز دیتے پہرین اگر ذرہ سی
ہوا ناموافق چلے تو گلے سے گلوبند باندہے پہرین۔ زمانہ تہوکے
مگر اونکا تہوک حلق سے باہر نہ آئے۔ اگر کہانیکا وقت گذر جائے تو

فوراً حرارت آجائے۔ نزلہ کا غلبہ ہو جائے۔ خیر اُمراء تو فارغ البالی سے
ایسی حالت پر بھی اپنی عمر کاٹ لیتے ہین مگر غریب غربا کو کیون شامت
نے گھیرا ہے جو مفت مین لکھنؤ کے شاہزادہ بنکر فاقہ مستی سے بسر
کرتے ہین۔ اگر کسی امیر رئیس سے ذکر آتا ہے کہ ورزش کرو ہتھیار چلانا
سیکھو۔ محنت مشقت کے عادی ہو۔ بجواب اُسکے کہدیتے ہین کہ اب
امن کا زمانہ ہے۔ اِن باتونکی کوئی ضرورت نہین۔ یہہ سب کچھ مانا کہ
کوئی ضرورت نہین مگر جب چور اوچکہہ ڈاکو رہزنون سے کام پڑجاتا ہے
توانائی یاد آتی ہے۔ سوائے گین گین کے آواز ہی نہین نکلتی جان و
مال و عزت برباد ہو جاتی ہے۔ آرے بھائی اب تو سو چو سب تو
کھو چکے۔ اگر توانائی بھی گئی تو خاتمہ بالخیر ہے۔ اگر توانائی ہو گی تو
دین و دُنیا سب باسلوبی سر انجام پا جاوینگے۔ دل کو فرحت دماغ کو قوت
جسم کو توانائی حاصل ہو گی اولادین ضعیف الجثہ نہونگی عمر طبعی پاوینگی
ورزش کرنا۔ ڈنڈ پیلنا۔ مگدر ہلانا۔ لیزم گھمانا وغیرہ عمدہ طریقہ صحت جسمانی

ہین ۔ مگر شرفاء اسپر متوجہ نہین ہوتے اوسکا سبب یہہ ہے کہ ابتداءً عمر مین تعلیم نہین ہوتی جو جوانی مین عادی رہین اور جب خود بہرہ ور نہین تو اولاد کو بہی کیون متوجہ ہونے دین اور فی زمانہ بڑا بہاری نقص یہہ پیدا ہوگیا ہے کہ ورزش کے طریقے بالکل جہلا مین چلے گئے اور اوس گروہ مین اکثر خلاف وضع کے لوگ شامل ہوتے ہین جو باغیچون وغیرہ مین اکہاڑہ قایم کر لیتے ہین اور ہر وقت چرس گانجہ وغیرہ کا شغل رکہتے ہین ۔ اگر کسی شریف کے لڑکے کو اسطرف میلان ہوتا ہے تو چونکہ شرفا مین کوئی سکہلانیوالا نہین ملتا لامحالہ اون اکہاڑون مین جاکر سیکہنا پڑتا ہے اور کچہہ عرصہ کے نشست و برخاست کے بعد وہ بہی سنگہہ جی بنجاتا ہے ان نقصون کی وجہہ سے ورزش کا ترک کرنا اور لڑکونکو شوق نہونے دینا داخل غلطی ہے ۔ بلکہ یہہ ضرور ہے کہ مکان پر ہی اپنی ہمقوم و شریف لڑکون کو ورزش کا عادی کرین ۔ کچہہ عرصہ مین جب ترقی ہو جاویگی ۔ تو ناقص صحبتون کا خطرہ خود بخود جاتا رہیگا اسکے علاوہ پا پیادہ چلنا ۔ گیند

کہیلنا۔ گہوڑے پر سوار ہونا وغیرہ اور محنت اور مشقت کے کام کرنا سب

داخل ریاضت جسمانی ہین۔

فصل بست چہارم۔ حکامونکی آداب مین

بادشاہ وقت سایہ خدا کہا جاتا ہے اور حکام وقت قایمقام بادشاہ

وقت کے ہوتے ہین پس ضرور ہے کہ حکام وقت سے رعیت

شاد اور ملک آباد ہو۔ مگر آجکل خاص خاص حکام ایسے ہین جنسے

رعایا مالوف ہے اور دل وجان سے اونکی ترقی کے خواہان رہتے

ہین۔ بظاہر اگرچہ وہ کسی قصوروار کو رہا نہین کردیتے ہین کسی کے

خانگی معاملات مین امداد نہین کرتے۔ کسی کی شادی وغمی مین

شریک نہین ہوتے مگر تاہم عام لوگ اونکی ہواخواہی مین اونکا دم

بہرتے ہین اور اوسکا سبب یہہ ہے کہ وہ اپنے فرائض منصبی کو

خداترسی کے ساتہہ پورے طور پر ادا کرتے ہین۔ مگر اکثر ایسے ہوتے

ہین جو انصاف فروشی کرتے ہین اونسے رعایا کا ناخوش رہنا اور

شاکی رہنا بیجا نہین اونکے لئے رعایا کی بخت بیداری سے کہ حضور
سر انٹونی میکڈانل صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہ
فرمان فرمائے ممالک مغربی و شمالی و اوده تشریف لے آئے ہین اور
اکثر ناسزاؤن کو سزا دے رہے ہین اور جو باقی ہین وہ بھی کیفر کردار کو پہنچینگے
اکثر پرانے عادل بادشاہون کے قصص جو ہمارے کان تک پہونچتے
تھے اونکو ہم بڑی حیرت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ لیکن آج حضور
ممدوح کی نصفت مزاجی اور بیدار مغزی نے ہمارا سارا شبہہ رفع کردیا
جہانگیر بادشاہ ہند کا زنجیر عدل قلعہ پر لٹکانا بڑا یادگار زمانہ ہے۔ جو دادخواہ
زنجیر ہلاتا تھا وہ داد پاتا تھا۔ مگر یہہ موقع اوسی دادخواہ کو ملتا تھا کہ جو صدہا
کوس کی مسافت طے کرکے دروازہ قلعہ تک پہونچے۔ لیکن حضور
ممدوح سارے ملک کا کھٹکا لئے رہتے ہین۔ ہر غریب امیر جب جسکا
جی چاہے عرض حال کرے اور داد کو پہونچے یا کسی نے آدہ آنہ
کا ٹکٹ خرچ کیا گھر بیٹھے انصاف کو پہونچا۔ کیا آج کسی کی مجال ہے کہ

کوئی زبردست زیردست پر ظلم کرسکے یا کوئی تنا ور پیر زال کو بہی ستا سکے
پولس کے ظالمون نے چوہے کا بہٹہ تلاش کرنے پر کمر باندہی ہے
مسجدون مین توبہ کرتے پہرتے ہین کوئی زاہد و مومن بنکر مکہ معظمہ کو
جاتے ہین کوئی بیراگ دہارن کرکے دوارکا جی پدہارتے ہین جنکے
پنجے خون آلودہ رہتے تہے وہ زہد و تقوی کے مسائل پیش کرتے
ہین۔ ڈاکو و رہزنون نے تلسی کی کنٹہی باندہنے کا ارادہ کرلیا ہے۔
سرحدی ریاست ہاء غیر کے جرایم پیشیون کے پیٹ مین بہی پانی بولتا ہے
مالی و ملکی حالت روز افزون ترقی پر ہے۔ میونسپلٹیون کی حالت اسلوبی
دکہا رہی ہے۔ حقیقت تو یہہ ہے کہ ایسا بیدار مغز قصہ کہانیون مین
ہی سُنا ہوگا۔ اگر کسی کو میرے کہنے مین شبہہ یا مبالغہ شاعری کا گمان
ہو تو بچشم غور ملاحظہ فرمائیے زیادہ شرح کے ساتہہ لکہنا اسی خیال سے
قلم انداز کرتا ہون کہ کوئی خوشامدی نہ ٹہرا لے۔ خداوند کریم حضور محتشم الیہ
کو ہمارے اوپر ہمیشہ فرمان روا و کامران رکہے اور ماتحت حکامون کو

توفیق رفیق ہو کہ حضور ممدوح سے طرز حکومت و معدلت اخذ کرین }
لیکن بیشتر ایسے ہین کہ جو انگریزی و فارسی کی لیاقت رکھتے ہین۔
بی۔ اے۔ ایم۔ اے پاس بھی کر چکے ہین۔ انصاف فروش بھی نہین
ہین اور اونسے رعایا بیزار رہتی ہے۔ اوسکا باعث یہہ ہے کہ حفظ مراتب
اونکا اچھا نہین۔ کوئی تو ایسے ہوتے ہین کہ خوشامد پسند ہو جاتے ہین
اور خوشامدی اونکا پیچھا نہین چھوڑتے اور رفتہ رفتہ وہ خوشامدی
ایسا دخل مزاج مین پا لیتے ہین جسکی وجہہ سے عام لوگونکو بدگمانی
پیدا ہو جاتی ہے بعض تفریح سیر و تماشہ وغیرہ کے ایسے شایق
ہوتے ہین کہ اُمرا و روساء انکے ہم مزاج اونسے ملجاتے ہین اور اونکے
ساتھہ گاڑیونپر سوار ہوئے پھرتے ہین۔ عام لوگ اونکی جانب سے
بد دل ہونے لگتے ہین۔ کسی کے یہان چپراسی اردلی دخل پائے
ہوئے ہوتے ہین کوئی عملہ کے کسی اہلکار کو منہ چڑہا لیتا ہے اور
جو لوگ کہ درخور دو خیل ہو جاتے ہین وہ کچھہ عرصہ کے بعد اہل معاملہ سے

اپنا رسوخ ظاہر کرنے لگتے ہین اور رفتہ رفتہ نوبت بمعاملات پہونچتی ہے ہر وقت کی ہمنشینی کی وجہہ سے مزاجدان ہوجاتے ہین مقدمات کے تذکرہ بھی آجاتے ہین - یہہ معلوم کر لیتے ہین کہ کسکی طرف راے موافق ہے اور کس طرف ناموافق ہے - پس جسطرف راے موافق معلوم ہوئی فوراً ہزار پانسو جمع کراے اور فتحیابی پر گھر کو لیگئے - یا یہہ چالاکی کھیلے کہ دونون فریق سے جمع کرالیا جو فریق کامیاب ہوا اودہر سے لیلیا - دوسرے فریق کا واپس کردیا - بس ایماندار بھی رہے اور رقم بھی اوڑالی - حاکم بیچارہ کو خبر بھی نہوئی اور بدنامی حاکم کے نصیب ہوئی اور جب دورہ شروع ہوا تو چپراسیان تحصیل کے گھر شادیانے بجنے لگے - عملہ والون کو نوروز آیا بنیون کے نانی مرے - چمارون کی کھال اوڑہی - زمیندارون کا سانس پھولا - رعایا نے بجاے اسکے کہ دادخواہی کرے گوگا پیر کا پیسہ اوٹھایا میان کا بکرا بولا - جیون تیون کرکے عزت بچی - مال اورون نے اوڑایا

بدنامی کا ٹھیکرہ حاکم صاحب کے ہاتھ آیا۔ مگر نہین یہہ سب قصور
اون حکام کا ہے جو ڈیرہ مین پڑے رہتے ہین۔ لشکر کی حالت
ہی نہین پوچھتے۔ باہر نکلکر قدم نہین رکھتے۔ اگر باہر نکلے تو چشمنمایش
صورت سے کسی داد خواہ کو عرض کرنیکی جرأت ہی نہ ہوئی یا موقعہ ہی
نملا۔ مگر جب کسی بیدار مغز اعلی حاکم تک نوبت پہونچتی ہے تب
سوائے افسوس کے کچھہ ہاتھہ نہین آتا۔ پس حکام کو چاہیئے کہ
جب کسی جگہہ مقرر ہون تو اپنے قیام کو ایسا مکان تجویز کرین کہ جو وسط
شہر مین ہنو اور کسی سے رسم اتحاد خاص قایم نکرین نہ کسی کے یہان
شادی وغیرہ تقریبون کے جلسہ مین جاوین۔ البتہ اگر کسی معزز رئیس
کے یہان ایسا جلسہ ہو جسمین دیگر حکام بھی شریک ہون مضایقہ
نہین ہے۔ اگر کوئی معزز شخص اپنے یہان ملنے کو آوے تو
بکشادہ پیشانی ملین اور ملاقات کے وقت کسی معاملہ مقدمہ کا
تذکرہ نہ آنے دین۔ اگر کوئی ذکر کرے فوراً روکدین کسی رئیس سے

کسی چیز کی فرمایش نکرین - رئیسون سے سواریان یا آرایشی اسباب عاریتاً منگانیکے عادی نہون - ڈالی کسیکی نہ لین - اگر کوئی رئیس قسم ترکاری وغیرہ اپنے باغات سے اتفاقیہ بہیجدے تو دل شکنی نکرین - عملہ کے کسی اہلکار سے خاص خصوصیت نہ بڑہاوین - اہل عملہ کے حرکات وسکنات سے خفیہ وعلانیہ نگران رہین اور اپنے ماتحتون کے دلون پر سخت خوف غالب رکھین - کسی خاص شخص کو اہل عملہ مین سے ایسا معتمد الیہ نہ بناوین جو دیگر اہلکارون کو حسد پیدا ہو - عدالت مین بیٹہکر بدزبانی یا گالی گلوج سے کسی اہل عملہ یا فریق مقدمہ سے پیش نہ آوین - اگر کسی اہل مقدمہ یا کسی شخص کی کوئی شکایت دربردہ معلوم ہوئی ہو اوسکو عدالت مین زبان پر نہ لاوین بلکہ دل سے بہلاوین - اپنی اردلی مین چالاک چپراسیون کو نرہنے دین - بلکہ ضعیف العمر و شریف قوم منتخب کرکے رکھین اور ایک ہی چپراسی کو زیادہ عرصہ تک نرکھین - مقدمہ کی پیشی کے وقت تعصب قومی کو

کام مین نہ لاوین - اگر عام شہرہ کسی شخص کی نسبت بدافعالیون کا ہو
اور وہ کسی مقدمہ مین ماخوذ ہوکر آوے تو صرف شہرت کو ہی ثبوت
کافی نہ سمجھین بلکہ موجودہ ثبوت پر بہی لحاظ کرکے سزا دین - اکثر اشخاص
کی بلاوجہہ بہی شہرت اور بدنامی ہوجاتی ہے پیشی مقدمہ کے وقت
فریقین مقدمہ یا وکلاء جو کچہہ بیان کرین بغور سنین اور یادداشت مرتب
کرتے جائین اور کسی گواہ یا فریق سے بدزبانی سے پیش نہ آوین
کیونکہ حاکم جس فریق سے پیشی مقدمہ کے وقت بدخلقی سے
پیش آتا ہے وہ فریق انصاف سے مایوس ہوجاتا ہے اور حاکم
کو دوسرے فریق کا طرفدار خیال کرنے لگتا ہے - حاکم کا فرض ہے
کہ واقعات مقدمہ کی تفتیش جرح اور سوالات معقول سے کرین و ماغی
قوت کو کام مین لائین - اگر حاکم و حکیم خوش اخلاقی سے تفتیش
حالات مقدمہ و مرض کرتا ہے تو جلد و بسہولیت عقدہ کہل جاتا ہے
اور کج خلقی و بدزبانی سے اکثر حکام کو ذلت کا سامنا ہوتا ہے اور

جب تجویز لکہنا شروع کرین تو ایسی احتیاط کے ساتھ لکھین کہ اخیر وقت
تک کسی کو آگہی نہ ہو اور حکم سزا دینے کیوقت کبہی چہرہ و بشرہ سے
اظہار غضب و غصہ نکرین۔ بلکہ ایسے مواقعہ دکہلاوین جس سے
مجرم اپنے دل ہین خود معترف بقصور ہوجاوے۔ اور یہہ حاکم کا فرض ہے
کہ جہانتک ممکن ہو ایسی کوشش ضرور کرین کہ جس سے حق تلفی
نہونے پاوے اور کوئی بے قصور سزا نپاوے۔ اور مجرم رہا نہوجاے
ورنہ دنیا مین بدنام اور گورنمنٹ کی نظرون مین حقیر اور عاقبت مین
مین جوابدہ ہونگے اور جب دورہ مین جاوین تو اپنے عمال و ہمراہیان
لشکر کے اعمال و افعال سے درپردہ بخوبی نگرانی رکہین تاکہ غربا پر
کوئی تشدد نکر سکے کسی گہسیرہ کو چار پیسہ کی گہاس کے تین
پیسہ بہی ملنا سخت ظلم ہے کیونکہ اوسکے عیال و اطفال کی پرورش
کا مدار اسی پر ہے ایک پیسہ کی کمی سے اوسکا ایک آدمی ضرور فاقہ
سے بسر کرکے لامحالہ دعاء بد دیگا اور غیر معمولی راستون اور گذرگاہون

اور دریاؤن گھاٹون اور کشتیون کو دیکھین اور جو ضرورت سمجھین اوسکا
انتظام کرین۔ دورہ کے وقت اکثر حکام ماتحت صرف اون راستون
کو جنپر حکام کا گذر ہوتا ہے درست وصاف کرا دیتے ہین باقی شاہراہ
خراب وخستہ حالت پر رہتے ہین جس سے عام رعایا کو بڑی بڑی تکالیف
کا سامنا ہوتا ہے۔ کاشتکارون کی عام عادت ہوتی ہے کہ راستون
مین سے مٹی لیکر علی العموم مٹی مینڈون پر چڑہاتے ہین اور راستہ تنگ
کرتے جاتے ہین جس سے نشیب ہو جاتا ہے اور راستونکے
تنگ ہونے سے بڑی بڑی تکالیف عام رعایا پر ہوتی ہین بلکہ فصل
خریف استادہ کے وقت پر ایسے راستون پر بھی بوجہہ آڑ کافی ملنے
کے جرایم سرزد ہوتے ہین یا راستون پر دورویہ کاشتکاران سرپت
لگا دیتے ہین جس سے جرایم پیشونکو کافی موقعہ ملتا ہے۔ ایسی چھوٹی
چھوٹی باتون پر توجہہ کرنے سے بڑی بڑی بدامنی دفع ہو سکتی ہین۔
دیہات قرب وجوار لشکر مین غیر متعلق اشخاص وخصوصن بچون وعورتون سے

اہلکاران تحصیل و پولس و عمال کے و پٹواریان و چوکیداران کے جبر و
تعدی اور بدمعاشون کے طریقہ اور زمیندار اور کاشتکارون کے برتاؤ
بخوبی تحقیق کرین اور تدارکات کافی باختیار خود کرین یا حاکم اعلی کو مطلع کرین
اور ہر قسم کے معاملات و جرایم کی تفتیش مناسب کرین - اور مستغیثون
کو موقعہ کافی داد خواہی کا دین اور اسقدر نرم مزاج نہون جو ہر شخص مزاج پر
غالب آوے اور اتنے سخت مزاج نہون جو مظلومونکو داد خواہی مین
ڈر معلوم ہو اور یہہ خوب سمجھہ لین کہ حکومت غیر مترقب اور خداداد شے ہے
اسکی قدر کرین اور خداوند کریم کا شکریہ ادا کرین جس شخص کو حکومت
ہاتھہ آجاے اوسکو پھر کوئی تمنا نہین کرنی چاہیئے جو حاکم کہ اپنا وقت
رعایا کے ساتھہ انصاف کرنے مین وقف کرتے ہین ظلم کو روا نہین
رکھتے اونکو کسی دوسرے کار خیر یا عبادت کی ضرورت نہین ہے - ہر گورنمنٹ
پر فرض ہے کہ حکام متدین و لایق و شریف و خاندانی مقرر کرین محض
تعلیمی سارٹیفکٹ پر ہی اکتفا نکرین بلکہ عادات و حرکات و سکنات و

شرافت و رذالت کی بھی بخوبی جانچ کرلین اور کرتے رہین - کیونکہ جب
رعایا پر کسی حاکم یا عہدہ دار یا ملازم اعلی و ادنی حتی کہ چوکیدار کی جانب
سے بھی ظلم کی شکایت ہوتی ہے تو اکثر جہلاء و دہقانی و ناخواندے
اوسکو منجانب گورنمنٹ خیال کرتے ہین - کیونکہ بدطینت لوگ اپنے ظلم
کو قانون کے پیرایہ مین اظہار کرکے مباورت کرتے ہین - ایسے عمل
سے رعایا مین بڑی بددلی پیدا ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ اپنی گورنمنٹ
سے غیر مانوس ہونے لگتے ہین - پرانے سلاطین کی سوانحی دیکھنے
سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ جب آتش ظلم ملازمان و ارکان سلطنت کے
دلون مین متمکن ہوئے اور سلاطین کی غفلت سے روز بروز بڑہنا
شروع کیا بالآخر بجھائے سے نہ بجھے اور ملک کو خاک سیاہ
کیئے بغیر نہ چھوڑا -

فصل بست و پنجم - آداب وکالت کے بیان مین

اکثر وکلاء و مختاران کو دیکھا جاتا ہے کہ باوجودیکہ سارٹیفکٹ وکالت

اونکے پاس ہی اور انگریزی اور فارسی مین بہی لیاقت رکہتے ہین مگر
کوئی اونکو نہین پوچھتا۔ بیچارون کو کرایہ سواری کا بار گران ہوجاتا ہے
اور بناوٹ سجاوٹ کرتے کرتے اپنے بزرگون کا بھی سرمایہ وکالت
کی نذر کر دیتے ہین۔ اوسکا سبب بقول معروف یہہ ہی معلوم ہوتا ہے
کہ پڑہتے ہین مگر گنتے نہین یعنی آداب وکالت ملحوظ نہین رکہتے۔
وکالت پیشہ کو چاہیئے کہ جب سارٹیفکٹ حاصل کرے تو بہی قانون
کو نہ چھوڑے اور نظر ثانی کرتا رہے اور کسی لایق وکیل کی محرری کرے
اور اوسی محرری کے ذریعہ سے واقفیت بڑہاوے اور بحث و گفتگو و
موکلون کے ساتھ برتاؤ کے طریقہ ذہن نشین کرتا جاوے اور کام
بہی شروع کر دے اگر محرری کرنی مین کسر شان سمجہے تو پرانے وکیل کو
اپنا دوست بناکر اوسکی شرکت مین وکالت شروع کر دے۔ اگر مقدمات
کی رجوعات بہی کم ہو تو بہی عدالت مین وقت سے پہلے پہونچے
اور اپنے مقدمات پیشی کے امثلہ علیحدہ کر لے اور دیگر جو کام اوس تاریخ

مین کرنے ہون اونکی یادداشت اپنے پاس مرتب رکھے اور آخر وقت کچہری تک سب کامونکو طے کرکے اور دیگر جدید کام جو عدالت مین معلوم ہون اور مقدمات کی تواریخ معلوم ہون اونکو یادداشت پر لکھ لے اور محرر کو لکہا کر اگر ضرورت ہو تو موکلون کے نام خط لکھوا وے اور جب حکام عدالت اوٹھ جاوین تب مکان کو آوے۔ اگر اپنے دفتر کے کمرہ مین کام نہو تو عدالت مین بیٹھا رہے اور دیگر مقدمات کی بحث مباحثہ و شہادت و ثبوت پر غور کرتا رہے اور نظایر و قانون کا مطالعہ کرتا رہے مکان پر کام کرنیکے اوقات مقرر کرے۔ وکالت کے کام کیوقت دوسرے کام کی طرف مشغول نہو جب موکل آوے تو حسب لیاقت اوسکی ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آوین اور جب وہ کسی مقدمہ کی حالت بیان کرنا چاہے تو مخاطب ہو کر سُنین۔ اگر دوسرا کام ضروری کرتے ہون تو اوس سے بہ خندہ پیشانی کہدین کہ تہوڑی دیر ٹھہر جاؤ اس کام سی فارغ ہوکر آپکا کام کرونگا۔ اگر موکل دور سے آیا ہے یا مقدمہ کے دایرہ

کرنیکی میعاد کم باقی ہے تو وقت نکالکر اوسکی طرف مخاطب ہوکر حالات
سُنین اور یادداشت مرتب کرتے جائین اور اوس یادداشت پر غور
کرکے جو ضروری کاغذات عرضیدعوی یا بیان تحریری مرتب کرنیکو درکار
ہون موکل کو لکھا دین اور تاریخ و وقت آیندہ مقرر کردین اور محنتانہ لینے
مین سختی نکرین اور جو محنتانہ طے ہوجاوے اور موکل اوسکو بتدریج ادا
کرنا چاہے تو قبول کرین - اور کہاتہ اور حساب موکلونکا مرتب رکہین
اور موکلون کے ساتھ کبھی بدخلقی سے پیش نہ آوین اور جو روپیہ موکل جمع
کرجاوے یا کوئی مطالبہ یافتنی موکل وصول ہو جسوقت موکل آوے
فوراً دیدین - امروز فردا نکرین اور موکل کا روپیہ کسی دوسرے کام مین
نہ لگاوین اور اگر موکل کی غیر حاضری مین کوئی ضرورت کسی خرچہ طلبانہ
وغیرہ کے ادخال کے پیش آوے اور موکل کے پاس سے آنے
تک کی مہلت نہو تو اوسکو اپنے پاس سے داخل کردین اور شامل
حساب کراوین تہوڑے سے خرچ کی وجہ سے مقدمہ خارج نہونے دین

اور حاضر و غائب خیرخواہ موکل کے رہین اور مقدمہ دایر کرنیکی وقت
اگر مقدمہ ناقابل کامیابی سمجھین تو ہرگز وکالت قبول نکرین اور اپنے
موکل کے فریق مخالف سے کبھی مقدمہ کے متعلق گفتگو نکرین اور موکلون
کے سامنے لاف وگزاف نہ مارین۔ خودستائی نکرین اپنے منہ سے
میان مٹھو بننا بدترین عیب ہے شعر

ثنائے خود بخود گفتن نہ زیبد مرد دانا را
چو زن پستان خود مالد حظوظ نفس کے باید

ایسی باتون سے موکل حقیر سمجھنے لگتا ہے محرر ایسا ہونا چاہیئے کہ
متحمل و سلیم مزاج ہو خوشخط و زود نویس ہو کسی نشہ کا عادی نہو۔ دوسرے
اشغال ترک کرتا ہو۔ وقت مقررہ پر اپنے دفتر مین آجاوے اور ہر کام کو
ہوشیاری کے ساتھہ کرے اور موکلون کا حساب صاف رکھے اور
جو کام موکل بطور خود بھی محرر کے ذمہ کرے اوسکو کوشش و محنت سے
انجام کرے۔ موکلون کو اپنی خوش اخلاقی سے رضامند رکھے بعض

محرر ایسے نابکار ہوتے ہین کہ وکیل صاحب سے بہی مزاج اپنا بالاتر بنا لیتے
ہین اور بات بات پر ماننگتے ہین اگر موکل نے کوئی کام مثل حصول نقول
وغیرہ اوسکے سپرد کیا تو گویا اوسکی آفت آگئی اگر موکل نے کسی کام کا تقاضا
کیا تو تہوڑی سو جالی - دو چار اولٹی سیدہی سنائین - ایسے محررون کی بدولت
اکثر وکالت برباد ہوجاتی ہے وکیل کو محرر صاحب کے طریق عمل کا زیادہ
نگران ہونا چاہیئے یہہ وکالت ایک دوکانداری ہے بلکہ وکیل اپنے
موکل کا محدود وقت کا ملازم ہے - اس پیشہ کیلئے لیاقت و تجربہ
و دیانتداری - محنت - خوش خلقی - نیک چلنی و تہذیب ضروری اسباب ہین -

فصل بست و ششم - دربیان حفظ تندرستی

تندرستی دنیا مین بڑی چیز ہے - کسیکا مقولہ بہت صحیح ہے کہ تندرستی
ہزار نعمت ہے کیونکہ اسی پر حظ زندگانی اور ترقی معاش و معاد محدود ہی
پس تندرستی بے بہا شے ہے اسکی قایم رہنے سے دنیوی عیش و
آرام حاصل ہوتے ہین دل خوش رہتا ہے عقل روز بروز ترقی پذیر رہتی ہے

امورات دنیوی باحسن وجوہ انجام پاتے ہین۔ تندرست آدمی کا دل اور دماغ بہی مضبوط ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ بیماریون سے محفوظ رہتا ہے۔ ہر کام مستعدی سے انجام دیتا ہے اور انسان خود ہی تندرستی سے مستفید نہین ہوتا بلکہ اوسکی اولاد تک اوسکا اثر ہوتا ہے۔ تندرست آدمی کی اولاد بھی صحیح القوی اور تندرست ہوتی ہے یہہ خاصہ قدرت ہے کہ جیسا بیج بویا جاوے ویسا پہل آوے۔ پس جو لوگ اپنی تندرستی کی حفاظت نہین کرتے وہ ہی نہین بلکہ آیندہ اولاد کو بہی تباہی مین ڈالتے ہین۔ اکثر ایسے شخصون کی اولادین کم سنی ہین مرجاتی ہین تندرستی کے قایم رکھنے کو صبح کا اوٹھنا۔ حوایج ضروری سے فارغ ہونا مسواک کرنا۔ منجن ملنا۔ غسل کرنا۔ آنکھون ہین انجن لگانا۔ بالون کو صاف رکھنا۔ حجامت بنوانا۔ بدن پر روغن ملنا۔ ہوادار اور وسیع مکان ہین رہنا۔ مکان کا بدبو اور خس و خاشاک سے پاک و صاف رکھنا۔ پانی زیادہ نہ پینا۔ غذا معتدل اور وقت پر کہانا

غصہ نہونا۔ گرمی اور سردی سے بچنا۔ پوشاک موافق موسم کے
صاف وشستہ پہننا۔ ورزش کرنا۔ کم سنی مین شادی نہونا مقاربت
مین اعتدال رکھنا ضروری اسباب ہین اور جمیع اطباء ہند و یونان متفق الرائے
ہین کہ کل امراض چھہ سبب سے پیدا ہو کر تندرستی کو قایم نہین رہنے
دیتی۔ اول کثرت مقاربت۔ دویم رات مین کم سونا تیسرے دن
مین زیادہ سونا۔ چہارم بول وبراز کا روکنا پانچوین شکم سیری پر کہانا
چھٹے شب مین بعد نصف النہار کے پانی پینا اور عادت طبعی کا
یک بیک تبدیل ہونا بہی سبب خاص ہوجاتا ہے اور خیالات کا
درست رکہنا اعضاء رئیسہ یعنی دل و دماغ وجگر کو صحیح رکہنے کا عمدہ علاج
ہے۔ جن اشخاص کے خیالات مفسد ہوتے ہین اور خواہشات
نفسانی پر زیادہ مائل رہتے ہین وہ ابتدا حرقت ورقت وغیرہ امراض
مین مبتلا ہوجاتے ہین یا خیالات فاسد ہونے سے مادہ دماغ
سے اوتر آتا ہے اور اوسکے اسباب نہونے سے جب خارج نہین

ہوتا تب پلٹ کر سارے جسم مین پھیلتا ہے اور اوسکی وجہہ سے تپ
اور ورم اور درد اندام اور درد سر اور تاریکی چشم اور سبات اور سکتہ جنون مالیخولیا
اور سرفہ خشک اور دق اور سل اور سنگر ہنی وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے
ہین اور روح تحلیل ہو جاتی ہے اور اپنی حیات عزیز کو نذر کر دیتے ہین
اسکے سوا نے متقدمینون کے اختراع کئے ہوئے بہت سے
طریق ایسے ہین کہ اونکا عمل تندرستی کیلئے بہت ہی مفید ہے مگر
طریق عمل خراب ہو جانے سے وہ لاطایل یا خلاف تہذیب خیال
کئے جانے لگی ہین مثلاً علم موسیقی - اسکا اختراع بڑے مدقق و
محققون نے کیا ہے اسمین بڑے بڑے اصول اور فوایدہین جو
عدم وقوف اور بے احتیاطیون کے سبب سے پنہان ہو رہے
ہین اور یہہ علم بگڑتے بگڑتے بعض ممالک مین رذالت پیشون کے
حوالہ ہو گیا ہے جسکی وجہہ سے شرفاء نفرت کی نظر سے دیکھتے ہین
اسکی خوبی پہلے ہی اسبات سے باور ہو سکتی ہے کہ کوئی ملک یا قوم

یا فرقہ یا مذہب ایسا نہین ہے جو اسکا قایل نہو کسی نے صریحاً
و کلیتاً قبول کر لیا ہے کسی نے ضرورتاً و جزاً مان لیا ہے بلکہ اکثر مذاہب
مین تو طریق عبادت کا بڑا آلہ قرار دیا گیا ہے یہہ ظاہر ہے کہ انسان کے
اعضاء رئیسہ مین قلب ایک افضل عضو ہے جسکی صحت و سلامتی پر زندگی
کا مدار ہے اور پہیپڑہ کے ذریعہ سے قلب پر تازہ ہوا پہنچتی ہی گویا
پہیپڑہ دل کا بلکہ زندگی کا پنکہہ ہے جب تک یہہ صاف رہیگا تر و تازہ
ہوا اوسمین پہنچیگی نفس بلا زحمت آتا جاتا رہیگا روح ہر وقت تر و تازہ رہیگی
پس پہیپڑہ کی صفائی کو علم موسیقی سے بہتر کوئی آلہ نہین ہو سکتا بشرطیکہ
اصول و احتیاط کے ساتھہ عمل کیا جاے کیونکہ اس علم کے عاملون
کے پہیپڑہ کی نالی ہمیشہ صاف و باقوت رہتے ہین یہہ دوسری
بات ہے کہ کوئی شخص مخدرات و مسکرات و حموضات وغیرہ مضرات
کے استعمال سے اپنی حالت درست نرکہہ سکے اس علم کا عامل
و قاری خود ہی بہرہ ور نہین ہوتا بلکہ سامعین کے دلون پر فوراً ایک

اثر خاص پیدا کر دیتا ہے روح و قلب کو حرکت و کشش مین لانیوالا
اور بیخود کرنیوالا اگر ہے تو یہہ ہی علم ہے انسان کیسا ہی مغموم و متردد
کیون نہو جہان عمدہ باجہ یا راگ کی آواز کان تک پہنچے اور سب بہول
گیا معرکہ جدال و قتال کے وقت بہی شیر مردان و بہادران باجہ کی آواز پر
بخوشی جان نثار کر دیتے ہین انسان کیا وحوش و طیور بہی اسپر نثار
ہین اسکی خوبی بڑی بڑی کتب قدیم و مستند سے ظاہر ہین بالفعل
جو طریق عمل اس علم کا یورپ مین ہے ایسا ہی کسی وقت ہندوستان
مین تہا بلکہ یہہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ یورپ مین ہندوستان سے ہی نقل
واخذ کیا گیا ہے اور روز افزون ترقی ہوتے ہوتے اوس درجہ
کمال کو پہونچگیا ہے جو دوسری جگہہ نظیر نہین ملسکتی قسم قسم کے عجیب
و غریب باجہ جسمین طرح طرح کے راگ راگنیان نکلتے ہین جب نظر
سے گذرتی ہین تو قدرت حق مشاہدہ ہوتی ہے گو اہالیان یورپ
نے طرح طرح کے ایجاد و ترقی ہر علم و فن مین حاصل کی ہے لیکن اس

علم کو بالاتر کر دکھایا ہے مگر افسوس ہے کہ ہندوستان مین کمی ہوتے
ہوتے بالکل نابود ہو گیا اور جو باقی ہے وہ ڈوم ڈہاڑہی میراثی قوالون
کے پنجہ مین ذلت سے زندگی کے دن پورے کرتا ہے یا رذیلون
وجاہلون وگداگرون کی زبان پر ہے جسکی وجہہ سے شرفا کو متنفر
ہونا ضرور ہوا پس — اگر اہل ہند اپنے پرانے طریق عمل کو یورپ سے
واپس لیلین یعنی اصولون پر غور کرکے خود ہی اپنے ہاتھ مین رکھین
جہلا و رذلا کی طرف نہ جانے دین اور اعتدال سے نہ درگذرین تو
ضرور فائدہ ہین حاصل کر سکین اور روحی سرور و دماغی ترقی کے بڑے
حصہ دار ہو جائین —

فصل بست وہفتم خواب کے بیان مین

دن رات مین چوبیس گھنٹہ ہوتے ہین — اسمین سے زیادہ سے
زیادہ سات گھنٹہ سونا چاہیئے زیادہ سونے سے اور دن چڑہے تک
اور بیوقت سونے سے آدمی سست وکاہل ونا کارہ ہو جاتا ہے

اور دن میں سونے سے طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوتا ہے۔ راتکو ایسے وقت سونا چاہیئے کہ ڈیڑہ گھنٹہ رات باقی رہے اوٹھ بیٹھے اور دن نکلتے تک حوایج ضروری سے فراغت پاکر فرایض مذہبی سے بھی فرصت پالیوے صبح کے اوٹھنے سے جسم کو توانائی چہرہ کو رونق عقل کو ترقی ہوتی ہے۔ جملہ امورات دینی و دنیوی باآسانی سرانجام پاتے ہین سستی و کاہلی پاس نہین آتی جب چار گھڑی رات باقی رہتی ہے چڑیان چہچہاتی ہین مرغ بانگ دیتا ہے۔ مور شور مچاتے ہین۔ طوطا مینا نغمہ سرائی کرتے ہین۔ اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ ہر متنفس کو صبح کا اوٹھنا فرض ہے صبح کیوقت انسان جس دقیق مسئلہ پر غور کرتا ہے فوراً حل ہو جاتا ہے۔

فصل بست و ہشتم۔ غذا کے استعمال کے بیان مین

غذا ہر انسان کے عموماً ایک یا ایک قسم کی نہین ہو سکتی۔ کیونکہ امزجہ و طبایع مختلف ہوتے ہین۔ مگر اسمین شبہ نہین کہ بہترین غذا انسان

کیلئے غلّہ اور دودہ اور گہی ہے۔ اسکو اپنے اپنے ملک اور قوم کی
موافق جداگانہ ترکیبون سے ہر ملک اور ہر قوم و فرقہ کے لوگ پکاکر
کہاتے ہین۔ پہلے ہمارے ملک مین دودہ اور گہی بافراط ہوتا تہا
اوسوقت کے لوگ کیسے قوی الجثہ اور عمر دراز ہوتے تہے۔ بغیر
گہی کے کوئی بہی چیز بنائی جاوے عمدہ اور ذایقہ دار نہین ہوتی۔
دل و دماغ جگر کو فائدہ بخش اگر ہے تو گہی اور دودہ ہے۔ کہانا کہانیکی
اوقات مین اگرچہ مسائل طب کے مختلف ہین لیکن عام طور پر دن
اور رات مین دو یا تین وقت کہانا اور اوقات معینہ پر کہانا حافظ صحت ہے
منجملہ تین وقت کے ایک وقت صبح کو بطور ناشتا یعنی بہت تہوڑا اور
دوپہر کو کسیقدر بہوک سے کم رات کو سریع الہضم اور لطیف کہانا چاہئے
اور ایک وقت سے دوسرے وقت تک تین گہنٹہ سے کم اور
چہہ گہنٹہ سے زیادہ وقفہ نہونا چاہیئے اور حکماء ہند کا مقولہ ہے کہ
حافظ تندرستی کو ایک روز دو وقت اور دوسرے روز ایک وقت کہانا چاہئے

اور کھانا کھا کر جب تک دو تین گھنٹہ نگذر جاوین سونا نہ چاہیئے اور غذا
کو خوب چبا چبا کر مبالغہ سے کھانا چاہیئے - سادہ کھانا ہمیشہ مفید ہی
اور قوت دیتا ہے - زیادہ چرب اور تیز غذا کی استعمال سے معدہ ضعیف
اور کمزور ہو جاتا ہے - بقولات کا زیادہ کھانا معدہ کو غلیظ کرتا ہے ترشی
کا زیادہ استعمال محرک نزلہ و ضعف باہ ہے صبح کیوقت شیرینی کھانا
امراض جگر پیدا کرتا ہے شیرینی پر پانی پینا مورث امراض بلغمی ہی
اثنا کھانے مین یا بعد کھانیکے پانی پینا ہضم کو کمزور کرتا ہے اور غذا
بدیر ہضم ہوتی ہے کیونکہ غذا کا ہضم ہونا ملس معدہ پر موقوف ہے
جہانتک ممکن ہو پانی نہ پیئے ورنہ تھوڑا اور سرد پیئے اور زود ہضم اور دیر
ہضم غذا کا استعمال ایک وقت مین نہ کرنا چاہیئے اور جو غذا وقت پر
میسر آوے اوسکو بخوشی و رغبت کھانا چاہیئے - کراہیت نہ کرنا چاہیئے
کیونکہ کراہیت اور نفرت کرنے سے اگر عمدہ اور لطیف غذا بھی ہو جزو بدن
نہین ہوتے بلکہ مضر صحت ہو جاتی ہے اور دودھ پیکر فوراً غذا کا کھانا

امراض پرخطر پیدا کرتا ہے۔ دودہ صبح کیوقت تازہ یا گرم شکر ڈالکر کے
پینا اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتا ہی اور کتب ہندیکی بموجب کہانا کہانیکے بعد پینا مفید ہے
اور دودہ پیکر پان کہانا سخت مضر ہے اور بعض اطعمہ واغذیہ خاص خاص ممالک وقوم پر
مختص ہورہی ہین اور وہانکے باشندے اوسکے عادی ہوتے ہین یہ چونکہ عادت
ایک طبیعت خاص ہوجاتی ہے۔ لہذا اونکا استعمال اون ممالک
واقوام مین ضروری ہے بلکہ یک بیک اونکے ترک یا جدید قسم کی غذا
کے استعمال سے امراض سخت لاحق ہوجانیکا خطرہ ہے۔

فصل بست ونہم شہر آگرہ کے عجائبات وعمایدکا بیان

آگرہ بہی عجیب غریب شہر ہے اس شہر مین ابتدا شورہ وکہاری نمک
بنانیکے کارخانہ زیادہ تہے اور اون کارخانون کا نام آگر ہوتا ہے۔
اسوجہہ سی آگرہ مشہور ہوا اوسکے بعد جب اکبر بادشاہ نے اپنا دارالسلطنت
قرار دیا تب سے اکبرآباد نام ہوا۔ اس شہر مین روضۂ تاجگنج جسکو
ممتاز محل کا مقبرہ بھی کہتے ہین شاہجہان بادشاہ کا سنگ مرمر سے

بنوایا ہوا عالیشان اور وسیع و مستحکم قابل دید ہے جسکا جواب ہندوستان
کیا بلکہ تمام دنیا مین نہین ہے باغ بھی نہایت پُر فضا ہے جو اپنا ثانی نہ
رکھتا اس روضہ کو اگر روضہ رضوان کہا جائے تو بھی بیجا نہوگا۔ اوسکی خوبی دیکھنے
سے ہی تعلق رکھتی ہے قلم کو طاقت تحریر و زبان کو یارائے بیان
نہین ہو سکتا۔ اکثر سیاح غیر ممالک سے اوسکے دیکھنے کو آتے ہین
قلعہ یہان کا سنگ سرخ سے بنا ہوا نہایت مستحکم قابل دید ہے
محمد جلال الدین اکبر بادشاہ کا مقبرہ جسکو سکندرہ کہتے ہین اور
اعتماد الدولہ اور رام باغ اور دیگر عمارات قدیم دیکھنے کے قابل ہین۔
بیل بوٹے اور چکاری کا کام اس شہر مین عمدہ بنتا ہے۔ دریان یہانکی مشہور
ہین۔ دال موٹھ اور پیٹھہ کی مٹھائی مثل یہان کے دوسری جگہ نہین
بنتی چمڑے کی فیکٹری اور کپڑہ بننے کے دو پتلی گھر اور واٹر ورکس یعنی
کارخانہ آبرسانی و دیگر کلون کے اجرا سے اس شہر کو بڑی ترقی ہے
ہر قسم کی تجارت اس شہر مین ہوتی ہے مسٹر جانصاحب بہادر

بڑے بڑے نامی گرامی اور معزز سوداگر ہین ہر قسم کی تجارت کے بڑے
بڑے کارخانہ اونکے ہین شہر کے اکثر لوگون کو اونسے بڑا فیض ہے
ساہوکارہ بہانپر بکثرت اور نامی گرامی اور معزز ہین - لالہ چنی لال
صاحب خلف لالہ ہیرالال صاحب مالک کوٹھی نندرام چھوٹے لال
سب سے زیادہ دولتمند اور معزز اور نام آور اور خوش خلق اور بلند حوصلہ
ہین ہر قسم کا امیرانہ شوق رکھتے ہین ہر حاجتمند اونسے فیض پاتا ہے
بتقریب جشن جوبلی دربار وایسرائے بہادر دام اقبالہ مین بمقام شملہ
شرکت دربار کا اعزاز آپکو حاصل تھا اور عین ایام غدر مین اونکے والد ماجد
لالہ ہیرالال صاحب مرحوم نے جو بڑے مدبر و منتظم تھے انگریزی گورنمنٹ
کی معاونت مین دریغ نکیا چنانچہ چٹھی صاحب کمشنر بہادر آگرہ مورخہ
۷ر جولائی سنہ ۱۸۵۷ء مصداق اسکی ہے - اونکے صاحبزادہ اکبر بابو
چندر بہان انگریزی و فارسی خوان خلیق و ہر دلعزیز ہین - دوسرے لڑکے
بابو سورج بہان نہایت ملنسار اور حلیم و سلیم و سیر چشم ہین - سب

چھوٹے لڑکے تاراچند کم سن ہین - لالہ باپولال ساہوکار مالک
دوکان شنکرداس منشی دھرو بابو چندر بہان عرف چندا بابو خلف سورج بہان
ساہوکار نے قحط سنہ ۱۸۹۷ء مین شہر کے غربا کی بڑی امداد کی غلہ
ارزانی کے ساتھ فروخت کیا جس سے محتاجون ہی کو نہین بلکہ اکثر
لوگون کو مدد ملی - سیٹھ چھنومل صاحب ساہوکار بڑے بلند حوصلہ
وچشم مروت ہین - اقوام کایستھ مین رائے بہادر بابو مکندلال صاحب
ڈاکٹر بڑے حاذق وباکمال وبافیض تھے - رائے بہادر منشی شیونراین
صاحب سیکرٹری میونسپل بڑے معزز اور ہر دلعزیز تھے جناب رائے
سالگرام صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل ممالک مغربی وشمالی وآچاریہ طریقہ
رادہاسوامی عالم باعمل سراپا صدق وصفا وپارسا وعابد وزاہد وواجب التعظیم
تھے جنکے ہزارہا پیرو عالم فاضل موجود ہین - اور منشی سالگرام رئیس
مرادآباد پیشہ وکالت مین بڑے معزز ونامآور ہوئے اور اکثر خاندانین
زیادہ تر لائق وعالم وفاضل ہین اور عہدہ ہای جلیلہ پر ممتاز ہین - رائے

بہادر منشی جگن پرشاد صاحب برگزیدہ صفت بزرگ منش اراو وضع
سنجیدہ خیال انگریزی و فارسی و عربی و علم طب کے فاضل وکیل عدالت العالیہ
ہائیکورٹ و ایڈوکیٹ و رئیس و نام آور ہین اور آپکا سارا خاندان معزز
عہدہ و نیز ممتاز ہے منشی درگا پرشاد وکیل و رئیس باوقار ہین - رائے
عزت رائے صاحب عہدہ منصفی درجہ اول پر ممتاز ہین منشی گنگا پرشاد
وکیل و رئیس و میونسپل کمشنر دیانت و راستی مین لاجواب و برگزیدہ صفت ہین
رائے چندی پرشاد صاحب بزرگ صورت رئیس مذہبی پیرو
کرم شاستر کے عامل ہین آپنے رودر جگ و یدوکت بڑی صدق دلی سے صرف کثیر سے
کیا زمانہ موجودہ مین تواریخی یادگار کے قابل ہے - بابو شنکر دیال صاحب - بی - اے وکیل ہائیکورٹ
نے اگرچہ اس شہر کی قدیم رئیس نہین ہین مگر اپنی لیاقت ذاتی سے تھوڑے ہی عرصہ مین بڑی
عزت و وقعت حاصل کی ہے معاملہ فہمی مین یکتا ہین آنریری مجسٹریٹ بھی ہین لالہ رام پرشاد
مختار کلکٹری بڑے صلح کل اور سنجیدہ خیال ہین رفاہ قوم مین ہمدردی کرنا آپکا کام ہے - بابو
نراین پرشاد صاحب - ایم - اے - ایل - ایل - بی - وکیل ہائیکورٹ

کی طبیعت مین قومی ترقی کا مادہ خلقی ہے۔ پنڈت اجودہیا ناتھ صاحب
وکیل عدالت عالیہ ہائیکورٹ الہ آباد جنکا نام لکھنے مین قلم سینہ شگاف
ہوکر سیاہ آنسو ٹپکاتا ہے بڑے عالم فاضل عالی دماغ بلند خیال ملکی
سچے خیر خواہ رکن اعظم نیشنل کانگریس اسی شہر کے رئیس تہے مصنف
کے والد کے ہم سبق تہے۔ اپنی بات کے بڑے مضبوط اور سچے
تہے اونکی خوش تقریری کی تو کوئی مثال ہی نہین ملتی۔ جب کسی عدالت
یا جلسہ مین اونکی تقریر کیلئے وقت مشہور ہوتا تہا تو صدہا معزز و قابل
اشخاص اپنے کام ہرج کرکے سننے کو جاتے تہے۔ اونکے چہوٹے
بہائی پنڈت جگن ناتھ صاحب وکیل عدالت دیوانی بڑی طباع
اور تیز فہم رئیس اور شہر کے اعلی ممبر ہین۔ کنور کنہئی سنگھ صاحب
رئیس و آنریری مجسٹریٹ بڑے مہذب متین و خوش خلق ہین کیون
نہون آخر تو راجہ لچھمن سنگھ صاحب کے فرزند ہین جو اپنی خوبی مین
یکتا تہے۔ لالہ دوارکا داس صاحب قوم ویش بڑے لایق و فایق

مذہبی اصولوں کے پابند شہر کے معزز وکیل عدالت سے تھے۔ بابو
مدہو بنداس صاحب وکیل عدالت بی۔ اے۔ اپنے پیشہ کے
ہم پایہ و ہمہ صفت موصوف و نہایت خلیق ہیں۔ بابو کیدار ناتھ
صاحب بی۔ اے۔ وکیل ہائیکورٹ نے اپنی لیاقت ذاتی و اخلاق و
مروت سے پیشہ وکالت میں اعلیٰ درجہ پر ترقی حاصل کی ہے۔ [illegible]
کہتری ہیں اکثر خاندان خصوص رائے شہر اور اس صاحب [illegible]
لالہ نہال چند صاحب کا خاندان بڑا مشہور [illegible] بابو [illegible] اور
بسواس وکیل و اڈیٹر اخبار [illegible] آگرہ بڑے [illegible] ہیں [illegible] حسن
صاحب وکیل بی۔ اے۔ اپنے پیشہ میں [illegible] اخلاق [illegible]
لاثانی ہیں حکیم سید مہر علی صاحب بزرگ منش حکیم حاذق و ولی
صفت بڑے معزز اور رئیس تھے۔ انکا خاندان بہت بڑا اکثر [illegible] والہ
حکیم کے نام سے مخاطب و مشہور ہے اور اسی خاندان میں حکیم
سخاوت علی صاحب و حکیم اولاد حسن صاحب اپنے فن میں یکتا ہیں اور

اور شہر کو بڑا فیض ہے۔ حکیم سید مبارک علی صاحب اگرچہ راج الور مین زیادہ قیام رکھتے ہین مگر اپنے ہموطنون کو بھی اپنے دست شفا سے بڑا حصہ بخشتے ہین۔ بابو نوین چندر صاحب چکرورتی ڈاکٹر فن ڈاکٹری مین اپنا ثانی نہین رکھتے۔ اکثر کتابین ضخیم مصنفہ آپکی ہین جو ڈاکٹری تعلیم مین لڑکون کو پڑہائی جاتی ہین۔ بابو برج سندر بنرجی ڈاکٹر نے اپنے فن کو کمال پر پہنچایا ہے ہیمیو پیتھک علاج کرتے ہین اور بڑے فخر کی جگہہ ہے کہ اسی شہر کے رئیس ڈاکٹر ماشاء اللہ خان صاحب نے انگلینڈ مین رہکر فن ڈاکٹری کو مکمل کیا ہے اس شہر مین میلے بڑی کثرت سے اپنی اپنی وضع قطع کے نرالی ہوتے ہین۔ رام لیلہ بڑی دہوم دہام سے ہوتی ہے کیلاش کا میلہ ساون کے مہینہ مین منتخب میلہ ہوتا ہے۔ ساون بہادون مین تیراکی کے میلہ عجیب لطف دکہاتے ہین میلہ کے روز آدہا شہر جمناجی مین نظر آتا ہے۔ سارے شہر کے میلون مین جیت کے مہینہ مین کچہری گہاٹ کا پہول ڈول

بڑی دہوم دہام سے قابل دید ہوتا ہے - ایسا انبوہ کسی میلہ مین نہین
ہوتا شہر کے روساء اسمین شریک ہوتے ہین - رات بھر صدہا
جگہہ جلسہ رقص و سرود و ہر قسم کے سوانگ و تماشہ ہوتے ہین - بنارس
کے بوڑہوا منگل کا نمونہ ہے اس میلہ نے مصنف کی کوشش ایجاد
اور منشی گنگا پرشاد صاحب وکیل کی معاونت و لالہ درگا پرشاد صاحب
و پنڈت دیبی شنکر و لالہ سنتی لال اور لالہ کلو رام بنیہ اور دیگر روساء محلہ
کی اعانت سے ترقی پائی ہے اور روز بروز ترقی ہی سید ابوالعلی شاہ
صاحب درویش باکمال اس شہر مین گذرے ہین اونکا سالانہ عرس
بڑی دہوم دہام سے ہوتا ہے - شہر کے پورب کی جانب دریائی جمن
بڑی آن بان کے ساتھہ بہتا ہے - اکثر گہاٹ پختہ بنے ہوئے ہین
راؤ جوتی پرشاد صاحب مرحوم رئیس اعظم آگرہ کا بنایا ہوا گہاٹ
پل آہنی کے نیچے نہایت سنگین و خوش قطع اور بڑی لاگت کا ہے
راو صاحب ممدوح اپنے وقت مین ریاست و دولت و عزت و وقار

وا و لوالعزمی مین یکتا تھے دُور دُور تک اپنا جواب نہین رکھتے تھے شہر
آگرہ مین تو قطب تھے - گھاٹ موسومہ بابو شنکر داس بنسی دھر
اپنی قطع وضع مین نرالا ہے اور گھاٹ مان سنگھ سیتارام کا بنوایا
ہوا ہوادار اور پُر فضا ہے پُل آہنی دریا رجمن مستحکم دو منزلہ دیکھنے کے
قابل ہے - ہنود کے مندر اس شہر مین اگرچہ بکثرت ہین مگر محلہ
راوٹ پاڑہ کے مندرون نے بندرابن کا نمونہ دکھلایا ہے - جامع مسجد
یہانکی عظیم الشان اور مستحکم ہے - شہر کے ہندو مسلمانون مین بڑا
اتفاق ہے - ہر میلہ تماشہ مین باہمد گر شریک و متفق ہوتے ہین
اسی ضلع مین فتحپور سیکری مین حضرت شیخ سلیم چشتی کا مزار
عظیم الشان و قابل دید ہے - اکبر بادشاہ اور بیربل اور فیضی کے
محلات ابتک بنے ہوئے ہین -

فصل سی ام شہر مرادآباد اور وہانکی رؤساء کا بیان

شہر مرادآباد قسمت روہیلکھنڈ مین واقع ہے - اس شہر کو رستم خان

دکھنی صوبہ دار نے بعہد شاہجہان بادشاہ شاہزادہ مراد بخش کے نام
سے آباد کیا۔ یہہ شہر سنبھل دار الخلافۃ راجہ پرتھی راج سے جانب شمال
واقعہ ہے۔ اسی سبب سے سنبھل مراد آباد کے نام سے مشہور ہے
سبحان اللہ مراد آباد بہی کیا عجیب شہر ہے شام کو اگر چوک منڈوی
کی طرف نظر جائے تو جیپور نظر مین خیرہ ہو جائے۔ دہلی کا چاندنی
چوک سیکڑون کوس نظر آئے۔ اگر برتنون کی دوکان پر نگاہ پڑے
تو بجلی سی چمک جائے بجلی کی روشنی اندہی نظر آئے صفائی پر
نظر کیجئے تو نگاہ خیرہ ہو جائے اسٹیپچی گنج یعنی گول گھر مین
گذر ہو تو ساون بہادون کی یاد آئے۔ ایسا مکان جنت قریب
تو کسی شہر مین دیکھنے ہی مین نہین آیا۔ ایسی پُر فضا و خوش قطع
عمارت معمار قدرت نے اس شہر کیلئے مخصوص کی ہے جسمین سیکڑون
دوکانین طرح طرح کی کُہلی ہوئی ہین۔ ابر و بادل کا گذر ہی نہین دہوپ
کا اثر ہی نہین۔ گرمی کے موسم مین اگر شملہ دیکہے تو ٹھنڈا ہو جائے

ہمالیہ دیکھے تو پہنچ بنجائے گول گھر کے باہر میوہ فروشون کی دوکانون پر نظر جائے تو انگریزون کو بڑا دن یاد آئے بازار چوک مین کوتوالی کے سامنے گلفروشون کے ہار پہولونپر نگاہ اوٹھ جائے تو دماغ معطر ہوجائے دہلی کے پہولوالون کا میلہ شرم سے آنکھین چرا جائے قلعی دار برتنون کی بدولت اس شہر کی ترقی دوبالا ہے۔ ہر گلی کوچہ رشک گلزار ارم بن رہا ہے جہان دیکہو کہین برتن بنتا ہے کہین ڈہلتا ہے۔ کہین نقاشی ہوتی ہے۔ مرادآباد کے قلعی نے چاند و سورج کو بے آب کر دیا بہیلواڑہ کا نام مٹا دیا۔ ریواڑی کو شرما دیا۔ دریائے رام گنگا شہر کے مشرق کی جانب بڑی آن بان سے بہتا ہے جس سے شہر کی رونق دوبالا ہے۔ پانی وہ شیرین و لطیف ہے کہ گنگا جل و آب زمزم کو بہولا دیتا ہے چشمہ کوثر کی یاد آتی ہی برسات مین اکثر روساء تفریحاً آتے ہین۔ اسکے کنارہ پر ہنود کے مندر و گھاٹ عالیشان و خوش قطع بنے ہوئے ہین

گورنمنٹ ہائی اسکول بہی اپنی شان مین نرالا ہے۔ بڑے بڑے کالجون سے دوبالا ہے کسی نے وہ نقشہ اورموقعہ نہین پایا ۔ کایستھون کی تعداد اس شہر مین زیادہ ہے۔ کسی وقت مین یہان کے کایستھہ بڑے بڑے نامی گرامی اور سربرآوردہ ہوئے ہین جنکا نمونہ مکانات کہنہ محل دیوان کاہمل وکٹرہ راجہ بنسی دہر اب تک موجود ہین۔ راے رتن چند صاحب مدارالمہام ومختیار کل ریاست لکہنو اسی شہر کے رئیس تہے۔ اکثر اصحاب اب بہی جلیل القدر عہدون پر ممتاز ہین منشی بلدیو سہائے صاحب رئیس بڑے قومی ریفارمر اور کایستھہ کانفرنس کے رکن اعظم ہین۔ بابو وشمبہرناتہہ صاحب رئیس بڑے مہذب سنجیدہ خیال وسراپا صفت ہین منشی شیو سہائے صاحب سب جج اور اونکے صاحبزادے منشی ایشری سہائے صاحب تحصیلدار بزرگ صفت اور صالح مزاج ہین اور خوش نصیبی یہہ ہے کہ دونون گورنمنٹ سے پنشن پارہے ہین۔ اور منشی برج بلبہہ کشور

صاحب صادق بڑے طباع اور فہیم اور قومی ہمدرد و مشہور ہین محلہ کسرول ہین گنگا مندر منشی گوبند پرشاد صاحب کا بنوایا ہوا قابل دید ہے - اسی محلہ مین سری کاشی ناتھہ کا مندر قدیم وسدہ استہان ہے بڑے بڑے عالم فاضل عربی و فارسی و سنسکرت کے اس شہر مین ہین - پنڈت گنگا پرشاد جو اپنی قابلیت وسمہ دانی مین جواب نہین رکھتے متوطن موضع ہریانہ اسی شہر مین رہتے ہین - اور ہر سال سری گنگا جی پر جاکر سب لوگون کو ستیاہ سری مدبہاگوت سنایا کرتے ہین بڑے سنجیدہ خیال ہین - منشی نراین داس صاحب وکیل خلف جناب منشی اندرمن چہانہ کے گھر مین سورج پیدا ہوئے ہین اور میرے دوست منشی چیرنجی لال صاحب مختار کلکٹری مختیارونکی ناک بلکہ اوسکے بال ہین - اخلاق و مروت مین بے مثال ہین - نواب وندی خان کا محل بھی قدیم عمارات کا نمونہ ہے ہندو مسلمانون مین اکثر پرانے رئیس یہان ہین - اس شہر بلکہ اس ضلع کے رئیس اعظم

امیر ابن امیر جناب راجہ کشن کمار صاحب ہین جو اپنی قابلیت
ولیاقت مین جواب نہین رکھتے - صاحب دیوان بھی ہین تخلص
آپکا وقار ہے سیرچشمی خوش خُلقی عدل و انصاف و رعایا پروری
مین شہرہ آفاق ہین - دار الریاست آپکا سراپا سرور قصبہ سہنسپور پرگنہ
بلاری ہے - قصبہ بلاری مین رام لیلہ آپ ہی کی جانب سے بڑی
دہوم دہام اور صرف زر کثیر سے ہوتی ہے - جناب راجہ جیکشن داس
صاحب سی - ایس - آئی بڑے مُلکی ریفارمر نامی گرامی معزز رئیس
ہین اور اونکے فرزند اکبر کنور جوالا پرشاد صاحب اڈیشنل جج علیگڈہ
ہین اور دوسرے صاحبزادے کنور پرمانند صاحب عہدہ سب ججی
پر اودہ مین ممتاز ہین قاضی امداد حسین صاحب و منشی مظہر حسین
صاحب انریری مجسٹریٹ پُرانے رئیس اور معزز و نامآور ہین پارچہ
سوتی اس شہر مین اچھا بنتا ہے - گبرون یہان کا مشہور کپڑا ہے
ساہو برج بہوکن سرن خزانچی ریاست رامپور رئیس مراد آباد نے

اسٹیشن ریلوے کے سامنے دھرم سالہ نہایت خوش قطع و وسیع
تعمیر کی ہے جسمین ہر قسم کے لوگون کو آسایش ملتی ہے۔ سرائے
یہان کی نہایت مستحکم و وسیع قابل دید ہے میونسپل ہال یہانکا خوشنما
وسبک بنا ہوا ہے شہر کے ہر چہار طرف باغات بکثرت ہین جسمین ہر قسم
کی میوہ پیدا ہوتی ہے اور اس شہر کی جانب گوشہ شرق و جنوب شہر
سے علیحدہ محلہ گھنگر واقعہ ہے وہان پر اقوام ٹھاکر زیادہ تر آباد ہین
یہہ لوگ بڑے حلیم سلیم وباعلم و شجاع و بہادر و رئیس و باوقار ہین۔
اکثر فوج و سول مین معہدہ ہای جلیلہ پر ممتاز ہین۔ اونکے بزرگ بڑے
نامی گرامی گذرے ہین اور گورنمنٹ انگلشیہ کے ساتھہ بڑی بڑی
بہادری اور جان نثاری کے کام نمایان کئے ہین۔ نواب سید
محمد علیخان صاحب رئیس قصبہ محمود پور پرگنہ سنبھل بڑے باوقار
بلند حوصلہ عالی خیال سیر چشم دوست پرور و نظم و نسق ریاست کی اوستاد
ہین۔ اور شہر سنبھل بہت پرانا اور قدیم شہر ہے۔ ایک مندر موسومہ

ھرجی مندر راجہ پرتھی راج والی ہند کا بنوایا ہوا بڑا وسیع وعظیم الشان
و مستحکم ہے۔ اور اکثر معبدگاہ ہنود اس شہر و نواح مین واقعہ ہین اور
اسی ضلع مین قصبہ امروہہ مین مٹی کے برتن نہایت سبک و خوشنما
مشہور ہین جو دُور دُور تک تحفہ مین جاتے ہین اور ٹوپیان ریشم کی
کام کی عمدہ بنتی ہین اور وسا ورونکو جاتی ہین۔ اس قصبہ مین اہل اسلام
کی زیارت گاہ اکثر ہین اور مشہور میان صاحب کی زیارت گاہ بھی
اسی قصبہ مین ہے جنھون نے اکثرون کو باولا بنا رکھا ہے۔

فصل سے ویکم مختصر حالات خاندان مصنف

مصنف قوم کایستہ بھٹناگر ال کاپرہ متوطن قدیم شہر مرادآباد ہے۔ پیشہ
آبائی واجدائی ملازمت و زمینداری چلا آتا ہے منشی رتن چند صاحب
جد اکبر سرکار اودہ مین ملازم رہے اور جسقدر ریاست و زمینداری قدیم
تھی وہ دیگر شرکاء خاندانی نے غصب کرے و منشی لعلجی مل ولسکھرا کے
اخلاف اونکے ملازمت پیشہ اور قومی معاملات مین سربرآوردہ رہے

منشی **گلزاری مل** صاحب جد امجد نے ابتدا سرکار اودہ مین
ملازمت کے بعد سرکار انگریزی مین بعہدہ ہائے جلیلہ سررشتہ داری
عدالت دیوانی مراد آباد و تحصیلداری و تہانہ داری نواح بنگالہ اضلاع
مرشد آباد و کٹک وغیرہ مین محترم و مفخر رہے ۔ دوران ملازمت مین مجے
کہ رخصت لیکر مکان کو واپس آتے تہے اثنا راہ مین بمقام بنارس
جناب راجہ پیتمبر سنگہہ صاحب بہادر مرحوم راجہ آواگڈہ ضلع ایٹہ سے
اتفاقیہ ملاقات ہوئی ۔ اونہون نے اپنے ساتہہ لیکر اپنی خدمت
مین اعزاز بخشا اور ضلع مرشد آباد کے عہدہ قدیم سے مستعفی کرایا ۔ راجہ
صاحب مرحوم کی پرورش و عنایت اونکے حال پر حد درجہ سے متجاوز
تہے اونکی خیر خواہی و دیانتداری سے خوش ہوکر چند مواضعات وطن
مالوفہ ضلع مراد آباد مین خرید فرمادے کہ اونکا پس ماندہ ابتک چلا جاتا ہے
پرمیشر اوس ریاست اور اوسکے جانشین جناب آنریبل راجہ بلونت سنگہہ
صاحب بہادر کو جو بہمہ صفت موصوف اور نام آور و سنجیدہ خیال اولوالعزم

وبا وقار ہین دایم وقایم وکامران رکہے اور روزافزون ترقی کرے۔

جدامجد مرحوم اسی ریاست مین بعہد راجہ صاحب ممدوح ونیز بعہد جناب راجہ پرتہی سنگہہ صاحب بہادر مرحوم اپنی زندگی بعزت وآبرو وعیش و آرام سے بسر کرکے سمت ۱۹۲۵ کے قریب مین عمر ۹۲ برس کی عمر مین صفر ایکروز بیمار ہوکر رہگراے منزل عدم ہوے اوسوقت مصنف کی عمر ۱۳ سال کی تہی اخیر وقت تک جناب ممدوح کی حواس خمسہ درست رہے۔ بصارت اتنی صحیح تہی کہ بلاچشمہ کے لکہہ پڑہ لیتے تہے اوقات مقررہ کے سخت پابند تہے۔ مذہبی عقاید مین سرمو فرق نہین ہوتا تہا سنسکرت بہی جانتے تہے اور فارسی کے توعالم تہے کچہہ عربی بہی جانتے تہے علم طب مین بہی مہارت تہی۔ خوشخطی اور انشاپردازی اونپر ختم تہی۔ فارسی واردو کے ناظم و ناثر تہے۔ اونکی مصنفہ کتابین موسوم بہ نظم دارین ایک جلد بزبان فارسی دوسری بزبان اردو جو اتبک طبع نہین ہوئین میرے پاس موجود ہین

جدامجد صاحب مغفور کے دو برادران عم زاد منشی شیولال و منشی کندن لال
اخلاف منشی دلسکھہ راے ریاست راجہ دیونراین سنگھہ صاحب
بہادر رئیس بنارس کے سرکار مین ممتاز رہے۔ منشی شیولال صاحب
کے کوئی اولاد ذکور نہ تھی۔ یہہ نہایت ہی عابد اور پارسا اور قبیل پرور
اور صلح کُل تھے۔ راجہ صاحب ممدوح کی جانب سے اگرہ مین مختیار عام
رہے۔ میرے والد ماجد کو انہین کے فیض تربیت و تعلیم کا اثر تھا
منشی کندن لال صاحب مرحوم کی اولاد مین منشی مکند لال
صاحب سراپا علم و دانش اور منشی دیبی پرشاد صاحب بنارس مین
سکونت پذیر ہین۔ منشی دیبی پرشاد صاحب موروثی سرکار مین مختار عام
و منیجر ہین۔ اخلاق و کنبہ پروری کا درجہ آپ پر ختم ہے اور اونکا لڑکا
برج نندن لال عرف چھوٹن لال آگرہ اسکول مین مصنف کے
پاس تعلیم پاتا ہے۔ جدامجد ممدوح کے تیسرے بھائی منشی سیتل صاحب
لکھنؤ مین زیادہ تر ملازم رہے اور اونکے لڑکے منشی رام سہائے صاحب

ابتدأً ریاست لکھنو مین ملازم رہے اور بعدہ انتظام خاندانی اور بھگوت بھجن مین انتہا عمر تک بسر کی۔ اونکے بڑے لڑکے منشی کیدار ناتھہ ریاست بھرتپور مین منصرم ہین اور اونکے فرزند اصغر منشی بھولا ناتھہ نے جوان عمری مین وفات پائی۔ والد ماجد مصنف چار حقیقی بہائے تھے سب سے بڑے منشی چھجل داس صاحب اونکے بڑے لڑکے منشی بھگوانداس صاحب تھے۔ اونکی اولاد مین سکھباسی لال اور پیارے لال اور بانکے لال ہین دوسرے بہائی منشی پھندی لال صاحب تھے علم ولیاقت کا درجہ آپ پر ختم تہا۔ سوائے پڑہنے لکھنے کے دوسرا شوق نہ تہا۔ اکثر کتابین مصنفہ آپ کی موجود ہین فن شاعری اچھا جانتے تھے صاحب دیوان تھے تخلص آفرین تہا تلسی کرت راماین کا ٹیکہ بہت خوبی کے ساتھہ آپنے کیا ہے ابتک نوبت طبع نہین پہونچی۔ اولاد ذکور نہ تھی۔ موضع پنڈیا ضلع مرادآباد دیہہ زمینداری مین مندر سری راد ہاکرشن تعمیرہ آپکا موجود ہے تیسرے

ہمارے والد ماجد کے بنبسی دہر ستھے جنکی اولاد مین مرلیدہر و راجکمار
دو لڑکے اور دیوکی نندن لال نبیرہ موجود ہین۔ دیوکی نندن لال آگرہ
مین انگریزی تعلیم پاتا ہے۔ منشی کیول کشن والد واجد مصنف
کم سنی مین ہی بعد شادی ہونیکی آگرہ چلے گئے اور خدمت مین منشی
شیولال صاحب برادر اصغر جد امجد کے حاضر رہکر تعلیم و تربیت
حاصل کی۔ اور علم انگریزی اور فارسی سے پڑہا اور راجہ بلونت سنگہہ
صاحب کے سرکار مین اونکے و راجہ پرتہی سنگہہ صاحب بہادر
مرحوم کے عہد مین بڑے معزز اور معتمد اور خیر خواہ اور مختیار عام رہے
دار القیام آگرہ تہا۔ ایام غدر مین ریاست کی طرف سے گورنمنٹ
انگریزی کے ساتہہ بڑی بڑی خیر خواہی اور جان نثاری کے
کام کئے اور راجہ صاحب ممدوح بہت ہی مہربان رہے افسوس ہے
کہ عمر نے وفا نکی عالم جوانی مین ہی بار گران حیات سے سبکدوش فرمائی
اور راقم السطور کو اپنی اولاد مین بعمر ہفت سالہ چہوڑا۔

فصل سی و دویم - مختصر سوانح عمری مصنف

پیدایش راقم کی سمت ۱۹۱۲ مین بمقام آگرہ ہوئی - جب عمر ڈہائی برس
کی ہوئی تب والدہ ماجدہ نے منزل جاودانی قبول کی اوسپر طرفہ
یہہ کہ بلاے ثانی نازل ہوئی - سات برس کا سن نہو نے پایا
تھا کہ منشی کیول کشن والد ماجد نے بہی انتقال فرمایا - اوسوقت پر
منشی گلزاریلل صاحب جد امجد حیات تہے - اونہون نے میری
سرپرستی کا بار اپنے اوپر گوارا کیا اور میری تعلیم و تربیت بہی اپنے
حوالہ کی اور میری شادی بہی کردی شادی کو تہوڑا زمانہ گذرا تہا اور
تیرہوان سال عمر کا ختم نہین ہوا تہا کہ چرخ نا ہنجار فلک کج رفتار نے
نیرنگی دکہائی - اونہون نے بہی چل چلاو کی ٹہرائی - سارا بار زمینداری
وخانہ داری اور قرضہ کا اپنے سر پر آیا کوئی خویش و تبار سے پرسان
نتہا - خود مختیاری کا فرمان مل گیا - آزادی کا پروانہ ہاتھہ لگا - پڑہنے
لکہنے سے ہاتھہ دہویا - لہو و لعب مین وقت کہویا - مکروہات بہی

بڑی بیز ہوتی ہین۔ آخر کہیل کود سے منہ موڑا مرادآباد کی بود و باش کو
چہوڑا۔ موضع ہریانہ وغیرہ زمینداری کو جو قصبہ کندرکی کے قریب ہے
مسکن و ماوا بنایا۔ والد کے انتقال کے وقت کچھہ قرضہ بھی زمینداری
پر تہا جو مہتمان خاندانی کی غفلت سے ہوگیا تہا۔ اوسنے افزونی
شروع کی کچھہ ناتجربہ کاری قرضخواہون کی بدمعاملگی نمکخوارونکی
نمکحرامی مقدمات کی زیرباری نے ایسا ضیق مین ڈالا کہ پھر نہ سنبھل سکا
اور عہ ہزار روپیہ قرضہ کی تعداد ہوگئی اور ریاست اواگڈہ سے
جو وظیفہ وقت وفات والد ماجد سے مقرر ہوا تہا وہ بوجہ بیکنٹھ باشی ہونے
جناب راجہ پرتھی سنگھہ صاحب بہادر اور کورٹ آف وارڈس
ہونے ریاست کے مسدود ہوگیا۔ اودہر طرح طرح کے صدمات
مشیت ایزدی سے نازل ہوئی۔ تین لڑکون کا انتقال ہوا۔ زوجہ
نے انتقال کیا۔ طبیعت پر انتشار چہا گیا گھر کاٹنے لگا۔ آخر زمینداری
سے ہاتھ دہویا قرضہ کو ادا کیا جو بچا اوسپر صبر کیا۔ اوسوقت پر

منشی سالگرام صاحب ساکن مرادآباد وکیل عدالت دیوانی آگرہ
نے جو آگرہ کے بڑے نامی گرامی وکیل تھے میری بڑی ہمدردی
اور معاونت کی ۔ مگر افسوس ہے کہ اونہون نے بھی یک بیک قضا کی
اور اونکے بعد اونکا بڑا لڑکا گوپال سروپ جسکو مجھہ سے خصوصیت
فرزندانہ تھی قضا کر گیا اب اونکا چھوٹا لڑکا کالکا پرشاد مرادآباد
مین تعلیم انگریزی و فارسی پاتا ہے ہونہار اور فہیم ہے پرمیشر اوسکی
عمر دراز کرے بعدہ ملازمت کا ارادہ کیا آگرہ جا کر ریاست بابو امرناتھ
صاحب مین مختار عام و منیجر مقرر ہوا اوس ریاست کے حالات کا
لکھنا خالی از افسوس نہوگا لیکن اسقدر ضرور لکھونگا کہ جسکو پرمیشر
بگاڑتا ہے اوسکا چارہ کار نہین اس خاندان کا تباہ ہونا مشیت ایزدی
ہی تھا بابو صاحب ممدوح نے بعمر ۲۱ سال وفات پائی قرضہ کثیر
جائداد پر چھوڑا اور سرمایہ بھی وافر تھا کوئی اولاد ذکور نہ تھی عورات خالی الذہن
ہوتی ہین اونکی زوجہ نے اپنی واسطہ داران کے دام فریب مین آکر

سرمایہ نقد و ریاست سب برباد کر دیا اور بہہ آمور ملازمان کے حد خدمت
و ملازمت سے متجاوز ہتے قریب سترہ سال کے ملازمت کی اور
ہنوز قطع تعلق نہین ہے آخر الامر ریاست گوالیار مین بتوسط
فخر الاخوان جناب بھیا بالمکند صاحب رائے بہادر کایستھ ماتھر
جو بالفعل بعہدہ صوبہ یعنی کلکٹر جورہ اللہ پور ممتاز ہین عہدہ کمانداری
پر مامور ہوا مگر افکار و تعلقات خانگی نے ایسا مجبور کیا کہ چھوڑنا پڑا
حقیقتاً رائے صاحب ممدوح جیسے افتخار القوم ہین ایسے حلیم و سلیم
و خلیق و شفیق لایق فایق ہر دلعزیز ہمہ دان ہمہ صفت موصوف
کم ہونگے اور اس دوران مین بہی طرح طرح کے حادثہ لاحق رہی
پہلی شادی کے بعد پانچ شادی اور متواتر ہوئین اور جو اولادین
ہوئین وہ بہی زندہ نرہین اب چہٹی زوجہ بقید حیات ہی اوس
سے ایک لڑکا جسود ہانندن لال موجود ہے اور راقم کو
سعد آباد ضلع متہرا سے رازقہ کا تعلق ہے کچہہ وہان سے کچہہ

زمینداری ضلع مرادآباد کی مدد سے اپنا اور متعلقون کا ذریعہ معاش ہی
پرمشیر جناب نواب محمد اعتقاد علیخان صاحب رئیس مرادآباد
ضلع مشہور آقا و قسمت کو جو علم و لیاقت فہم و ذکا سیاست جود و سخا حلم و
حیا رعایا پروری داد گستری مین اپنا نظیر نہین رکھتے ہمیشہ سلامت
و کامران رکھے نواب صاحب ممدوح بڑے مہذب اور فن شاعری
مین تو یکتا ہین ایسے رئیسون مین کم ہوتے ہین تخلص آپ کا
حسرت ہے صاحب دیوان ہین اخلاق اس درجہ ہے کہ انکا کلام
بہی قسمت ہی کا شاکی ہوتا ہے مروت بہی اتنا ہے کہ مروت دو
مروت چہوڑ کر اپنے نتائج فواید مروت سے متحدد و منعکس ہو جا اکثر نے
اپنی عمر کا زیادہ حصہ انواع اقسام کے ترددات مین ہی بسر کیا مگر
مصیبتون کے زمانہ مین مجھکو دو کہلونے عجیب و غریب ہاتھ آگئی
ایک برخوردار دیوکی نندن لال جو بظاہر فرزند برادر زادہ ہے
لیکن در حقیقت لخت جگر و فرزند اکبر ہے اور دوسرا پیارا اور عزیز

برج نندلال عرف چھوٹن لال ان دونون نے لڑکپن سے ہی
میرے پاس تعلیم وتربیت پائی اور پا رہے ہین جہان خدمات متعلقہ
سے فارغ ہوکر مکان پر آیا اونکی تعلیم وتربیت وآسایش کا خیال دل
مین سمایا کوئی آتے ہی لپٹ گیا کہ بڑے عمدہ بناؤ و کیلاش کا میلہ
قریب ہے کوئی کہتا ہے ریل گاڑی کا کھلونہ منگا دو پرسون وعدہ
کیا تھا اب تک نہین آیا کبھی کتابون کا چرچا ہے قلم روشنائی کا تقاضہ ہے
نوکرون کی شکایت ہے لڑکون کی حکایت ہے اتنے ہی مین برف
کی قلفی بیچنے والا آگیا اب سب بھول گئے قلفیون کے لینے کا
استعداد ہوا غرضکہ طرح طرح کے کھیل تماشہ مشغلہ مین وقت گذرا ضروری
کامون کا خیال بھی زیادہ رنج وغم سلام کر رخصت ہوئے اس پر عزیز
برج نندن لال کا بات بات پر مچلنا سنبھالے سے نہ سنبھلنا غافلانہ
شرارت آزادانہ استبداد عجیب دلکش پرفصاحت ہی جس سے کیسا
ہی مغموم وملول کیون نہو فوراً باغ باغ ہو جائے اور بزرگان خاندانی

مین سے عموی منشی دیبی پرشاد صاحب نے میری مصیبتون
مین ہمیشہ ہر طرح پر مجھکو امداد دینے مین کوتاہی نکی حتی کہ والد ماجد
کے نہونے کا صدمہ دل سے فراموش کردیا اور اب تک شفقت
بزرگانہ بدستور ہے پرمیشر اونکو تا ابد سلامت رکھے اور راقم کو تحصیل علم
کا زمانہ مطلق نہ ملا صرف تیرہ سال کی عمر جد امجد کی حیات تک تحصیل
علم فارسی کی کی مگر اونکے فیض تربیت کا اتنا اثر ہوا کہ معمولی کامون
مین کبھی نقص واقع نہ ہوسکا اور اس عدم فرصتی و ترددات کے زمانہ
مین بھی جسقدر وقت ملا کتب بینی سے شغل رکھا ابتدا قصص دلچسپ
و دیوان ہاے اردو و فارسی سے رغبت رہی اوس زمانہ مین شعر
اشعار کا چرچا رہا اکثر مضامین اردو و فارسی لکھے اوسکے بعد ہندی
بھاشا کے مضمون پر رغبت ہوئی اور بہت سے بھجن پد وغیرہ بناکر
نذر ناظرین کئے زان بعد کتب اخلاقی و تواریخی و مذہبی و ویدانت کے
دیکھنے پر راغب ہوا لیکن ان سب شغلون کے ساتھہ مین کتب ہاے

علم طب کا بہی شوق رہا جو جد امجد کی کتابین ہاتہہ آئے سے سولہہ
برس کے سن سے ہی پیدا ہو گیا تہا اب سب چہوٹ کر مطالب
طب پر ہر وقت غور ہے اور کتب ہای یونانی اور مصرانی زیر مطالعہ ہین
اور ایک کتاب بہی غوامض طب مین لکہہ رہا ہون اگر زمانے نے
فرصت دی اور پرمیشر کی کرپا شریک حال ہوئی تو جلد نذر ناظرین
کرتا ہون مین نے ابتدا موضع ہریانہ مین مندر مہادیو جو بزرگونکے
وقت کا تہا اور بوسیدہ ہو گیا تہا از سر نو تعمیر کرایا اور دوسرا مندر
رادہے شیام موضع وگہنیر متصلہ آگرہ مین بنوایا ہے اور اس مندر مین
بڑے حسن اعتقاد سے باقاعدہ پرستش ہوتی ہے اور باغات
اکثر لگائے ہین مجہکوان پانچ چیزون سے ہمیشہ اُنس رہا ایک باغات
دوسرے مکانات خوش قطع تیسرے گہوڑا خوبصورت خوشخرام چوتہی
مضامین وکتب اخلاقی پانچوین بچے صغیر سن جب کبہی دل متفکر
ہوا تو انہین مین سے کوئی نہ کوئی میرے دل بہلانیکا اسباب ہوا

اور یہہ رغبت مجھہ مین خلقی اور طبعی ہے نہ مصنوعی۔ اور مجھکو شہر آگرہ
وضلع مراد آباد مین موضع ہریانہ کے قیام و سکونت سے ہمیشہ محبت
رہی آگرہ سے انس و محبت ہونیکا باعث یہہ ہے کہ اول تو قریبا عرصہ
زاید از صد سال بوجہہ ملازمت بزرگون کا قیام آگرہ رہا ہے اور بالخصوص
مجھکو اپنے ننہالی خاندان سے اور انکو مجھہ سے خصوصیت و الفت خاص
ہے اس خاندان کے اتفاق و اخلاق و ہمدردی کا بیان کرنا چاند کو آئینہ
دکھانا ہوگا لیکن اسقدر ضرور کہونگا کہ جناب ماموں صاحبان منشی بہاری لال
صاحب و منشی گوکل چند صاحب وکیل ہائیکورٹ و منشی ہرسہائے صاحب
وکیل عدالت دیوانی میرٹھہ تو گویا شمع و چراغ اس خاندان کے ہوئے اور
منشی ہری ہربنس رائے صاحب علاوہ وکالت کے فن شاعری
فارسی و اردو مین ماشاء اللہ دستگاہ کامل رکھتے تھے ان چارون بھائیون
کو اگر اس خاندان کا اربع عناصر کہا جاوے تو بیجا نہوگا جناب منشی
گوکل چند صاحب نے باوجود اس ثروت و عظمت کے اپنی عمر کا زیادہ

حصہ عبادت و ریاضت مین صرف کیا یہہ اوسی کا نتیجہ ہے کہ سارا گلزار
خاندان پہلا پہولا ہے پرمیشر روز افزون سرسبز و شاداب کرے اون
صاحبان ممدوح کے اخلاف بہی اپنے بزرگون کے ہمرکاب ہین
منشی پنا لال صاحب وکیل جو بالفعل راج سے پور مین معزز عہدہ پر ممتاز
ہین برادرانہ سلوک خاندانی ہمدردی مین اپنے بزرگون کی بالکل
ہم سبق رہے بلکہ سبقت لیگئے اونکے برادر اصغر بابو گردہاری لال
پر تہذیب و مروت کا درجہ ختم ہے منشی گنگا پرشاد صاحب وکیل عدالت
دیوانی نے اپنے ہم چشمون مین اعزاز و افتخار کا درجہ تکمیل کو پہنچا دیا ہے
اور اونکے برادر اصغر جمنا پرشاد سلیم الطبعی مین یکتا ہین — بابو
بشمبھر سہاے صاحب انسپکٹر پوسٹ آفس نے اخلاق و آداب
مین تو تسخیر کا عمل سدہ کیا ہے مگر فلاح قومی کا بہی بیڑہ اوٹھا رکھا ہی
بابو رام نراین منصرمی عدالت دیوانی پر ممتاز ہین بابو مہابیر پرشاد خلف
اکبر منشی گنگا پرشاد نے اس خاندان مین تعلیم انگریزی کی تکمیل پہلے

ہمت مستحکم باندہی ہے بابو ہری ہر سیرالال صاحب جیساکہ موجودہ خاندان
مین بزرگ ہین ویسے ہی جملہ اوصاف مین بالاتر اور بڑے باذاق ہین
باقی درجہ بدرجہ نوبت بہ نوبت سب لایق ہین موضع ہریانہ کی محبت و
الفت کو مین نہین کہہ سکتا کہ وہان کے احباب کی محبت نے مجہپر کوئی
تسخیر کیا ہے یا میری رغبت نے اونپر کشش کا اثر پہنچایا ہے
مجہکو اونسے اور اونکو مجہہ سے ایک خصوصیت قلبی ہے باوجودیکہ
عرصہ بیس سال سے میرا قیام مستقل آگرہ مین ہے صرف ضرورتًا سالانہ
ششماہی پر جاتا ہون مگر جب کبہی وہان کی یاد آتی ہے تو طبیعت
پر ایک صدمہ سا گزرتا ہے دیکہئے کبہی وہ زمانہ پہر بہی آتا ہے کہ
وہان کے احباب کے ساتہہ رہنے کا اتفاق ہو۔ اب صرف ایک
تمنا دلین ہے اور چونکہ بڑے بڑے فلاسفرون کا مقولہ ہے کہ ناممکن
چیز کی تمنا دلمین متمکن نہین ہوتی اور جب تمنا صادق ہوتی ہے ضرور
پوری ہوتی ہے پس اُمید قوی ہے کہ آرزو برآوے پرشیروہ دن کرے

کہ سارے علایق سے آزاد ہو کر سری بندرابن باس کر کے انفاس بقیہ حیات کو سری پریا پریتم کے وہان وار آوہن مین بسر کر کے وہین کا ہو رہون ۔ شعر

نقش کف پا دم کی نکلنے کو تو ملجائے	وہ ہاتھ زمین برج مین جلنے کو تو ملجائے

یا جہان کہین رہون سماج نت بہار اور چرن کنولون کا چنتون میرے من مین بسا رہے ۔

گیان بیراگ سبھی سر بگریبان ہو جائے	وہیان مین ہی کہین ملنا مجھی آسان ہو جائے

قطعہ تاریخ من نتائج طبع جناب مرزا امام علی صاحب متخلص بہ افسوس جلیسروی

ہر ایک فقرہ سے اسکے ہے عیان مضمون فصاحت کا

مصنف اس رسالہ کا خزانہ ہے بلاغت کا

لکھی افسوس نے تاریخ اسکی از سر جرأت

بناہے اب رخ نادان کو گلگونہ فراست کا

۱۸۹۹ء

تقریظ مع قطعہ تاریخ حسن نتائج طبع سراپا دانش و فرہنگ کنور گوبند سنگھ
صاحب متخلص بہ ساغر رئیس قصبہ بدام ضلع ایٹہ تلمیذ عالیجناب
مرزا فرخ علوی۔

فی زمانہ اس طرح کی تصانیف اگر غیر موجود نہین تو شاذ و تو ضرور ہین
صاحبان علوم و مصنفان ذی فہم اور اونکی تصانیف سے اگرچہ سارا ہندوستان
پٹا پڑا ہے مگر اس جدید تصنیف کا لطف ہی نرالا ہے۔ تصانیف
پارینہ باعتبار خوبی عبارت و نیز مضامین کے بری نہین کہی جا سکتین مگر
تاہم یا تو وہ حکماء سلف کے مضامین کا سلیکشن ہین یا عقلا چھاپے
ہوئے خیال ہین اور وہ زیادہ تر فرقہ اعلی یا سلاطین کیلئے مخصوص
ہین یہ نسخہ جدید مصنف کے خاص تجربونکا مخزن اور انکی بھگتی ہوئی
باتون کا ذخیرہ ہے کیونکہ ایک عرصہ دراز تک مصنف کے تعلقات
ہندوستانی ریاستون سے وابستہ رہ چکے ہین جس سے مصنف کو
رئیسون اور اہل املاک کی طرز معاشرت سے آگاہ ہونیکا پورا موقع ملا ہے

فلهذا عقلی خیالات اور ذاتی تجارب کا فرق ہین اس تصنیف جدید کو
تصانیف قدیم پر مرجح کرنے پر دال ہے کل یا جزو ورق یا صفحہ جہان
نظر ڈالئے کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست -

سچ پوچھو تو مصنف نے ابنائے جنس پر قابل قدر احسان کیا ہے
ریاست وارون اور زمینداروں کی زار حالت اور اونکے کرتوتون کا ایسا
فوٹو کھینچا ہے کہ سبحان اللہ اور ایسے چپکتے ہوئے مضامین زیب قلم
کئے ہین کہ میرے خیال ہین بہت سی ریاستین بہت سے گھر اون
سے کا مسکن ہو رہے ہین عملی طریق حالت سدہارنے کے جو
اس کتاب ہین مسطور ہین قابل داد ہین ہم کو اس کتاب کے لٹریچر
پر بحث کرنیکی کوئی حاجت نہین البتہ اسکے مطالب ہر ریاست
اور دنیادار کے لئے ایک قابل تحسین دستور العمل ہونیکی قابلیت رکھتے
ہین ابنائے جنس کو لازم ہے کہ اس نسخہ کو از سرتاپا ملاحظہ کرین اور
جو جو قباحتین اپنے افیرز (affairs) اور کانشنس concience

مین پائین اونکا بموجب ہدایات مندرجہ کتاب ہذا النسداد فرمائین
ہمنے واجب بات کہدی ہے آیندہ وہ جانین اور اونکا کام ۔ حق
عزوجل اس تصنیف انیف کو موجب مسرت طبایع خاص وعام اور
مقبول قلوب صاحبان انام کرے ۔ اس کتاب کے سیکنڈ ایڈیشن
پرمین غالبًا ایک ریویو لکہنے کے قابل ہوسکونگا ۔ مصنف کی محنت
شاقہ بابت تالیف اور تصنیف کتاب کے مصنف کو دعاء خیر کا مستحق بناتی ہے

حماک اللہ فن شر النوایب	جزاک اللہ فی الدارین خیرا

قطعہ تاریخ

مٹا دکھہ درد دل کا ہو گیا سامان راحت کا
غم عسرت ہوا رفع و ور دور آیا ہی عشرت کا

الا یا ایہا الساقی آ ور کاسًا و ناولہا
مگر ہو جام جم ساغر ہماری بزم عشرت کا

و فور شادمانی سے نکیون مسرور ہو عالم
طریقہ ملگیا خلقت کو استحصال دولت کا

خلایق کو ضرورت تہی وہی نسخہ تو چہپتا ہے
سمجہنا چاہئے اسکو عطیہ حق کی نعمت کا

لکہا ہے شیام سندر لال نے وہ نسخہ نادر
جو سرتاپا نمونہ ہی فصاحت کا بلاغت کا

علی قدر المراتب سبکو اچھا ڈھنگ سکھایا ہی
رئیسونکو ریاست کا امیرونکو امارت کا

تبائی حاکم و محکوم کو ترکیب خودداری
سکھایا شاہ کو آئین رعایا سے رعایت کا

لکھی ہی قرضداریسے کہین ترکیب بچنیکی
سکھایا ہی کہین لوگونکو رکھنا مال و دولت کا

سبھی لوگونکو ہونا چاہئے مشکور اور ممنون
مصنف کی ذہانت کا موفق کی عنایت کا

عزیز و جلد لو اسکو کرو مت وقت کو ضایع
یہی تصنیف پیٹا لوٹ دیگی رنج کلفت کا

لکھ اب تو بے سر اندیشہ تاریخ اسکی اے ساغر
ہوا بے شبہہ دستور العمل اہل ریاست کا

۱۸۹۹ء

قصیدہ معہ تاریخ

شکر صد شکر تیرا ایزد پاک
خالق الارض مالک افلاک

میرا کیا منہ جو تیری حمد لکھون
خور کہان اور کہان یہہ ذرہ خاک

ہے خموشی ہی الغرض بہتر
کہان دریا کہان خس و خاک

صبح تھی نور بیز عالمتاب
بوئے گل سے دل ہزاران چاک

فاسقون مین نفیر خواب بلند
زاہدون مین تھا ذکر ایزد پاک

پھر تو چلنے لگی نسیم سحر
دل غنچہ کو کر دیا صد چاک

گدگدا کر مجھے یہہ فرمایا
قم باذنی کہ ہے یہہ ساعت پاک

دے زمانہ کو جلد یہہ پیغام — وہ گیا وقت جو کہ تہا ناپاک
جسکے محتاج تہے خواص و عوام — وہی آتا ہے اب عطیہ پاک
ہوش مین آئین مائل غفلت — ایستادہ ہون پہر اسکندر اک
دیکہین روشن ہے وا رہی ظلمت — رہنما ساتہہ ہے چلین بیباک
شیام سندر نے یعنی لکہی کتاب — جس سے مسرور ہو دل غمناک
شاہی کرنا سکہایا شاہون کو — چکر ورتی تو راج نیت کی تاک
اور رئیسونکو شان خودداری — حاکمون کو حکومت ادراک
جو کہ ریفارمر مین لیڈر ہین — اور سب سمجہتے ہین اپنے کو زیراک
اسطرف کچہہ نہ کی کسی نے نظر — وائے برحال مالک الاملاک
گہر مین فاقہ ہے گریان جاری — اور ریاست پہ ادہر ونکی تاک
ان سب آفات سے بچانیکو — شیام سندر نوشت نسخہ پاک
اسکو دستور جو بنا لینگے — ایک پل دل نہوگا حسرتناک
سال تاریخ اب لکہو ساغر — "ہے بے بہا بے نظیر و فتر پاک"

سنہ ۱۸۹۹ء

دیگر فضلی منہ

شیام سندر لال ذی فہم ذکا — کرد تصنیف این کتاب جانفزا
بہر تاریخش چو ساغر شد بفکر — گفت ہاتف "دو نسخہ دلکش دلربا"

سنہ ۱۳۰۶ فصلی

قطعہ تاریخ من نتائج طبع صاحب فہم وذکا دوست باصفا مولوی
منیر الدین صاحب جلیسروی ملازم سرکار سعدآباد ضلع متھرا۔

منشی شیام سندر نے جو کتاب لکھی — کیسی کتاب یعنی مجموعہ بلاغت
خوبی کو خوبیوں کی کس خوبیوں سے لکھا — پائے نہ پھر برائی پالی جو یہہ نصیحت
کہو کر سر جہالت لکھدی منیر تاریخ — مقصود در مکنون گلگونہ فصاحت
١٣١٧ھ

قطعہ تاریخ نتیجۂ فکر بلند منشی محمد بشیر الدین صاحب ملازم سرکار سعدآباد

میرے ہین اک مکرم لالہ شیام سندر — رکھتے ہین آگرہ مین عرصہ سے وہ سکونت
زیر طبع ہے اونکا وہ آجکل رسالہ — چھپنے سے پہلے جسکی ہے دور دور شہرت
تاریخ کی تھی مجھکو کچھہ فکر تو یکایک — ہاتف نے یہہ ندا دی تاریخ لکھہ بصنعت
بدبین کا سر اوڑا کر بیباک کہہ یہہ تاریخ — ہے خوب شمع محفل گلگونہ فصاحت
١٣١٧ھ

تقریظ

قطعہ تاریخ از ولولہ طبیعت عزیز و رفیق و تلمیذ مصنف پنڈت
بلاس رائے ساکن ہرپانہ ضلع مراد آباد حال آگرہ محلہ کچہری گھاٹ

صحیفہ شیام سندر کیا ہی گلگونہ فراست ہے
مصنف اس رسالہ کا پر از فہم و کیاست ہے

کہی دیتی ہے ترکیب کلام اور صاف ظاہر ہے
مضامین پر اثر ایسے کہ سنکر جسکو حیرت ہے

جدا ہوتے نہیں قرطاس و خامہ ہاتھ سے اکدم
مضامین خوب لکھتے ہیں عجب موزون طبیعت ہے

خیالات انکی سنجیدہ نظم و نثر میں یکتا
مطالب صاف برجستہ میں کیا طبیعت کی جودت ہے

جو ظاہر ہے وہ باطن ہے جو باطن ہے وہ ظاہر ہے
طبیعت مثل آئینہ نہیں جسپر کدورت ہے

کوئی ثانی ہو کب ممکن عدالت میں شجاعت میں
عدو کا نام ناپید ہے وہ چشم مروت ہے

شجاع و لایق و خوشخو و خوش اخلاق و سنجیدہ
سخاوت اگر دیکھیں تو آنکھوں میں مروت ہے

ذہانت میں ذکاوت میں متانت میں نہیں ہمسر
ہر ایک سے کسر نفسی ہے یہی انکی جبلت ہے

کوئی ہر ہر نفس ملجاوے اگر یکبارگی آکر
نہ بھولیں عمر بھر اوسکو غضب چشم بصیرت ہے

لڑکپن سے ہی گو ہر قسم کے افکار نے گھیرا
مگر ممکن نہیں دل ہار مانے ایسی ہمت ہے

خدا کا خوف ہر دم ہے گناہوں کا بھی اندیشہ
غریبوں پر ترحم ہے یہ اعلی تر عبادت ہے

طبابت کی بھی فن میں انتہا کا تکملہ پایا
مرض کافور دم میں ہو وہ دست شفاعت ہے

غریبونکو امیرونکو ذلیلونکو شریفونکو
دوا دیں مفت دیتے ہیں یہ کیا کمتر عنایت ہے

مصنف کو دعا کر اور اک تاریخ بھی کہدے
خدایا کامران رکھنا یہی تیری کرامت ہے

قطعہ تاریخ ایضاً

اب رئیسون کے دن بھلے آئے
لنڈون گنڈون کا دور دور ہوا

شیام سندر نے وہ کتاب لکھی
کور چشمونکو جس سے نور ہوا

طرز آمارت امیرون نے پایا
اہل حرفہ کو بھی سرور ہوا

بغض و نخوت خودی و میخواری
فسق و عصیان جہانسے دور ہوا

دُم کٹا ہے قلم لکھی تاریخ
غافلون کے لئے شعور ہوا
سمت ۱۹۵۶

قطعہ تاریخ بانی ایضاً

چھپا جسدم صحیفہ شیام سندر
مچی وہ دہوم ہر طرف اوسکی سراسر

امیرون کو ہوا آویزہ گوش
رئیسون کے لئے دستار پر پر

ہوا تاریخ کا جب فکر مجہکو
کہا ہاتف نے بیباکانہ ہنسکر

عدو کا لے جگر اور کہدے تاریخ
کہ ششدر رہ گئے پڑھکر ہنر ور
سمت ۱۹۵۶

قطعہ تاریخ

تصنیف سرکار ذوی الاقتدار منبع الجود والاحسان
یکتاز عرصہ بلاغت گوہر دستار فصاحت رئیس بن
رئیس ابن رئیس عالیجناب کنور محمد اعتماد علیخانصاحب
رئیس اعظم قصبہ فیض بنیاد سعد آباد ضلع متھرا

دام دولتہ وحشمتہ

ہمارے دوست لالہ شیام سندر | کہ جنکا آگرہ مین خاص گھر ہے
زمانہ کا کیا ہے حال تسطیر | وہ اونکی اک کتابت ہی ہنر ہے
لکھے ہین خوب برجستہ مضامین | کہ جنکا آج چرچا گھر بہ گھر ہے

کہا حسرت نے اوسکا سال تاریخ
بہت دلچسپ ہر روشن گہر ہے

۱۳۱۷ھ

غلط نامہ کتاب گلگونہ فراست

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۷	خیر	عتیز	۶۸	۵	دفتر مین جائینگی	دفتر مین نجائینگی
۸	۷	رہا	رکھا	۶۹	۲	تعلیم	تسلیم
۹	۸	پنشن	بیش	۷۱	۸	سشد	اشد
۱۲	۱	بہی	طبی	//	۹	نہین	ہین
//	۱۱	جس کی وجہہ	جس کیوجہہ سے	۸۰	۳	ترقی ومرتبہ	ترقی مرتبہ
۳۹	۵	ما	کا	۸۳	۲	ہونے	ہوتے
۴۴	۶	معاش سارے	معاش اور سارے	۹۴	۶	کارشتکار	کاشتکار
۴۵	۹	سے	بہی	۹۷	۴	گاونش	گاوش
۴۸	۴	شہرت سکے	شہرت سے	۹۹	//	ہروقت ہین	ہروقت موجود ہین
//	۵	حاصل کرنے	حاصل کرنے مین	۱۰۱	۶	شد	اشد

۱۰۲	۱۳	امرانی	آمدنی	۱۱۶	۱۰	دعویدار	دعویداری
۱۰۴	۱	سالانہ	سالانہ آیندہ	۱۲۲	۸	صحت	صحبت
//	۶	شادی دی	شادی و غمی د	//	۱۲	گدہ پچیسی	گدہا پچیسی
//	//	ختصار	اختصار	۱۲۵	۳	اندیس	اندیش
//	//	نہ عاے	بدنماے	//	۹	اعتمال	اعتماد
//	//	برج کا	ہرج کار	۱۲۷	۲	منصف	مصنف
۱۰۹	۵	آیند	آیندہ	//	۱۰	گونمنت	گورنمنٹ
//	۸	اوہی	اوسی	//	۱	فسخ	فسق
//	//	جب	حبیب	۱۲۸	۶	فسخ	فسق
۱۱۳	۴	مقررکرین	مقررنکرین	۱۳۵	۳	فعل عمل	فعل وعمل
//	۱۲	نعرہ	نعرہ خر	۱۳۹	۳	جدال قتال	جدال وقتال
۱۱۴	//	دستوالعمل	دستورالعمل	۱۴۶	۵	لاکھ روپیہ کارخانہ	لاکھ روپیہ کا کارخانہ
۱۱۶	۴	ملاذمہ	لازمہ	۱۵۷	۷	نمایہ	عمایہ

١٥٩	١	کرنا چاہیے	کرتا جائے	٢٣١	١٢	سبکدوش	سبکدوشی
١٦٢	١٠	بیل	پیپل	٢٣٥	٥	بعہد	بعہدہ
١٧٢	٨	ہتہوڑ	ہتہوہٹر	״	١٣	سعد آباد	ریاست سعد آباد
١٧٤	١	لچئی	لیچی	٢٣٧	١	برج نند لال	برج نندن لال
״	٣	انگورہ	انگور	٢٤٣	١	پاس	باس
״	٤	درختان وولایتی	درختان ولایتی	٢٤٧	١٠	خاک	خاشاک
١٨٢	٣	رضاضت	ریاضت				
١٨٥	١	اونکے لئے	اونکی سرکوبی کیلیے				
״	٤	باقی ہین	باقی ہونگے				
١٨٦	١	متا سکے	ستا سکے				
٢١١	٢		قضا ہی جو اپنا تانی نہین				
٢١٣	٩	انجاج	اچاپچ				
٣٣	٦	فارسی سحر پڑہا	فارسی پڑہا				

سوانس ہرن

یہہ نمک اسم بامسمی ہے ضیق النفس و کہانسی کو جڑ سے اوکہاڑتا ہے دن رات مین تین چار مرتبہ استعمال کرنا چاہیئے یہہ نمک مقوی معدہ و ہاضم طعام و کاسر ریاح و مشتہی و دافع ہیضہ و ہر قسم درد شکم ہے ایک مرتبہ مین ایک رتی سے ۲ دو رتی تک دیا جاوے ہیضہ مین غذا نہ دیجاوے دیگر امراض مین دوران استعمال مین غذا مرغن استعمال کرنا چاہیئے قیمت فی تولہ ایک آنہ۔

المشتہر

شیام سندر لال از آگرہ محلہ کچہری گہاٹ